حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ
کے حالات زندگی پر ایک نایاب
کتاب کا ترجمہ
مناقب معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
تالیف
ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی المعروف بابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفی سنہ ۵۹۷)
تحقیق
الدکتور عبد اللہ الجبوری
ترجمہ
محمد ریاض احمد سعیدی
سابق مفتی جامعہ قادریہ رضویہ ... فیصل آباد
اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی پر ایک نایاب کتاب کا ترجمہ

مناقبِ معروف کرخی

رحمہ اللہ تعالیٰ

﴿ تالیف ﴾

ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی المعروف بابن الجوزی رَحِمَهُ الله

(المتوفی سنة ۵۹۷)

﴿ تحقیق ﴾

الدکتور عبداللہ الجبّوری

﴿ ترجمہ ﴾

محمد ریاض احمد سعیدی

سابق مفتی جامعہ قادریہ رضویہ......فیصل آباد

نام کتاب .... مناقب معروف کرخی و اخبارہ

تالیف .... ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی
المعروف بابن الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ

تحقیق .... الدکتور عبداللہ الجبوری

ترجمہ / کمپوزنگ .... محمد ریاض احمد سعیدی

سال طباعت .... اپریل 2015

صفحات 256

قیمت ....

﴿ملنے کے پتے﴾

اھل السنہ پبلی کیشنز

شاندار بیکری والی گلی منگلہ روڈ......دینہ

Phone: 0092-0321 7641 096

Muhammad Riaz Ahmad Saeedi

3 Violet Street Burnley BB10 1PU Lancashire UK

Phone: 01282-703933

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الرَّحْمَۃِ الْمُھْدَاۃِ لِلْعَالَمِیْنَ ، مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحَابَتِہٖ اَجْمَعِیْنَ، اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ .

وَ بَعْد !

بغداد کے واعظ ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی /المعروف بابن الجوزی البغدادی، المتوفی 597 ہجری کے آثار سے یہ ایک جدید اثر اور یادگار ہے، جس میں انہوں نے ایک عابد، زاہد اور صلاح وتقوی میں مشہور، شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 200 ہجری) کے حالات زندگی بیان فرمائے ہیں۔ بھلائی عام کرنے اور حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت کو زندہ رکھنے کے لئے مجھے اس کتاب کی نشرو اشاعت پسند آئی۔

میں نے اسے کافی عرصے سے لکھ رکھا تھا۔ اس وقت میں نے گھبراتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اسے نشر نہیں کیا تھا۔

گھبراہٹ کیا تھی؟ کہ اس کا واحد نسخہ پورا ہو جائے کیونکہ یہ بہت زیادہ ناقص تھا۔

اُمید کیا تھی؟ دوسرے نسخہ پر مطلع ہونے کی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے میری امید کو پورا فرما دیا۔ پھر بغداد کے ورثہ کے آثار سے یہ ایک اثر اور زندہ رہنے والی اسلامی وراثت میں موروثی زہد اور صلاح کا ایک نشان ہے۔

نفوس میں عقیدہ ثابت کرنے میں ان زاہدوں کا عظیم فضل ہے جیسا کہ فلسفہ روحیہ کے جھنڈے پھیلانے میں ان کا مبارک جہاد ہے۔ وہ جھنڈے کہ جس کے دو پروں، کتاب و

سنت نے حلقہ بنالیا ہے۔اور انوارِ نبوت کی خوبیوں نے ان کے عالم کو گھیرا ہوا ہے۔ پس وہ دل روشن ہو گئے جن پر فساد کا زنگ چڑھا ہوا تھا اور وہ نفوس چمک اٹھے جنہیں جہالت وشرک کی تاریکیوں نے لپیٹ رکھا تھا۔

اس جماعت کی کوشش، حق جل شانہ کی معرفت تک پہنچنا تھا۔ انہوں نے نور ابدی کے اسرار دیکھنے کی محبت میں اور اس نور ابدی کی برکت کے قرب کی طمع کرتے ہوئے اپنی روحانی زندگی کے مسالک طے کئے۔

کوئی شخص یہ وہم ہرگز نہ کرے کہ اُن کے نزدیک زہد کی بنیاد اس چیز پر رکھی گئی ہے کہ اسے حرام سمجھا جائے جسے طیبات سے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہو۔ یہ تو جوہر اسلام کے حقیقی فہم کی طرف منسوب ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا خوف، تنگی اور خوشحالی میں نفس کا محاسبہ اور دلوں کی اُلجھنوں اور دھڑکنوں سے ہمیشہ کا خوف۔

حدیث میں وارد ہے:

اَلزَّهَادَةُ فِي الدُّنيَا لَيسَتْ بِتَحرِيمِ الْحَلَالِ وَ لَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَ لٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنيَا اَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِيْ يَدَيكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدِ اللّٰهِ، وَ اَنْ تَكُونَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا اَنْتَ أُصِبتَ بِهَا اَرْغَبُ فِيهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ. (۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دنیا میں زہد (دنیا سے بے رغبتی) صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ (زہد یہ ہے کہ) جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب کے حصول میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ خواہش ہو کہ کاش یہ میرے لیئے باقی رہتی۔

(۱) جامع الترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی الزهادة فی الدنیا، ۲۳۴۰

لہذا زہد، وہ حیات تامہ (مکمل زندگی) ہے جو اخلاص، تقویٰ اور امر و نہی کی پیروی کو شامل ہے۔ (۱)

پھر اہل زہد نے بھلائی کے فیض کی خوشبوؤں اور نور کے شعلوں کے ساتھ امراض اجتماعیہ کے علاج کے لیے کوشش کی۔ اور یہ قول و عمل کے ساتھ ہے۔ انہوں نے یہ کام صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کیا اور بس۔

میں عجز و انکسار کے ساتھ اسی کی طرف دعا کرتا ہوں اور وہ میرے لئے کافی ہے کہ میرے اس عمل کو خالص اپنے لئے بنائے، اور یہ کہ اِس کے سبب بڑی گھبراہٹ کے دن مجھے نفع بخشے، جس دن آسمان لپیٹے جائیں گے۔

اور ہماری آخری دعا یہ ہے کہ سب خوبیاں اللہ عزوجل کے لیے ہیں کہ دنیا و آخرت میں سب خوبیاں اسی کے لئے ہے۔

عبداللّٰہ الجبّوری

---

(۱) دیکھیں:

الزهاد الاوائل — الدكتور، مصطفى حلمي، ص: ۸

توحيد الالوهية — ابن تيميه: ۹٤

الزهد والرقائق — عبدالله بن المبارك

كتاب الزهد — امام احمد بن حنبل

نشاة الفلسفة الصوفية و تطورها

الدكتور، عرفان عبدالحميد فتاح، ص: ۲۵، ٦١

تفسير كلمة (الزهد) تاج العروس، اللسان، دائرة المعارف الاسلامية

مخطوطات المناقب

(1) نسخہ مکتبۃ الاوقاف العامۃ بغداد(۱)۔اس کا نمبر ہے(٤٨٧٤/١ مجامیع)
یہ انیس اوراق پر مشتمل ہے۔اس کی لمبائی چوڑائی 21×15 سم ہے۔اس کا خط نیا اور عمدہ ہے۔اس کا قلم اعتیادی ہے۔

مجھے یہ بغدادی نسخہ بڑا ناقص ملا۔اس طرح کہ اس کے ستائیس ابواب سے، پورے پانچ ابواب کم تھے۔اور پندرھویں باب کا اکثر حصہ نہیں تھا۔

وہ ابواب جو نہیں تھے یہ ہیں:

[۱] سولہواں باب

[۲] سترہواں باب

[۳] بیسواں باب

[٤] اکیسواں باب

[٥] بائیسواں باب

(2) نسخہ مکتبۃ شہید علی استنبول۔اس کا نمبر (١٤٢٤) ہے۔یہ ساٹھ اوراق پر مشتمل ہے۔اس کی لمبائی چوڑائی 19×14 سم ہے۔اس کا خط عمدہ ہے اور یہ گیارہویں صدی کا ہے۔

معاصرین میں اس کا ذکر سب سے پہلے ڈاکٹر رمضان ششن نے اپنی کتاب......

---

(۱) دیکھیں: فهرس المخطوطات العربية في مكتبة الاوقاف العامة ببغداد
الجزء الرابع، ص: ٤٦٨، بغداد، ١٩٧٤م

''نَوادِرُ الْمَخْطُوطَاتِ الْعَرَبِيَّةِ فِیْ مَکْتَبَاتِ تُرْکِیَا ''میں کیا۔(۱) یہ ایک مکمل نسخہ ہے۔ میں نے نسخہ بغداد میں بہت زیادہ کمی بیشی اور اغلاط کی درستی اور اصلاح اسی نسخہ کے ذریعے کی، بلکہ تمام ابواب میں مدد لی۔

جب سے میں نے مخطوطات کتب الاوقاف کی فہرست بنائی ہے اور میرا یہ کام (فَهْرَسُ الْمَخْطُوطَاتِ الْعَرَبِیَّةِ فِیْ مَکْتَبَةِ الْاَوْقَافِ الْعَامَّةِ بِبَغْدَاد) کے عنوان سے(۲) شائع ہوا ہے میری خواہش شدید تر ہوگئی کہ کاش مجھے کوئی دوسرا نسخہ مل جائے جو نسخہ بغدادی کی مدد کرے اور اسے مضبوط کرے کیونکہ میں نے اسے شائع کرنے کے لیے لکھا اور تیار کیا تھا۔ مگر میں اسے شائع کرنے کے اقدام سے بہت زیادہ گھبراتا تھا اور کسی کامل نسخہ پر اطلاع کی امید کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمید کو پورا فرما دیا۔

میں نے استنبول کے اس کامل نسخہ کو اصل اور نسخہ بغدادیہ کو اس کی ایک شاخ بنا دیا۔

اس کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:

(ا) نسخہ بغدادیہ ناقصہ ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا۔ یہ نقص اور کمی بھی بہت زیادہ ہے۔ حتیٰ کہ اس کے پانچ ابواب اور ایک باب نصف سے زیادہ ناقص ہے، وہ ابواب یہ ہیں:

---

(۱) نَوَادِرُ الْمَخْطُوطَاتِ الْعَرَبِیَّةِ فِیْ مَکْتَبَاتِ تُرْکِیَا ، الدکتور رمضان شش
المجلد الاول ، ص : ٦٤ ، بیروت ، ١٩٧٥ م ۔
اس نفیس کتاب کی تین جلدیں، 1975۔1982م میں دار الکتاب الجدید ، بیروت سے شائع ہوئیں۔

(۲) بغداد میں 1974-1973 میں طبع ہوا۔ اس کی چار جلدیں ہیں۔ ان میں چوتھی جلد (منطق ، ریاضیات، فلک، طب اور تاریخ) کی کتب کے ساتھ خاص ہے۔

[۱] سولھواں باب، شعر کے مماثل کلام کے ذکر میں

[۲] سترھواں باب، فنون میں آپ کے کلام کے ذکر میں

[۳] بیسواں باب، اپنی عبادات اور کرامات کے اخفاء پر آپ کی حرص کے ذکر میں

[٤] اکیسواں باب، آپ کے فنون اخبار کے ذکر میں

[٥] بائیسواں باب، عباد وصالحین کا ذکر جن سے دورانِ سفر آپ نے ملاقات کی

[٥] پندرھویں باب کا نصف سے زائد حصہ، زہد اور رقائق کے متعلق آپ کے مواعظ کے ذکر میں۔

قاری کے لئے کافی ہے کہ اس نقص کا بڑا حصہ ظاہر ہو جائے گا جب وہ پہچان لے گا کہ نسخہ (اُم،اصل) کے اوراق کی تعداد ساٹھ اور نسخہ بغدادیہ کے اوراق کی تعداد انیس ہے۔

میرا خیال ہے کہ یہ دونوں نسخے کسی ایک نسخہ سے نقل کیے گئے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ نسخہ بغداد، نسخہ استنبول سے نقل کیا گیا ہو۔ کیونکہ یہ ''کتب الخزانة النعمانيه'' سے ہے۔ اس کے مالک، امام نعمان خیر الدین آلوسی (۱) (المتوفی ۱۳۱۷ ہجری) ہیں جو مخطوطات کے نوادر (۲) خرید کر اور ترکی سے لکھوا کر جمع کرتے تھے۔ اور بسا اوقات جلد بندی وغیرہ کی وجہ سے ابواب ناقص رہ جاتے ہیں۔ میں کسی تیسرے نسخہ کے ظہور کی طمع رکھتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ وہ اصل ہے جس سے یہ دونوں نسخے نقل کیے گئے ہیں۔

(۱) نعمان خیر الدین بن امام مفسر ابو الثناء محمود شہاب الدین آلوسی، ۱۲۵۲ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۳۱۷ ہجری میں وفات پائی۔

ان کے حالات کے لئے دیکھیں: المسك الاذفر : ۱۱۰-۱۱٦ ، بیروت ۱۹۸۲ م

(۲) خزانة النعمانية کے متعلق دیکھیں:

مكتبة الاوقاف العامة ، تاریخها و نوادر مخطوطاتها : ٥١-٦٠

توثیق نسبۃ المناقب:

بے شک (مَنَاقِبُ مَعْرُوفِ الْكَرْخِيّ وَ اَخْبَارُهُ) کی نسبت اس کے مؤلف ابن الجوزی کی طرف، ایک ثابت امر ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کا ذکر اپنی کتب کے اکثر مقامات پر کیا ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

(صفة الصفوة) میں حضرت کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی کے آخر میں اُن کا یہ قول آیا ہے:

''اور ہم نے یہاں آپ (سیدنا معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ) کی اخبار سے تھوڑے پر اقتصار اور اکتفاء کیا ہے کیونکہ ہم نے آپ کی اخبار و مناقب کو ایک مستقل کتاب میں جمع کر دیا ہے، پس جو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی مزید اخبار کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اُس کتاب کا مطالعہ کرے''۔

ابن جوزی رحمہ اللہ کے علاوہ دوسروں نے بھی اس کا ذکر کیا ہے جنہوں نے آپ کی تالیفات کا ذکر کیا۔ جیسے ابن رجب حنبلی زین الدین (التوفی ۷۹۵ ہجری) نے ابن جوزی کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے بتایا۔ سبط ابن الجوزی (التوفی ٦٥٤ ہجری)، حاجی خلیفہ، بغدادی(۱) اور ذہبی (التوفی ٧٤٨ ہجری)(۲) وغیرہم نے۔

اور یہ نسبت مضبوط ہو جاتی ہے کیونکہ جو نسخہ ہم تک پہنچا ہے وہ المقدسی جمال الدین

---

(۱) صفة الصفوة ۲/ ۳۲٤، الذيل على طبقات الحنابلة ۱/ ٤١٨، مرآة الجنان ٨/ ٤٨٦، كشف الظنون (مناقب)، و هدية العارفين ۱/۵۲۳

اور اس کے متعلق دیکھیں: مؤلفات ابن الجوزی، استاذ عبدالحمید العلوجی، بغداد ١٩٦٥م، ص: ١٤- ٦٢- ١٨١

(۲) سیر اعلام النبلاء، ۹/ .

کے طریق سے ہے جسے انہوں نے اس کے مؤلف (ابن الجوزی) سے روایت کیا ہے۔

المقدسی جمال الدین:

عبداللہ بن عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی، المقدسی الدمشقی، آپ حافظ، ابوموسیٰ، جمال الدین کے نام سے معروف ہیں۔

اپنے دور کے چوٹی کے علماء کرام سے تھے۔ آپ الحافظ الکبیر، عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی ابومحمد کے بیٹے ہیں۔ شوال 581 ہجری میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ اصبہان، بغداد، مصر، نیشاپور اور حرمین کے علما کی ایک جماعت نے اُن سے سماعت کی۔

آپ ان لوگوں سے تھے جنہوں نے علامہ ابن جوزی سے سماعت کی اور اُن سے ان کی مؤلفات روایت کیں۔ مؤرخین نے آپ کی تعریف میں کہا ہے کہ آپ حافظ، ثقہ، فقیہ تھے۔ آپ ممتاز دیندار شخص تھے۔ آپ کے زمانے میں حفظ، معرفت اور امانت میں آپ کی مثل کوئی نہ تھا۔ آپ کو قبول تام حاصل تھا۔ عبادت، ورع اور مجاہدہ میں بلند مقام پر فائز تھے۔ پانچ رمضان 629 ہجری میں وفات پائی۔ سفح قاسیون میں دفن ہوئے۔ آپ نے نفع بخش آثار چھوڑے۔

آپ نے پہلے اپنے بھائی عزالدین محمد کی صحبت میں بغداد کی طرف کوچ کیا، اس وقت آپ کی عمر سولہ سال تھی۔

آپ کی روایت (مناقب الکرخی) کے دوسرے جزء میں وارد ہوئی ہے۔ اور کتاب کے اول میں یا آخر میں وارد نہیں ہوئی۔ یہ روایت جزء ثانی کے شروع میں آئی ہے۔ جس کی ابتداء اٹھارہویں باب (آپ کی مناجات اور دعا کے ذکر میں) سے ہوتی ہے۔ اور یہ مخطوطہ الکتاب کے دونوں نسخوں میں اسی طرح ہے۔

''مناقب معروف الکرخی'' نشر کرنے میں میرا کام:

میں نے پہلے ذکر کیا کہ نسخہ بغداد(۱) بہت زیادہ غلطیوں والا بلکہ ناقص تھا۔ پھر نسخہ (شہید علی) آیا جس نے اس کمی کو پورا کر دیا اور اغلاط کی درستی ہوگئی۔ اس لیے میں نے اسے اصل بنایا جس کے ساتھ میں نسخہ بغدادیہ کو ملاؤں گا اور اس کی طرف حرف ''ق'' کے ساتھ اشارہ کروں گا۔ میں نے دونوں نسخوں کے درمیان تحریر کے فَرقوں کا مکمل طور پر احاطہ نہیں کیا۔ میں نے تو اہم فَرقوں کا ذکر کیا ہے۔ جیسے ناموں کی غلطی اور تبدیلی اور اس قسم کی دوسری چیزیں پھر میں نے اخبار کے راویوں کی تلاش میں سند کی کوشش کی اور ان میں سے جسے میں نے پہچان لیا اس کے حالات زندگی بیان کر دیئے۔ میری خواہش اور حرص یہ تھی کہ قاری، محدثین، فقہاء اور ادباء کے طبقات کے اس جلیل القدر اور بلند مرتبہ افراد کے تراجم (حالات زندگی) پڑھنے کے دوران، نصوص کتاب کی اہمیت سے واقف ہو جائے۔

ان مناقب سے، ''مناقب الشیخ معروف الکرخی البغدادی'' ہیں(۲) جنہیں بغداد کے واعظ، اپنے زمانے میں علمائے کرام کے شیخ، ابو الفرج علی بن عبدالرحمٰن بن محمد، جمال الدین ابن الجوزی (المتوفی سنۃ ۵۹۷ ہجری) نے تالیف کیا۔ (۳)

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۱۹۳/٤، القلائد الجوھریۃ ۹۵/۱، ذیل طبقات الحنابلۃ ۲۸۵/۲ـ۱۸۷

(۲) ان کے ترجمہ کے لئے دیکھیں: ذیل طبقات الحنابلۃ ۵/۲ـ۳۳، برو کلمان ۱۸۵/٦

(۳) سید صادق محمود جمیلی، فقط بغداد کے نسخہ کو نشر کرنے پر کمر بستہ ہوئے۔ یہ نسخہ، مجلّہ ''المورد'' جلد نمبر 9 (العدد الرابع، ۱٤۰۱ ہجری۔ ۱۹۸۱ م) میں صفحہ 609 تا 679 پر شائع ہوا۔ اس اشاعت کے اول میں لکھا ہے، اس کی تحقیق، احادیث کی تخریج اور اس پر تعلیق لکھی۔ اور اسے مکتبۃ الاوقاف میں موجود مخطوطہ کے نسخہ سے لکھا۔

کتاب المناقب کی اہمیت:

عام علمی مواد کے سبب کتب المناقب ممتاز ہیں جس زمانہ میں یہ لکھی گئیں۔ کیونکہ یہ علم، یاددہانی اور طلاب وشیوخ کے حالات زندگی کے ساتھ خاص ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ فن تراجم، اسلامی ورثہ کے تاج میں ایک موتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک شاندار فن ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے نزدیک ثقافتی تحریک ممتاز اور اسی کے سبب تراث عالم میں نشاط فکری کے رنگوں کے درمیان یکتا اور بے مثل ہو گئی ہے۔ قدیم جمہور مؤلفین نے کتب المناقب لکھی ہیں۔ جن میں انہوں نے اُمت کے چوٹی کے علمائے کرام کے ایک گروہ کی تاریخ لکھی ہے۔ ان میں سے ہم تک بہت تھوڑی مقدار پہنچی ہے اور باقی کثیر تعداد عالم غیب سے اوجھل ہے۔

اِن مناقب سے، ''مناقب الشیخ معروف الکرخی، البغدادی'' نامی کتاب ہے جسے بغداد کے واعظ، اپنے زمانے میں علماء کرام کے شیخ، ابوالفرج علی بن عبدالرحمٰن بن محمد، جمال الدین ابن الجوزی (المتوفی سنۃ ۵۹۷ ہجری) نے تالیف کیا۔

ابن الجوزی، جیسا کہ معروف ہیں اُن کی ثقافت کے گوشے کئی رنگوں کی طرف طویل ہو گئے۔ پس آپ فقیہ، محدث، لغوی، ادیب اور مؤرخ ہیں۔ آپ کا اُن بعض خالی کوزوں پر اچھا غلبہ تھا جنہوں نے اہل سلوک ''صوفیہ'' کا لباس پہن رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ نے صوفیاء کرام کے بلند مرتبہ طبقہ کی اخبار کی طرف لگام پھیری جیسے حضرت کرخی، بشر حافی، جنید، فضیل بن عیاض، رابعہ عدویہ اور ابراہیم بن ادہم رحمہم اللہ تعالیٰ۔ پھر ان اولیاء کرام کے مناقب کے ذکر کے ساتھ ایک ایک مجموعہ خاص کرتے ہیں۔ (۱)

(۱) دیکھیں: مؤلفات ابن الجوزی، للاستاذ عبدالحمید العلوجی، بغداد، ۱۹۶۵م، .....

تلاش کرنے والے پر واضح ہوگا کہ ابن الجوزی جس وقت ان مشائخ کی تاریخ لکھنے اور انفرادی طور پر مناقب کے ساتھ ان کی اخبار کی مشقت برداشت کرنے پر کمر بستہ ہوئے تو اُن کا ہدف، زہد کی روح پھیلانے اور اس طبقہ کی سیرت کے دوران اسلامی عقیدہ کی صفائی کرنے کا تھا۔ آپ اِس مواد کے ساتھ اُس کمزوری کا علاج کرتے تھے جو اس دور میں ان لوگوں کے اعتقاد میں واقع ہوگئی تھی۔ آپ بغداد کے واعظ تھے۔ اور یہ کہ آپ سلف اور صدر اول کے احوال کی عظیم خبر رکھتے تھے۔ آپ کے زمانے میں کم ہی لوگ تھے جو اس کی پہچان میں آپ کے برابر ہوں۔ (۱)

میں جس چیز کی طرف گیا وہ میرے لیے متحقق ہوگئی جب میں نے ابن الجوزی کو پایا کہ وہ اپنے خیال کو قید کرتے ہیں اور اس کا عنوان ہے: (وُجُوبُ مَزْجِ الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ بِالرَّقَائِقِ وَ سِيَرِ الصَّالِحِيْن) اس طریقے سے وہ کہتے ہیں: میں نے فقہ اور سماع حدیث میں اشتغال دیکھا جو دل کی اصلاح کے لیے کافی نہیں ہے مگر یہ کہ وہ رقائق اور سلف صالحین کی سیرت کے ساتھ ملے......۔

اور میں نے تجھے معالجہ اور ذوق کے بعد ہی اس کی خبر دی ہے۔ کیونکہ میں نے جمہور محدثین اور حدیث کے طلباء کو پایا کہ ان میں سے کسی کی حدیث عالی اور تکثیر الاجزاء میں ہمت اور اہتمام ہے اور جمہور فقہاء علوم جدل اور ایسی چیز کے ساتھ مصروف ہیں جس کے

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ......

ص: ۱۷۷۔۱۸۱، صید الخاطر: ۲۵۴

اور دیکھیں: مقدمة مشيخة ابن الجوزی، للاستاذ الجلیل محمد محفوظ، (ص: ۲۳۔۲۷)، اور یہ زہاد اور متصوفین کی سیرت کی تالیف میں ابن الجوزی کے مذہب میں ایک شاندار فصل ہے۔

(۱) ذیل طبقات الحنابلة ۲۹۵/۱، شیخ عبدالقادر الگیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی کے دوران۔

سبب وہ خصم (فریق مخالف) پر غلبہ پالیں۔

اوران چیزوں سے دل کیسے رقت والا ہوگا؟ سلف کا ایک گروہ عبد صالح کا قصد و ارادہ کرتا تھا تو نظر اسی راہ کی طرف اور ہدیے پر ہوتی تھی نہ کہ اس کے علم سے خوشہ چینی کرنے کے لیے۔ یہ اس لئے تھا کہ ان کے علم کا پھل اس کا ہدیہ اور راستہ ہی تھا۔ پس تو اس کو سمجھ لے فقہ اور حدیث کو سلف صالحین اور دنیا میں زاہدین کی سیرت کے ساتھ ملا تا کہ یہ چیز تیرے دل کی رقت اور نرمی کا سبب بن جائے۔

میں نے مشاہیر (۱) سے ہر ایک کی اخبار و تاریخ کے لئے ایک کتاب لکھی جس میں ان کی اخبار و آداب ہیں۔ پس میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی اخبار میں ایک کتاب لکھی، اسی طرح علما اور زاہدین جیسے حضرت سفیان ثوری، ابراہیم بن ادہم، بشر حافی، احمد بن حنبل اور معروف کرخی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ کے حالات میں کتب لکھیں۔ (۲)

پھر آپ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی شان بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں: یہ معروف ہیں۔ آپ اپنے رب کے ساتھ منفرد تھے۔ اپنے رب کے ساتھ خلوت کی لذت کے باعث اچھی زندگی والے تھے۔ پھر آپ کے وصال سے اب تک چار سو سال ہو گئے ہیں کہ اب تک آپ کو ہر روز قرآن عظیم کے اجزاء کا ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس کا کم از کم یہ ہے کہ جو آپ کی قبر پر حاضر ہوتا ہے وہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتا ہے اور آپ کو ہدیہ پیش کر دیتا ہے۔ سلاطین آپ کی قبر انور کے سامنے ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ موت کے بعد ہے اور حشر کے دن آپ کی وہ کرامات اور بزرگیاں پھیلائی جائیں گی

(۱) اس باب میں آپ رحمہ اللہ کے آثار سے کتاب (مناقب الاولیاء) ہے۔ اس کے مخطوطہ کا ایک نسخہ (برنستون ۔ امریکا) کی یونیورسٹی میں ہے۔ دیکھیں: مؤلفات ابن الجوزی :۱۷۷

(۲) صید الخاطر :۱۹۷

جن کا وصف بیان نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح محققین علما کی قبور ہیں۔ (۱)

اس تمہید سے میں طباعت کے ساتھ (مناقب الکرخی) کی اشاعت پر کمر بستہ ہوا۔ اور میرے لیے اس کے مؤلف کی طرف سے منہج اور اُسوہ میں بہتر صلاح ہے۔ کیونکہ انہوں نے علماء اور اہل عرفان کی اخبار کے پھیلانے سے دلوں کو نرم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

اور میں دیکھتا ہوں کہ ابن الجوزی کے قول کے ساتھ ہر دور میں اتفاق کیا جاتا ہے۔ کیونکہ انسان انسان ہی ہے اور اس نے کسی بھی زمانے میں زندگی گزاری ہو، اس کی روح نور الٰہی کی طرف مشتاق اور اس کی چمک کی طرف پیاسی رہتی ہے۔

تیرے لیے یہ کافی ہے کہ تو معرفت الٰہیہ کے ایک منفرد اور یکتا طریقے پر کھڑا ہے جس کے طالب نے ذات الٰہیہ کی معرفت کی طرف پہنچنے کا ارادہ کیا۔ اور اس نے وجد و زہد کے مسالک کو عبور کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت سیکھنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی عطا اور فضل سے ہوتی ہے۔

معرفت کا یہ ایسا طریقہ ہے جو اہل سلوک کی دراسات و توجہات میں پھیلتا ہے۔ اور اسلام میں فلسفہ روحیہ کے افراد کے اشتغال کا محور ہے۔

پھر میں نے اس میں ایسا مواد پایا جو اسلامی عربی شہری بود و باش کے رنگوں کے ساتھ متصل ہے جس کی گواہی بغداد دیتا ہے۔ اس کی قدیم تاریخ کے اطراف سے ایک طرف جیسا کہ (مناقب) میں وارد ہے اخبار و حکایات کا ذکر ہے۔...... اُن میں سے بعض کی نسبت ثابت ہے اور وہ کرامت کے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔

بہر حال کرامت، رسل و انبیاء کے معجزہ کا پھیلاؤ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے

(۱) صید الخاطر: ۲۵۴

صادقین صالحین اولیاء کرام کو خاص فرمایا۔(۱)

معجزہ اور کرامت دونوں کا اہل سنت و جماعت کے عقیدہ سے تعلق ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ الوالی نے اپنے قول کے ساتھ تصریح فرمائی ہے:

بیشک مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ صرف علمائے صوفیا کرام ہی خاص طور پر راہ خدا کے سالک ہیں، اُن کی سیرت سب سیرتوں سے خوبصورت، اُن کا طریقہ صحیح اور سیدھا اور اُن کے اخلاق پاکیزہ ہیں۔ بلکہ اگر تمام عقلاء کی عقل، حکماء کی حکمت و دانائی اور اسرار شرع سے واقف علمائے کرام کا علم جمع کیا جائے تاکہ یہ لوگ علمائے صوفیا کی سیرت واخلاق کا کچھ حصہ بدل دیں اور اسے بدل کر ایسا کر سکیں کہ حالات موجود سے بہتر ہو جائیں تو وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے

(۱) کرامت: جیسا کہ اہل توحید نے اسے پہچانا کہ یہ ایک خارق للعادت امر ہے جو دعوی نبوت کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا اور نہ ہی نبوت کا مقدمہ ہوتا ہے۔ یہ اُس ظاہر الصلاح بندے کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے جو نبی کریم ﷺ کی متابعت پر عمل پیرا ہو اور اس کی شریعت کا مکلّف ہو۔ صحیح اعتقاد اور عمل صالح کے ساتھ چمٹا ہوا یعنی متصف ہو۔

کرامت کی تصدیق، اہل سنت و جماعت کے اصول سے ہے۔ اس کا انکار معتزلہ اور بعض اسلامی گروہوں نے کیا ہے۔

کرامت، کثیر زاہدین صالح بندوں کے ہاتھوں پر جاری ہوئی ہے۔ کرامت، مشاہدہ، عیان اور ائمہ ثقات سے نقل متواتر سے ثابت ہے۔

دیکھیں: لوامع الانوار البهية ۲ /۳۹۳ ، مجموع فتاوی ابن تیمیة ۳/۱۵٦ ، ۱۱/۲۷٦ـ۲۸۱ ، مفید العلوم و مبید الهموم للخوارزمی : ۷۱ ، الكوكب الدرية فی تراجم السادة الصوفية لعبد الرءوف المناوی، ج۱ /۷ـ۱۵، الفرق بين اولياء الرحمن و اولياء الشيطان لابن تيمية (جس میں انہوں نے اولیاء کرام کی کرامات اور اولیاء الشیطان کی خرق عادت باتیں بتائیں)

شرح العقيدة الطحاوية :٥٦٣ ، الرسل والرسالات ، الدكتور عمر سليمان الاشقر ، ص : ۱۵٤

بیشک اُن کے ظاہر و باطن میں اُن کی تمام حرکات وسکنات مشکوۃِ نبوت کے نور سے منور ہیں۔اور روئے زمین پر سوائے نور نبوت کے کوئی اور نور ایسا نہیں جس کی روشنی طلب کرنے کے قابل ہو۔ (۱)

اور تصوف، انسان میں پوشیدہ طبیعت کی نزاہت و پاکیزگی اور اس کے ظاہر پر مشتمل حسن خلق ہے۔ (۲)

اور سلوک میں یہ دقیق منہج وہ ہے جسے تصوف اسلامی کے چوٹی کے علما سے فکر اسلامی کے اقطاب نے اپنایا ہے۔جیسے شیخ عبدالقادر الجیلانی (المتوفی ۵٦۱ ہجری) (۳)، سید احمد الرفاعی (المتوفی ۵۷۸ ہجری) مرسی اور بدوی قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُمْ ۔

ان زاہدین سے ایک زاہد ہیں:

معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ:

آپ اہل بغداد سے تھے۔بغداد ہی میں نشو ونما پائی اور وہیں اپنی زندگی گزاری۔ آپ کرخ کی طرف منسوب ہیں کیونکہ آپ اہل (کرخ بغداد سے یا ایک روایت کے مطابق کرخ باجدا) سے تھے۔

ہمیں متقدمین کی کتابوں سے آپ کے حالات زندگی کے اصول نہیں ملے۔جیسے آپ کی نشو ونما اور اوائل میں طلب علم کی تفصیل۔بعض کتابوں میں آپ کی وصف حیات کے متعلق خلط ملط چیزیں واقع ہوئی ہیں۔

---

(۱) المنقذ من الضلال، ص: ۱۳۱۔۱۳۲

(۲) ابو العباس ابن عطاء: تاریخ بغداد ۳۰/۵

(۳) رجال الفکر و الدعوة فی الاسلام، ابوالحسن الندوی، طبعة الکویت، ۱۹۷۷م، دار القلم: (الشیخ عبدالقادر الجیلانی، دعوته، اصلاحه و فضله)، ص: ۲٤۸۔ ۲٦٦۔ ۲٦۷۔ ۳۲۱

جوآپ کے مناقب پڑھے اُس پر آپ کی زندگی کے رنگوں سے کچھ نہ کچھ واضح ہو جاتا ہے۔ خطیب بغدادی (المتوفی ۴۶۳ ہجری) نے "تاریخ بغداد" میں حضرت کرخی کے حالات زندگی بیان کیے۔ اُن کے الفاظ ہیں:

ابو محفوظ، عابد المعروف بالکرخی، کرخ بغداد کی طرف منسوب ہیں۔ آپ زہد اور دنیا سے کنارہ کش مشہور لوگوں میں سے ایک ہیں۔ صالحین آپ کے پاس حاضر ہوتے، عارفین آپ سے ملاقات کر کے تبرک حاصل کرتے۔ آپ کا وصف بیان کیا جاتا ہے کہ آپ مجاب الدعوۃ تھے۔ (یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) آپ سے کئی کرامات ذکر کی جاتی ہیں۔ بکر بن خنیس اور ربیع بن صبیح وغیرہما سے کثیر احادیث روایت کیں۔ آپ سے خلف بن ہشام البزار، زکریا بن یحی المروزی اور یحیٰ بن ابو طالب نے روایت لی۔ (۱)

آپ کے بارے میں علماء کرام کے اقوال:

[1] امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ ہجری)

ابو سعید ابن الاعرابی نے ذکر کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: معروف کرخی رحمہ اللہ ابدال سے ہیں اور وہ مجاب الدعوۃ ہیں۔

[2] امام احمد کی مجلس میں حضرت معروف رحمہ اللہ کا ذکر ہوا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا: وہ کم علم تھے۔ امام احمد نے فرمایا: تو رک جا! اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے، جسے علم کہتے ہیں وہاں معروف کرخی رحمہ اللہ پہنچے ہیں۔ اور امام احمد فرمایا کرتے تھے: اُن کے ساتھ راس العلم، خشیت الٰہی ہے۔ (۳)

---

(۱) تاریخ بغداد ۱۳/۱۹۹، کتاب الاربعین حدیثا للبکری، ص :۱۲۳

(۲) طبقات الحنابلة ۱/۳۸۱ (۳) طبقات الحنابلة ۱/۳۸۲

[3] نیز فرمایا:(۱) جب تجھے معروف رحمہ اللہ کے بارے میں آسمانی اخبار سے کسی چیز کے ساتھ خبر دی جائے تو تُو اسے قبول کر لے۔

[4] پھر جن مؤرخین نے آپ کے حالات زندگی بیان کیے ہیں انہوں نے سلف صالحین کے علماء امت سے روایات متواترہ کی نقل پر اتفاق کیا ہے۔ بیشک حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ مجاب الدعوۃ تھے، صالحین آپ کے پاس حاضر ہوتے، عارفین آپ سے ملاقات کر کے تبرک حاصل کرتے، آپ کی کئی کرامات بیان کی جاتی ہیں، آپ زہد میں مشہور اور دنیا سے کنارہ کش تھے۔(۲)

ابونعیم حافظ اصفہانی (التوفی ۴۳۰ ہجری) نے کہا:

معروف کرخی رحمہ اللہ سراپا علم تھے لیکن آپ نے روایت سے احتراز کیا۔ (۳)

[5] ابوالرحمٰن محمد بن حسین(۴) سُلمی (التوفی ۴۱۲ ہجری) نے فرمایا:

آپ اُن جلیل القدر اور قدیم مشائخ سے تھے جن کا ذکر ورع اور مروت و جوانمردی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

[6] خطیب(۵) بغدادی احمد بن علی بن ثابت (التوفی ۴۶۳ ہجری) نے فرمایا:

آپ زہد میں مشہور لوگوں میں سے ایک تھے۔ صالحین آپ کے پاس حاضر ہوتے، اور عارفین آپ سے ملاقات کر کے تبرک حاصل کرتے۔

[7] ابوسعد السمعانی(۶) (التوفی ۵۶۲ ہجری) نے فرمایا:

---

(۱) ان سے یہ بات مروزی نے کہی۔ طبقات الحنابلة ۳۸۲/۱

(۲) طبقات الحنابلة ۳۸۲/۱ ، تاریخ بغداد ۱۹۹/۱۳ ، الانساب ۳۹۰/۱۰

(۳) حلية الاولياء ۳۶۷/۸ (۴) طبقات الصوفية : ۸۴

(۵) تاریخ بغداد ۱۹۹/۱۳ (۶) الانساب ۳۹۰/۱۰

آپ زہد میں مشہور مجتہدین میں سے ایک تھے۔آپ کا وصف بیان کیا جاتا ہے کہ آپ مجاب الدعوۃ تھے۔

[8] ابوالحسن علی بن عثمان بن ابوعلی ہجویری غزنوی رحمہ اللہ الولی المعروف بہ داتا گنج بخش(۱) (المتوفی ٤٦٥ ہجری) نے فرمایا:

آپ متقدمین سادات مشائخ میں سے تھے۔ جوانمردی، انکسار اور ورع تقویٰ میں معروف وزبان زدعام تھے۔

[9] ابوالحسین محمد(۲) بن ابی یعلی الحسین بن خلف، الفراء الحنبلی (المتوفی ٤٥٨ ہجری) نے فرمایا:

ابومحفوظ عابد، زہد اور دنیا سے کنارہ کش مشہور لوگوں میں سے ایک تھے۔ صالحین آپ کے پاس حاضر ہوتے، عارفین آپ سے ملاقات کر کے تبرک حاصل کرتے۔آپ کا وصف بیان کیا جاتا ہے کہ آپ مجاب الدعوات تھے۔(یعنی آپ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) آپ کی کئی کرامات بیان کی جاتی ہیں۔

ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (المتوفی ٥٩٧ ہجری) نے اپنی کتاب (تلقیح فھوم اھل الاثر ص:٧١٥) میں طبقات اُمت میں آپ کے ذکر کے وقت فرمایا:

''اور زاہد، معروف کرخی''

شمس الدین محمد بن احمد ذہبی(۳) (المتوفی ٧٤٨ ہجری) نے فرمایا:

زاہدین کے علَم، برکۃ العصر، ابومحفوظ البغدادی۔

عبداللہ بن اسعد یافعی(٤) (المتوفی ٧٦٨ ہجری) نے فرمایا:

(۱) کشف المحجوب: ٣٢٥
(۲) طبقات الحنابلة ٣٨١/١
(۳) سیر اعلام النبلاء ج:١٣/ .
(٤) مرآة الجنان

ولی کبیر، مشہور عارف باللہ،...... بلند کرامات اور شاندار احوال کا ٹھکانا۔

اِن نصوص سے ہم پہچان جائیں گے کہ حضرت معروف کرخی، محدث تھے۔ آپ نے روایت کی اور آپ سے سماعت کی گئی۔ آپ سے سماعت کرنے والے دو امام یحییٰ بن معین المرّی (التوفی ۲۳۳ ہجری) اور احمد بن حنبل (التوفی ۲٤۱ ہجری) تھے۔ یہ دونوں امام آپ سے لکھتے تھے۔(۱) لہذا آپ نے علم اور حدیث شریف کا درس دیا۔ پھر آپ کے حدیث کے جمع کرنے کا عمل، روایت کرنے پر غالب آ گیا، جیسا کہ ابونعیم اصفہانی نے ذکر کیا۔ (۲)

اور ہمارے لیے کافی ہے کہ ہم علما کے نزدیک آپ کے مرتبہ کو پہچانیں، جیسے امام احمد بن حنبل کا آپ کی تعریف کرنا جس وقت آپ کی مجلس میں حضرت کرخی کا تذکرہ چھڑا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا: آپ کم علم ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموش ہو جا! اللہ تجھے معاف فرمائے، وہ کونسا علم ہے جس تک معروف رحمہ اللہ تعالیٰ نہ پہنچے ہوں۔(۳)

بہرحال آپ کی ولادت اور نشو ونما کے متعلق تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ بغدادی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ فارسی الاصل ہوں کیونکہ آپ کے والد کا نام ''الفیر زان'' ہے۔ اور وہ کتابی اور ایک روایت کے مطابق صابی یا نصرانی تھے۔ وہ واسط کے ایک گاؤں ''نہربان'' کے باشندے تھے۔

ادریس بن عبدالکریم (التوفی ۲۹۲ ہجری) نے کہا: ان کے اور معروف کرخی کے درمیان قرابت ہے۔ اور ادریس ثقہ تھے اور ثقہ کے اوپر ایک درجہ ہے۔ جیسا کہ خطیب بغدادی نے روایت کیا۔ (٤)

(۱) تاریخ بغداد ۱۹۹/۱۳ ، کتاب الاربعین حدیثا للبکری ، ص :۱۲۳

(۲) تاریخ بغداد ۲۰۰/۱۳ (۳) تاریخ بغداد ۲۰۰/۱۳

(٤) ان کے حالات اول المناقب میں دیکھے جائیں، تاریخ بغداد ۱٤/۷ ، الانساب ۷۳/٤

اور میرا خیال ہے کہ آپ کی ولادت سن 120 ہجری یا اس کے قریب کسی سال میں ہوئی۔ کیونکہ آپ کی اخبار کہتی ہیں کہ آپ نے امام جعفر صادق ﷺ سے سنا۔ اور امام صادق ﷺ نے 148 ہجری میں وفات پائی۔ اس خبر سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جس وقت آپ نے حضرت جعفر صادق ﷺ سے سماعت کی تو اس وقت آپ کی عمر اٹھائیس سال یا کچھ کم تھی۔

پھر آپ نے پورا وقت عبادت میں صرف کیا اور کرخ، بغداد کی ایک مسجد میں سکونت اختیار کی۔ یہ مسجد، ''مسجد معروف کرخی'' کے نام سے پہچانی جانے لگی۔ یہ اس مسجد کے علاوہ ایک اور مسجد ہے جس میں آپ کی قبر مبارک ہے۔

بہر حال آپ کے اسلام لانے اور امام علی رضا ﷺ کا حاجب (دربان) بننے کا قصہ، تو یہ اخبار میں سے محض ایک خبر ہے۔ کیونکہ تاریخی تحقیق اس قصے کا انکار کرتی ہے۔ اور بسا اوقات دو مردوں کے درمیان کسی ثقہ کی وجہ سے پہلی بات واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ امام رضا ﷺ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ (مدینہ منورہ کے باشندوں پر افضل صلاۃ وسلام ہو) اور مدینہ کی ہی ایک وادی میں نشوونما پائی۔ پھر (طوس خراسان) منتقل ہو گئے اور وہیں وفات پائی۔

ابن الجوزی نے اپنے شیخ ابن ناصر سے اس قصے کے متعلق جو نقل کیا وہ اس کی تائید کرتا ہے۔ ابن الجوزی نے کہا: جب میں نے یہ حکایت پڑھی تو ہمارے شیخ ابوالفضل ابن ناصر الحافظ نے فرمایا: یہ حکایت صحیح نہیں ہے، اور اہل نقل کے ہاں معروف نہیں ہے۔ اس حکایت کو بعض راویوں نے جھوٹ کے ساتھ مزین کر دیا ہے۔ ابوعبدالرحمٰن السلمی رحمہ اللہ نے ''طبقات الصوفیة'' (۱) میں اس کا ذکر کیا۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ نے ''کشف المحجوب'' (۲) میں اس کی تردید فرمائی۔ اس رائے کی تائید کرتا ہے جسے ابن

(۱) طبقات الصوفية : ۸٤ ، سير اعلام النبلاء ۳۲۹/۹

(۲) الهجويرى ، كشف المحجوب ، ترجمة ، د۔ اسعاد عبدالهادى ، ص :۳۲۵

قتیبہ (التوفی ۲۷۶ ہجری) نے اپنی کتاب ''المعارف'' (۱) میں ذکر کیا، اس طرح کہ انہوں نے (معروف بن خرّبوذ) نامی ایک شخص کو رجال شیعہ سے شمار کیا۔ اسی لیے دو مردوں کے درمیان خلط ہو جاتا ہے۔ اور یہاں کتاب ''المراجعات'' (۲) میں اُن کے اور (ابن خربوذ) کے درمیان شبہ اور اختلاط ہو گیا ہے۔ اس طرح کہ اسے اس کتاب کے مؤلف السید عبدالحسین شرف الدین الموسوی (التوفی ۱۳۷۷ ہجری ۱۹۵۷م) نے شیعہ محدثین سے شمار کیا۔ اور ابن قتیبہ اور ''المیزان'' (۳) میں ذہبی کی خبر کو نقل کیا جنہوں نے اس کا وصف بیان کیا کہ وہ صدوق شیعہ ہے۔ اور بخاری، مسلم اور ابو داؤد نے اس سے اپنے اخراج کا اس کے نام پر اشارہ کیا۔

میں کہتا ہوں: امام ذہبی نے اپنی ''میزان'' میں جس کا ذکر کیا ہے وہ معروف کرخی کا غیر ہے۔ اور ذہبی مؤرخ حجت اور محدث امام ہے ان پر اس قسم کا اختلاط پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ دلیل یہ ہے کہ انہوں نے ''سِیَرُ اَعْلَامِ النُّبَلاء'' میں حضرت معروف کرخی کے حالات زندگی بیان کیے اور اس کا ذکر نہیں کیا جسے موسوی نے نقل کیا۔ پھر ابو داؤد طیالسی سن ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے یعنی حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اور سن ۲۷۵ ہجری میں وفات پائی۔ (۴) امام بخاری محمد بن اسماعیل ۱۹۴ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۲۵۶ ہجری میں فوت ہوئے۔ (۵) امام مسلم ۲۰۲ ہجری میں اور ایک قول کے مطابق ۲۰۶ ہجری

(۱) المعارف ص: ٦٢٤ (ط / القاهرة نح عكاشة)

(۲) المراجعات، النجف، دار النعمان، ١٣٨٤ هجرى (ط/٦) ص: ١٣٠

(۳) ميزان الاعتدال

(٤) تاريخ بغداد ٥٥/٩ـ٥٩ ؛ تذكرة الحفاظ ١٦٧/٢

(٥) تاريخ بغداد ٤/٢ـ٣٤، التذكرة ١٢٢/٢، التهذيب ١٦٧/٩

میں پیدا ہوئے اور ۲۶۱ ہجری میں وفات پائی۔ (۱)

تب معروف بن خربوذ، جس کا ذکر ابن قتیبہ اور ذہبی نے کیا اور جسے السید موسوی نے ذکر کیا وہ معروف بن فیروز الکرخی کے علاوہ ہیں۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے بغداد میں سن ۲۰۰ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی وفات کے دن بغداد میں لوگ بڑی تعداد میں آئے، یہاں تک کہ بغداد میں آپ کے وصال کی خبر پھیل گئی اور آپ کے وصال کے سبب بازار بند ہو گئے۔

آپ نے شادی نہیں کی۔ شادی نہ کرنے پر آپ اس وقت نادم ہوئے جب آپ کو آپ کی وفات کے بعد دیکھا گیا، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کو میرے لئے مباح فرما دیا مگر میرے دل میں ایک حسرت ہے کہ میں دنیا سے اس حال میں نکلا ہوں کہ میں نے شادی نہیں کی۔ یا فرمایا: میری خواہش ہے کہ کاش میں شادی شدہ ہوتا۔

آپ کو کرخ، بغداد میں باب الدیر کے قبرستان میں مغربی جانب دفن کیا گیا۔ جسے میں نے بعد میں مقبرہ معروف کرخی کے نام سے پہچانا۔ اور آپ کی قبر اب ظاہر ہے اور زیارت گاہ عام ہے۔ وہ مسجد لطیف میں ہے جس پر ایک شاندار بلند قبہ ہے جسے سن ۱۳۱۲ ہجری میں تعمیر کیا گیا۔ اور اس میں ایک عباسی قدیم منارہ ہے۔

جامع الشیخ معروف کرخی:

میں نے کہا ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ جس مسجد میں عبادت کیا کرتے تھے وہ (مسجد معروف کرخی) کے نام سے پہچانی جاتی ہے اسی طرح وہ مسجد ہے جس میں آپ کی قبر مبارک ہے۔

---

(۱) تاریخ بغداد ۱۳/۱۰-۱۴؛ التذکرۃ ۲/۱۵۰

یہ بغداد کی قدیم جامعات سے ہے جو باب الدیر کے قبرستان میں بنائی گئیں۔اس پر (مسجد الجنائز) یا مسجد باب الدیر کے نام کا بھی اطلاق ہوتا ہے۔پہلا نام تو اس کے قبرستان میں پائے جانے کی وجہ سے ظاہر اور واضح ہے کیونکہ اس میں مردوں پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔اس کا ذکر خطیب بغدادی نے ابوبکر احمد بن اسحاق، البندار (المتوفی ۳۰۵ ہجری) کے حالات کے ضمن میں کیا۔فرمایا: اُن کی نماز جنازہ مسجد الدیر میں ۳۰۵ ہجری ذی الحجہ کی بیس تاریخ کو ادا کی گئی۔اس نص سے ہمارے لیے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ مسجد اس سے پہلے قائم تھی اور ممکن ہے کہ معروف کرخی رحمہ اللہ کی وفات کے تھوڑی دیر بعد بنائی گئی ہو۔

اس مسجد کی کئی بار تجدید کی گئی۔آخری تجدید سن ۶۱۲ ہجری قدیم میں کی گئی۔جیسا کہ یہ تاریخ حال میں موجود منارہ کے ایک ستون پر لکھی ہوئی ہے۔تحریر بتاتی ہے کہ یہ منارہ سن ۶۱۲ ہجری میں بنایا گیا۔

اس عمارت کی تجدید اور نئی تعمیر، الامیر علی بن الخلیفۃ الناصر لدین اللہ (المتوفی ۶۱۱ ہجری) کے دفن کے سبب ہوئی۔اور اس کی آخری تجدید سن ۱۳۱۲ ہجری میں ہوئی۔ یہ تجدید والی بغداد، وزیر حسن پاشا نے کی۔جیسا کہ یہ بات مسجد کے مرکزی دروازے کے اوپر لکھی ہوئی ہے۔

اس منارے کی ہندسی اہمیت ہے۔فن زخرفی عباسی میں اس کی طرز شاندار ہے (۱) بغداد کے قدیم آثار میں شمار ہوتا ہے جو بغداد کے مدارج سمجھنے میں مفید ہے اور اس کے عمارتی ورثے کی پہچان کا تعین کرتی ہے۔

(۱) دیکھیں: دلیل خارطة بغداد : ۹۰ ، المنتظم ۲۴٦/۸، حوادث سنة ۴۵۹ هجری ، القائم بامر اللہ کی طرف سے تجدید مسجد کے سال۔ حوادث الجامعة : ۲۳۰/۵ ، تهذیب مساجد بغداد : ۱۱۹، الزخارف الجداریة فی آثار بغداد : ۵۸ـ ٦۰ خالد خلیل الاعظمی ، بغداد ، ۱۹۸۰ م

اس مسجد میں ایک تہ خانہ ہے جو معروف کرخی رحمہ اللہ کی قبر کے نیچے واقع ہے۔اس کی گہرائی چار میٹر ہے۔اس کے نیچے ایک پتھریلا کنواں ہے جس کی گہرائی ۵۔۶ میٹر کے درمیان ہے۔یہ تہ خانہ ایک اور سرنگ پر ختم ہوتا ہے جو ایک زمینی جنگل تک دراز ہے جسے ادارہ اوقاف نے 1950۔1951ء میں بند کر دیا تھا۔یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ جگہ آپ کی آخری عمر میں زاویہ معروف کرخی تھی جسے آپ نے عبادت اور خلوت کے لیے ٹھکانا بنایا ہوا تھا۔دیر کی باقی عمارتوں سے ایک (دیر الجاثلیق) تھی۔آپ کے ساتھ آپ کے بھائی مدفون ہیں۔اس قبرستان میں حضرت کرخی کے ساتھ محبت کی بنا پر فقہاء، محدثین، مفسرین، ادباء اور مؤرخین کی ایک بڑی تعداد دفن کی گئی۔

وبعد!

میں یہ کتاب ''مَنَاقِبُ مَعْرُوْفِ الْکَرْخِی'' حقیقت وصلاح کے طلب گاروں کے سامنے عزت واحترام کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔اخ محقق دکتور عبدالفتاح الحلو کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے نسخہ (شہید علی) کی فوٹو عطا کی اور یہ فوٹو مجھے تحفہ کے طور پر دی۔

اللہ تعالیٰ ہی سے سوال ہے کہ وہ اسے ہمارے سامنے بھلائی اور صلاح کے مدارج کا ذریعہ بنائے۔اسی کی طرف رجوع ہے۔

عبداللہ احمد الجبوری

.. أقدّمه تكرمة وتحيّة بين يدي
خ المحقق الدكتور عبد الفتاح
وجعلها هدية[1] بين يديّ ..
ر والصلاح ، ومنه التوبة .

عبد الله أحمد الجبوري

نماذج من صور
مخطوطتي المناقب

ية التصوير التابعة إلى عمادة شؤون
نس
صورة له ، ثم أذاع أنه يتوفر على نشر
النصوص سمة هؤلاء الأدعياء

Mikrofilmi çekilen eserin : Şehid

Bölüm ve numarası : 1-

Varak sayısı :

İsteyen şahıs veya müessese :

Sn Yusuf Ural Giray

نسخة شهيد علي

مناقب معروف الکرخی
قدس سرہ لابی الفرج عبد
الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی
رحمہ اللہ
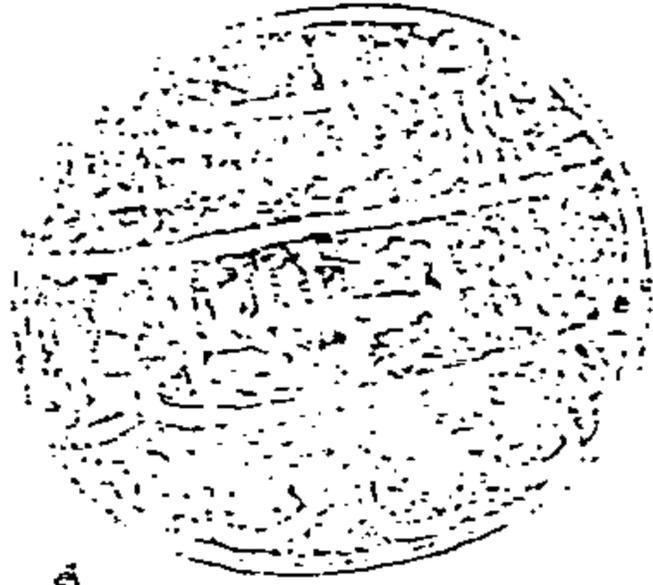
Sehid Ali Pasa
1424

نسخة شهيد علي

بسم الله الرحمن الرحيم

اخبرنا الشيخ ابو موسى عبد الله بن الشيخ
الامام ابي محمد عبد الغني بن عبد الواحد بن
علي بن سرور المقدسي رحمه الله قال انا الشيخ
الامام العالم ابو الفرج عبد الرحمن بن علي بن
محمد الجوزي قال

الباب الثالث عشر في ذكر دعائه
ومناجاته اخبرنا المحمدان بن عبد الملك
وابن ناصر قالا انا احمد بن خيرون قال
انا الازجي قال حدثنا المفيد قال
حدثنا ابن منيع قال حدثنا محمد بن منصور
الطوسي قال سمعت معروفا الكرخي يقول اللهم
اجعلنا صالحين حتى نكون صالحين اخبرنا
المحمدان بن ناصر وبن عبد الباقي قالا انا
حمد بن احمد قال انبا ابو نعيم الحافظ قال
حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر قال
حدثنا احمد بن الحسين الحذاء واخبرنا
يحيى بن علي المدير قال انبا ابو عثمان بن احمد

الدقاق

ابن احمد الملحمي قال انبا ابو
الحسين بن رزقويه قال انبا

نموذج آخر من نسخة شهيد علي

عباس

الدقاق قال حدثنا جعفر بن محمد بن البزاز
قال حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي قال
حدثنا سلمة بن عقار عن معروف ابي محفوظ
انه كان يقول عند ذكر السلطان اللهم
لا ترنا وجه من لا نحب النظر اليهم انبرنا
يحيى بن علي قال انبأنا يوسف بن محمد بن
المهرواني قال انبأنا ابن رزقويه قال
انبأنا عثمان بن احمد الدقاق قال حدثنا
جعفر بن محمد العباس البزاز قال حدثنا احمد
ابن ابراهيم الدورقي قال حدثنا ابو محمد
قال رايت معروفا ونظر الى مسور فوضع
يديه على وجهه انبرنا يحيى بن علي قال
انبأنا ابو بكر محمد بن علي الخياط قال
حدثنا الحسن بن الحسين بن حمكان قال
حدثنا علي بن احمد قال حدثنا محمد بن موسى
قال سمعت محمد بن منصور الطوسي يقول اقمت
مرة بالقرب من معروف الكرخي في الجامع فلم
يزل يقول واغوثاه بالله فاظنه قالها عشرة
الاف مرة قال وكان يقول انا اسيل الدعاء

نموذج آخر من نسخة (شهيد علي)

الباب الثالث والعشرون في ذكر مرضه ووفاته
الباب الرابع والعشرون في ذكر المنامات التي
رآها الباب الخامس والعشرون في ذكر المنامات
التي رائي فيها [illegible] الباب [illegible] والعشرون في ذكر
المنامات التي رؤيت له الباب [illegible]
في ذكر زيارة قبره رضي الله عنه وان رضاه [illegible]
الله بالمسلمين في الدنيا والآخرة الباب الأول
في ذكر اسمه ونسبه اما اسمه فمعروف
واما كنيته فابو محفوظ وقد قيل ابو الحسن واما
اسم أبيه فالفيرزان وقيل فيروز وقيل علي
وهو منسوب الى كرخ بغداد كذلك قال ابو
بكر الخطيب [illegible] محمد بن ناصر عن محمد بن
طاهر الحافظ قال سمعت خلفا الكرخي يقول كنا
من كرخ باجدا ومنها معروف وبيته معروف
يزار الى اليوم قال لبعض الاشياخ خطر لي يوما
من الايام اسم معروف وكنيته فاخذني الطرب
وقلت هذا ابو محفوظ معروف جمع له بينهما
أخبرنا ابو منصور عبد الرحمن بن محمد القزاز
قال أخبرنا ابو بكر احمد بن علي بن ثابت الخطيب
قال أخبرنا احمد بن عمر بن روح النهرواني

ومحمد بن

نموذج آخر من نسخة (شهيد علي)

ومحمد بن الحسين الجازري قالا حدثنا المعافى بن
زكريا قال حدثنا محمد بن يحيى الصولي قال حدثنا
الغلابي قال حدثنا ابن عائشة قال سمى رجل ولدا
له معروفا وكناه بابي الحسن فلما نشأ قال
له يا بني انما سميتك معروفا وكنيتك بابي الحسن
لاحبب اليك ما سميتك به وكنيتك اخبرنا
ابو منصور القزاز قال اخبرنا احمد بن علي بن
ثابت قال اخبرنا محمد بن احمد بن رزق قال
سمعت ابا بكر محمد بن الحسن المقرئ النقاش وسئل
عن معروف الكرخي فقال سمعت ادريس بن عبد
الكريم يقول هو معروف بن الفيرزان وبيني
وبينه قرابة وكان ابوه صابيا من اهل نهربان
من قرى واسط وكان في صغره يصلي بالصبيان
فلم يعرض على ابيه الاسلام فيصيح به الباب
الثاني في ذكر اسلامه ومنشأه قال اخبرنا
ابي قال سمعت الاستاذ ابا علي الدقاق يقول
كان معروف ابواه نصرانيين فسلموا معروفا
الى المؤدب وهو صبي فكان المؤدب يقول له
قل ثالث ثلاثة فيقول معروف بل هو الواحد
فضربه المعلم يوما ضربا مبرحا فهرب معروف

نموذج آخر من نسخة (شهيد علي)

نسيف عند بعض العلما وسن قرائي مصر سنة
احدى وخمسين في ايام الفتنة قال ثم عرضت
فقصدت الرجل فقال قد ضاع في ايام الفتنة
فبقيت منه وتالني امر عظيم لفقده ومضى نحو
عشر سنة فقصدت يوما قبر معروف وتوسلت
في حفظه ثم مضت اياما يسيرة واذا بطارق يطرق
الباب فقلت من قال رسول فلان الزم هذا
الكتاب وهو يقول لك اني ميزت اليوم كتبا
فوجدته في اثنائها وقد حفظه الله او كما قال

اخر الجزء الثاني من مناقب معروف واخباره
وهو اخر الكتاب والحمد لله رب العالمين
وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم
تسليما كثيرا امين

تمت

آخر نسخة « شهيد علي »

بسم الله الرحمن الرحيم

نموذج من بغداد ، (الورقة الأولى)
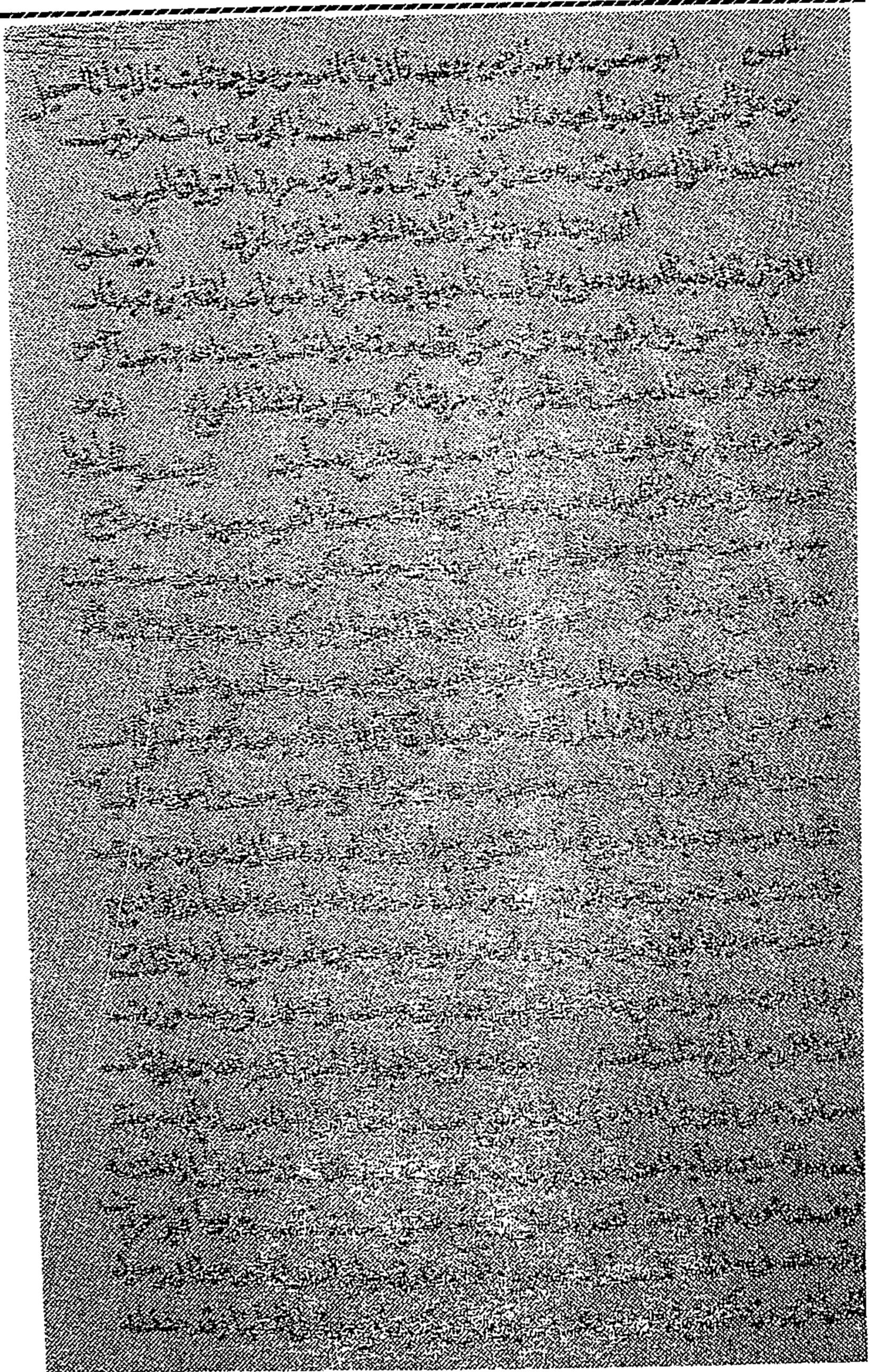
الورقة الأخيرة من نسخة بغداد

الورقة الأخيرة من نسخة بغداد
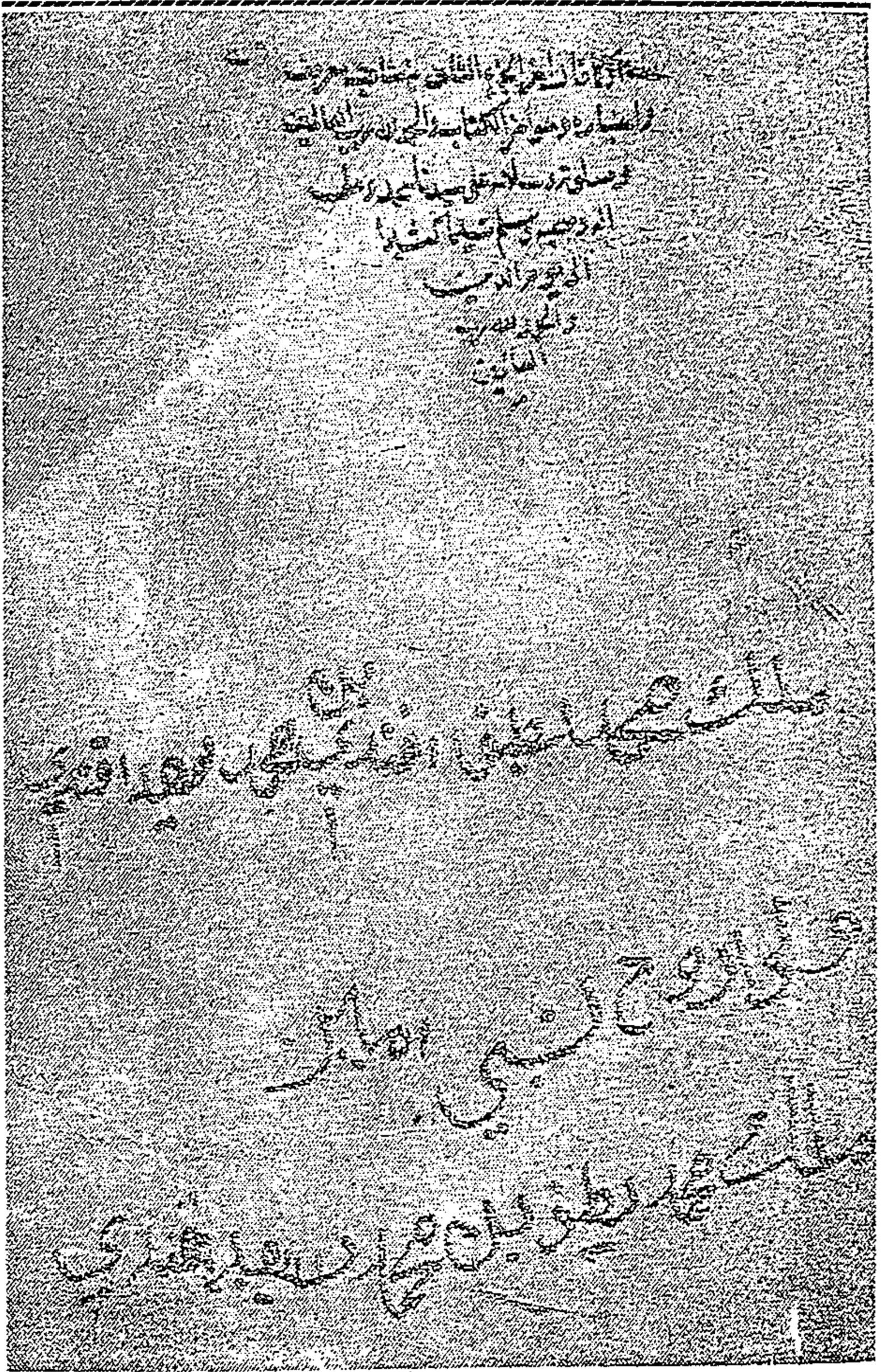
الورقة الثانية من نسخة بغداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ امام عالم حافظ، شیخ الاسلام حق کے مددگار، سنت کو زندہ کرنے والے جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن الجوزی (اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ ان کی تائید ومدد فرمائے) نے فرمایا:

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اولیاء کرام کو ستاروں کی مانند بنایا جو راہ چلنے والے کی رہنمائی کرتے ہیں اور انہیں نشانوں اور مناروں کی طرح بنایا جو مالک کی طرف راستہ بتاتے ہیں۔ ان کا ذکر پھیلانے کے سبب دلوں کو مہکایا، پس اس لئے اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے۔ میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں اس پر جو اس نے تقسیم فرمایا اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں جو اس نے فیصلہ فرمایا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واحد ہے جو ہمیشہ سے ہے اور میں اس کے کلام پر ایمان لاتا ہوں جو اس نے نازل فرمایا۔ میں درود پڑھتا ہوں اس کے نبی سیدنا محمد ﷺ پر جو تمام مخلوق سے اشرف ہیں۔ آپ کے تمام اصحاب پر اور حق پر آپ کی اتباع کرنے والوں پر اور میں ان پر سلام کا نذرانہ پیش کرتا ہوں۔

اما بعد: بیشک میں نے اَخیار میں سے ہر عظیم شخص کے لئے ایک مستقل کتاب لکھی اور اس کتاب سے آسانی سے استفادہ کی خاطر ابواب بنائے۔ اس طرح میں نے صلاح کا ارادہ کرنے والے کیلئے اسباب کو اُبھارا۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھتا ہوں۔

اور یہ کتاب، ''مَنَاقِبُ مَعْرُوْفِ الْکَرْخِیِّ وَ اَخْبَارُہٗ'' ایک ایسے شخص کے حال کی شرح ہے جو اسرار پر اطلاع رکھتا ہے۔ میں نے اس کتاب کو ستائیس ابواب پر تقسیم کیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

پھلا باب: آپ کے نام ونسب کے ذکر میں

دوسرا باب: آپ کے اسلام لانے اور جائے ولادت کے ذکر میں

تیسرا باب: آپ کے اعتقاد کے ذکر میں

چوتھا باب: آپ کی مسانید کے ذکر میں

پانچواں باب: ان احادیث کے ذکر میں جو آپ کو اسرائیلیات سے پہنچیں

چھٹا باب: علمائے کرام نے آپ کی تعریف کی

ساتواں باب: علماء وصالحین نے آپ کی زیارت سے برکت حاصل کی

آٹھواں باب: آپ کے زہد کے ذکر میں

نواں باب: آپ کے کرم اور ایثار کے ذکر میں

دسواں باب: آپ کی لمبی امید کے ذکر میں

گیارھواں باب: آپ کے تفکر کے ذکر میں

بارھواں باب: آپ کے شدت خوف کے ذکر میں

تیرھواں باب: آپ کے بکاء کے ذکر میں

چودھواں باب: آپ کی عبادت اور اجتہاد کے ذکر میں

پندرھواں باب: زہد اور رقائق کے متعلق آپ کے مواعظ کے ذکر میں

سولھواں باب: شعر کے مماثل کلام کے ذکر میں

سترھواں باب: فنون میں آپ کے کلام کے ذکر میں

اٹھارھواں باب: آپ کی مناجات اور دعا کے ذکر میں

انیسواں باب: آپ کی کرامات کے ذکر میں

بیسواں باب: اپنی عبادات اور کرامات کے اخفاء پر آپ کی حرص کے ذکر میں

اکیسواں باب: آپ کے فنون اخبار کے ذکر میں

بائیسواں باب: بعض (۱) عباد وصالحین کا ذکر جن سے دوران سفر آپ نے ملاقات کی

تئیسواں باب: آپ کی بیماری اور وفات کے ذکر میں

چوبیسواں باب: ان خوابوں کا ذکر جو آپ نے دیکھیں

پچیسواں باب: وہ خوابیں جن میں آپ کی زیارت کی گئی

چھبیسواں باب: ان خوابوں کا ذکر جو آپ کے متعلق دیکھی گئیں

ستائیسواں باب: آپ کی قبر مبارک کی زیارت کے ذکر میں

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، آپ کو راضی رکھے اور اللہ تعالیٰ آپ کے سبب دنیا و آخرت میں مسلمانوں کو نفع دے۔

---

(۱) نسخہ (ق) میں ''بعض'' کا لفظ نہیں ہے۔

پہلا باب:

آپ کے نام ونسب کے ذکر میں

آپ کا نام معروف اور کنیت ابومحفوظ ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ کنیت ابوالحسن ہے۔
آپ کے والد کا نام فیروزان ہے(۱)۔ بعض نے کہا: فیروز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''علی'' ہے۔ آپ ''کرخ بغداد'' کی طرف منسوب ہیں۔ اسی طرح ابوبکر الخطیب نے کہا ہے(۲)

ہمیں محمد بن ناصر (۳) نے خبر دی

---

(۱) اور کہا جاتا ہے: الفیر زان، دیکھیں: الانساب ۱۰/۳۸۹، الانساب المتفقه :۱۲۸ ، اور رسم الخط میں یہی صحیح ہے، جبکہ راء مضمومہ (پیش والی) ہے، اور یہیں سے ناسخ نے واو گمان کرلیا۔

(۲) انہوں نے یہ بات تاریخ بغداد ۱۳/۱۹۹ میں کہی ہے، اور دیکھیں: طبقات السلمی:۸۳ ، الرسالة القشیریة ۱/۶۰ ، ابن خلکان ۵/۲۳۱ ، حلیة الاولیاء ۸/۳۶۰ ، صفة الصفوة ۲/۱۷۹ ، طبقات ابن الملقن :۲۸۰ ، طبقات الحنابلة ۲/۳۸۱ ، سیر اعلام النبلاء ۹/۳۳۹ مناقب الابرار (ق/۳۰)

(۳) محمد بن ناصر، السلامی، فارسی الاصل، ابوالفضل، رجال الحدیث سے ہیں، ثقہ ہیں ان میں کوئی عیب اور طعن نہیں ہے۔ ٤٦٧ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۵۵۰ ہجری میں وفات پائی۔ باب حرب کے قبرستان میں امام احمد بن حنبل کے قریب دفن ہوئے۔ آپ ابن جوزی کے شیخ ہیں اور ابن جوزی نے حدیث انہیں سے حاصل کی۔ آپ کے ترجمہ (حالات) کے لئے مندرجہ ذیل کتب دیکھی جائیں:

مشیخة ابن الجوزی :۱۲۶-۱۲۹ ، مرآة الزمان ۸/۲۲۶ ، تکملة اکمال الاکمال : ۱٤۱ ، التوابین :۲۳۱ ، ذیل طبقات الحنابلة ۱/۲۲۵ ، طبقات الصوفیة (مخطوط ق/۸)

محمد بن طاہر الحافظ (۱) سے، فرمایا کہ میں نے خلف کرخی (۲) سے سنا، آپ فرماتے ہیں: ہم ''کرخ باجدا'' (۳) سے ہیں اور اسی علاقے سے ''معروف'' ہیں۔ اور آپ کا گھر مشہور و معروف ہے جس کی آج تک زیارت کی جاتی ہے۔(٤)

کسی شیخ نے فرمایا: ایک دن مجھے معروف کے نام اور کنیت کا خیال گزرا۔ پس مجھے طرب اور کیفیت نے پکڑا اور کہا: چھوڑ، ابو محفوظ معروف ہے۔ اس نے آپ کے لئے دونوں چیزوں کو جمع کر دیا۔

---

(۱) محمد بن طاہر، ابوالفضل الحافظ المقدسی، محدث، رجال الحدیث میں مؤلف، بغداد میں ۵۰۷ ہجری میں فوت ہوئے،

طبقات السلمی :۲۷۵ (ترجمة والده) ، المنتظم ۹/ ۱۷۷، لسان المیزان ۵/۲۰۷

(۲) خلف الکرخی المجهز ، دیکھیں : الانساب ۱۰/ ۳۹۰ ، الانساب المتفقة : ۱۲۸

(۳) کرخ باجدا ، وہ: کرخ جدان ہے ، سامراء میں ایک جگہ ہے۔ اور یاقوت نے کہا: وہ کرخ سامراء ہے، پھر کہا: یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اول (کرخ جدان) سامراء میں ہے اور دوسرا (کرخ سامراء) خانقین میں ہے، اور وہ عراق اور ایران کے درمیان حد ہے،

اور کہا: کرخ جدان کی طرف معروف کرخی منسوب ہیں۔

عبداللہ الجبوری کہتے ہیں: مؤرخین کے نزدیک مشہور ہے کہ معروف علیہ الرحمہ کرخ بغداد کی طرف منسوب ہیں۔

دیکھیں: معجم البلدان ٤/ ٤٤٨۔٤٤٩ ، الانساب ۱۰/۳۸۹ ، تاریخ بغداد ۱۳/۱۹۹ ، صفة الصفوة ۲/۳۱۸ ، ابن خلکان ۵/۲۳۳ ، طبقات الحنابله ۱/۳۸۱

(٤) معجم البلدان ، الانساب

ہمیں خبر دی ابو منصور عبدالرحمٰن (۱) بن محمد القزاز نے، فرمایا: ہمیں خبر دی ابو بکر احمد (۲) بن علی بن ثابت الخطیب نے، فرمایا: ہمیں خبر دی احمد بن عمر (۳) بن روح النہروانی اور محمد بن الحسین الجازری (٤) نے، دونوں نے فرمایا: ہم سے المعافی (٥) بن زکریا نے بیان کیا،

---

(۱) ابو منصور، عبدالرحمٰن بن محمد، القزاز، ابن زریق کے نام سے بھی معروف ہیں۔ محدث، ثقہ ہیں اور ابن جوزی کے شیوخ سے ہیں۔ ٥٣٥ ہجری میں فوت ہوئے اور حربیہ میں دفن ہوئے۔

دیکھیں: مشیخة ابن الجوزی :١١٦-١١٨ ، المنتظم ٩٠/١٠ ، العبر ٩٥/٤

(۲) ابو بکر احمد بن علی بن ثابت، وہ الخطیب البغدادی ہیں۔ اور اس نام (احمد بن علی بن ثابت) کی اس کتاب میں کثرت کے ساتھ تکرار ہوئی ہے۔

(۳) احمد بن عمر، النہروانی، محدث ثقہ ہیں۔ ان سے خطیب نے علم حاصل کیا، ٤٤٥ ہجری میں بغداد میں وفات پائی اور باب (میسون) کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ تاریخ بغداد ٢٩٦/٤

(٤) الجازری : یہ عراق میں نہروان کے ایک گاؤں جازرۃ (جازر) کی نسبت ہے، محدث، ثقہ اور ادیب ہیں۔ ٣٧٤ ہجری میں ولادت ہوئی اور ٤٠٢ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: الانساب ١٦٢/٣-١٦٣ ، تاریخ بغداد ٢٥٥/٢۔

(٥) المعافی بن زکریا، النہروانی، اہل لغت وادب وفقہ سے ہیں۔ ان کی ایک کتاب "الجلیس الانیس" ہے جو بیروت میں ١٩٨١ میں طبع ہوئی۔ نہروان میں ٣٩٠ ہجری میں فوت ہوئے۔ آپ بغداد کے ایک قاضی تھے، اور ابن طرارہ الجریری کے نام سے بھی معروف ہیں، اور جریری، محمد بن جریر الطبری کی طرف نسبت ہے کیونکہ آپ انہی کے مذہب کے پیروکار تھے۔

دیکھیں:

تاریخ بغداد ٢٣٠/١٣ ، ابن خلکان/ ٢٢١-٢٢٤ ، انباء الرواۃ ٣ /٢٩٦ ، عبر الذہبی ٣ /٤٧ ، الانساب (الجریری)، التذکرۃ ٢ /٢٠٣ ، مقدمة کتاب (الجلیس ص : ٣١-٩٠) لمحققه المرحوم الدکتور محمد مرسی الخولی (ت-١٩٨٢ م)

فرمایا: ہم سے محمد بن یحییٰ الصولی (۱) نے بیان کیا، فرمایا: ہم سے الغلابی (۲) نے بیان کیا، فرمایا: ہم سے ابن عائشہ (۳) نے بیان کیا، فرماتے ہیں: ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام معروف اور اس کی کنیت ابوالحسن رکھی۔ جب وہ بچہ جوان ہوا تو باپ نے اسے کہا: اے میرے بیٹے میں نے تو (٤) تیرا نام معروف اور تیری کنیت ابوالحسن اس لئے رکھی ہے کہ مجھے تیرا نام (معروف ہونا) اور تیری کنیت محبوب ہے (٥)۔

ہمیں خبر دی ابومنصور القزاز نے، فرمایا: ہمیں خبر دی احمد بن علی بن ثابت نے، فرمایا: ہمیں خبر دی محمد بن احمد بن (٦) رزق نے، فرمایا:

(۱) محمد بن یحییٰ الصولی، ابوبکر، ادیب ندیم، شاعر، رسول ہونے کے مدعی، ان کے آثار علمیہ سے "ادب الکتاب" اور "اشعار اولاد الخلفاء" ہیں۔

۳۳۵ ہجری میں بصرہ میں فوت ہوئے، بغداد کے باشندے تھے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۳ /٤۳۲، الانساب ۸/۱۱۰۔۱۱۱، ابن خلکان ٤ /۳٥٦،

معجم الشعراء: ٤۳۱، لسان المیزان ٤۲۷/٥، نزهة الالباء: ۳٤۳، الفهرست: ۱٥۰

(۲) تاریخ بغداد میں ہے: ابن الغلابی، وہ محمد بن زکریا الغلابی ہیں، تاریخ بغداد ۳۱٤/۱۰، ۲۰۰/۱۳، ابن الغلابی

(۳) ابن عائشہ، عبید اللہ بن محمد بن حفص، ابوعبدالرحمٰن التیمی، نامور محدث ہیں، بصرہ اور بغداد میں حدیث کا درس دیا۔ ۲۲۸ ہجری میں فوت ہوئے۔

تاریخ بغداد ۳۱٤/۱۰ ـ ۳۱۸، التهذيب ٤٥/۷، الطبقات ٥۳/۷

(٤) نسخہ (ق) میں بجائے اِنَّمَا، اِنِّی ہے۔

(٥) تاریخ بغداد ۲۰۰/۱۳، اور اس میں بجائے "وَ کَنَّیْتُکَ" کے "وَ کَنَّیْتُکَ بِهٖ" ہے۔

(٦) محمد بن احمد بن رزق، المعروف بابن رزقویہ، ابوالحسن، فقیہ شافعی، محدث ہیں۔ ورع اور زہد میں معروف ہیں جامع بغداد میں حدیث املا کروائی۔ (باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:)

میں نے ابوبکر محمد بن الحسن المقری ء(۱) النقاش سے سنا۔ آپ سے معروف کرخی علیہ الرحمہ کے بارے سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: میں نے ادریس بن (۲) عبدالکریم سے سنا، آپ فرماتے ہیں: وہ معروف بن الفیرُ زان ہیں۔ میرے اور ان کے درمیان قرابت ہے۔ آپ کے والد، قری واسط کے اہل نہربان (۳) کے صابی تھے۔ آپ اپنے بچپن میں بچوں کے ساتھ نماز پڑھا کرتے اور اپنے والد پر اسلام پیش کرتے تھے پس ''صابی'' کے نام سے پکارے جانے لگے (٤)۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) بغداد میں ۳۲٥ ہجری میں ولادت اور وہیں ٤۱۲ میں وفات ہوئی۔ (مقبرہ باب الدیر) میں شیخ معروف کرخی علیہ الرحمہ کی مرقد کے قریب دفن ہیں۔ آپ خطیب بغدادی کے شیخ ہیں۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۱ /۳٥۱، المنتظم ٤/۸، العبر ۳ /۱۰۸، الوافی ۲ /٦۰، طبقات الاسنوی ۱ /٥۸۰، الکامل و شذرات الذھب (حوادث سنة ٤۱۲ ھجری)

(۱) النقاش، محمد بن حسن، ابوبکر، مفسر اور محدث ہیں۔ موصل میں ۲۷٦ ہجری میں پیدا ہوئے اور بغداد میں ۳٥۱ ہجری میں وفات پائی۔ اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ حدیث اور تفسیر میں آپ کے آثار علمیہ ہیں۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۲ /۲۰۱، الفھرست :۳۳، ابن خلکان ۳ /٤۲٥، الانساب (٥٦٦) الوافی ۲ /۳٤٥، تذکرة الحفاظ ۳ /۱۱٥، طبقات المفسرین :۲۹، طبقات الاسنوی ۲ /٤۸۳، طبقات ابن الصلاح (ق/ ۹ب)، لسان المیزان ٥ /۱۳۲، بروکلمان ٤/۱۷ (العربیة)

(۲) ادریس بن عبدالکریم، ابوالحسن الحداد المقری ء محدث ثقہ ہیں۔ امام احمد بن حنبل سے روایت لی۔ سن ۲۹۲ میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۷/ ۱٤، الانساب ٤/۷۳، طبقات القراء ۱/۱٥٤

(۳) نہربان: معجم البلدان ٥ /۳۱۸ میں نہربین ہے۔ اور کہا: وہ بغداد کی ایک بستی کا نہربوق کے متصل ایک طسوج ہے۔

(٤) تاریخ بغداد ۱٤/ ۲۰۰

دوسرا باب:

آپ کے اسلام اور جائے ولادت کے ذکر میں

کہا(۱): ہمیں ہمارے باپ نے خبر دی، فرمایا: میں نے ابوعلی(۲) الدقاق سے سنا، وہ فرماتے ہیں: حضرت معروف (علیہ الرحمہ) کے والدین نصرانی تھے، پس لوگوں نے انہیں (معروف کو) ایک مؤدب کے پاس بھیجا جبکہ آپ ابھی بچے تھے۔ مؤدب آپ سے کہتا تھا کہ تو کہہ(۳): ثَالِثُ ثَلَاثَۃ "اللہ تین میں سے ایک ہے" لیکن معروف کہتے(۴) بَلْ هُوَ الْوَاحِدُ، بلکہ وہ واحد ہے(۵)۔ معلم نے ایک دن انہیں بہت زیادہ مارا تو آپ بھاگ گئے۔ آپ کے والدین کہتے تھے: کاش وہ کسی بھی دین پر ہمارے پاس لوٹ آئے ہم اس کی موافقت کرلیں گے (یعنی اس کا ساتھ دیں گے)۔

پھر آپ نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، اور اپنے گھر لوٹے۔ دروازے پر دستک دی، پوچھا گیا: کون ہے؟ آپ نے کہا: معروف۔ گھر والوں نے

---

(۱) ادریس بن عبدالکریم کا قول ہے۔

(۲) ابوعلی الدقاق، مخلد بن جعفر بن مخلد، الفارسی، الباقرحی سے معروف ہیں۔ اہل حدیث و رواۃ سے ہیں۔ اور الباقرحی، بغداد کے نواح کے ایک قریہ باقرح کی طرف نسبت ہے۔ آپ کا گھر علم وحدیث وفقہ کا گھر ہے۔ سنۃ ۳۷۰ ھجری میں فوت ہوئے۔ تاریخ بغداد ۱۳/ ۱۷۶، الانساب ۲/ ۵۰

(۳) قُلْ کا لفظ نسخہ ق سے ساقط ہے۔ "ثالث ثلاثة" سے انکے قول "باپ، بیٹا اور روح" کی طرف اشارہ ہے

(۴) ابن الملقن: ۲۸۱، القشیریة ۱/۷۹، مرآۃ الجنان ۱/ ۴۶۱، ابن خلکان

(۵) ابن الملقن: آپ نے فرمایا: الواحد الصمد۔ صفة الصفوة ۲/ ۳۱۸ میں ہے: آپ نے فرمایا: احد احد . الشذرات ۱/ ۳۶۰، سیر اعلام النبلاء ۹/۳۳۹، الکواکب الدریة ۱/ ۲۶۸

پوچھا: کس دین پر؟(۱) آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا: دین حنفی پر۔تو آپ کے ماں باپ بھی مسلمان ہو گئے۔ (۲)

(۱)اصول الاخری میں ہے کہ اسلام پر۔

(۲)ابن الملقن ، القشيرية، صفة الصفوة ، ابن خلكان، سير اعلام النبلاء (۹: ۳۳۹)وغیرھا۔

اور یہ حکایت سب سے پہلے ابوالرحمٰن السلمی نے طبقات الصوفية ۸۳ میں ذکر کی۔ان کے بعد بعض مؤرخین نے یہ حکایت طبقات الصوفیہ سے لی جیسے ابن خلکان ۵ / ۲۳۰، الیافعی ۱ / ٤٦٠ ۔اس بات کو الہجویری: ۳۲۵ نے بھی لکھا: اور معروف یہ ہے کہ امام الرضا علیہ الرحمہ، مدینہ منورہ (اس میں جلوہ افروز آقا پر افضل صلاۃ وسلام ہو) میں ۱٤۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔اور حضرت معروف علیہ الرحمہ کی عمر ہمارے اندازے کے مطابق ۲۸ سال تھی۔پھر بیشک امام الرضا نے مدینہ منورہ میں زندگی بسر کی۔پھر مامون کی دعوت پر خراسان کی طرف کوچ فرمایا اور باقی زندگی وہیں گزاری۔

دیکھیں:مقدمة التحقيق ص:۲۲، المعارف ٦٢٤ ، المراجعات: ۱۳۰ ، مناقب الابرار (ق ۳۱/ ۳۰ـ)

اور علی الرضا، وہ: امام علی بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ، الہاشمی ، العلوی ہیں ۔امامیہ کے نزدیک بارہ میں سے آٹھویں امام ہیں۔مدینہ منورہ میں ۱٤۸ ہجری میں ولادت ہوئی۔اسی شہر مقدس میں سماعت فرمائی اور نوجوانی میں فتوی دیا اور امام مالک کے عہد میں بھی فتوی دیا کرتے تھے۔پھر مامون نے آپ کو خراسان طلب کیا اور اپنی بیٹی سے آپ کا نکاح کر دیا اور اپنی ولی عہد نامزد کیا۔زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ آپ نے ۲۰۳ ہجری میں وفات پائی اور طوس میں دفن ہوئے۔آپ کی قبر انور مشہور ہے اور زیارت گاہ عام ہے۔آپ کی والدہ ماجدہ نوبیہ (حبشیہ) تھیں۔

مزید مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کیا جائے: الطبری ۱۰ / ۲۵۱ ، ابن الاثير ٦ / ۱۱۹، اليعقوبی ۳/ ۱۸۰ ، ابن خلكان ۳ / ۲٦۹ ، تهذيب الكمال: ۹۹٤ ، العبر ۱ / ۳٤۰ ، خلاصة تذهيب الكمال:۲۷۸ ، الميزان ۳ / ۱۵۸ ، سير اعلام النبلاء ۹ / ۳۸۷ (اور اس میں مزید مراجع ہیں)

ہمیں عمر (۱) بن ظفر نے خبر دی، کہا: ہمیں جعفر بن احمد بن عطاء نے خبر دی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن علی نے خبر دی، کہا: ہمیں علی بن عبداللہ بن جہضم (۲) نے خبر دی، کہا: مجھ سے احمد بن عطاء (۳) نے بیان کیا، کہا: مجھ سے ابو صالح عبداللہ بن صالح (٤) نے بیان کیا، فرمایا: ابومحفوظ کو اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے صفت اجتبا (٥) کے ساتھ ظاہر (٦) فرمایا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے بھائی عیسیٰ نے کہا کہ میں اور میرے بھائی معروف مکتب میں تھے اور ہم نصاری تھے۔ استاد بچوں کو سکھاتا تھا: اب اور ابن، تو میرے بھائی معروف اَحداَحد پکارتے تھے۔ معلم اس بات پر شدید مارتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک دن

(۱) عمر بن ظفر، ابوحفص المقری، محدث، ثقہ، مقری، ابن الجوزی کے شیوخ سے ہیں۔ ٤٦١ ہجری میں ولادت جبکہ ٥٤١ ہجری میں بغداد میں فوت ہوئے۔ باب ابرز کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ (جو ابو اسحاق الشیرازی کا مقبرہ کہلاتا ہے) مزید دیکھیں: مشیخة ابن الجوزی: ١٣٥۔١٣٧، العبر ١١٥/٤، غاية النهاية ٥٩٣/١، معرفة القراء الكبار ٤٠٧/٢، الشذرات ١٣١/٤

(۲) ابن جہضم، علی بن عبداللہ، الہمدانی۔ حرم مکی کے شیوخ صوفیہ سے تھے۔ ٤١٤ ھجری میں وفات پائی۔ دیکھیں: مرآة الجنان ٣ /٢٨

(۳) احمد بن عطاء، ابوعبداللہ، الروذباری، بغداد کے بڑے صوفیاء کرام سے تھے۔ ٣٦٩ ھجری میں صور شہر میں فوت ہوئے۔

دیکھیں: تاريخ بغداد ٤ /٣٣٦، ابن الملقن: ٤٩٧، القشيرية: ٢٩، الشعرانی ١/ ١٤٥

(٤) ابوصالح، شاید جہنی ہیں، لیث بن سعد کے کاتب۔ اور آپ لیث کے ساتھ بغداد میں آئے۔

مزید دیکھیں: تاريخ بغداد ٤٧٩/٩

(٥) الاجتباء: الاجتباء کا معنی چننا اور اختیار کرنا ہے۔

(٦) دونوں نسخوں میں (باداہ) ہے۔ اور تصدیق صفة الصفوة سے ہوئی۔ پس دونوں نسخوں کی روایت پر اس سے مراد (المباداة) ہے۔

انہیں بہت زیادہ مارا تو آپ سرپٹ بھاگ گئے۔آپ کی ماں رونے لگیں اور کہنے لگیں اگر اللہ تعالیٰ میرے بیٹے معروف کو لوٹائے تو وہ جس دین پر بھی ہو میں ضرور اس کی پیروی کروں گی۔پس معروف (علیہ الرحمہ) کئی سالوں کے بعد واپس آئے تو انہیں کہنے لگیں: اے میرے بیٹے! تو کس دین پر ہے؟ آپ نے جواب دیا: دین اسلام پر: میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔پس میری ماں مسلمان ہو گئیں اور ہم سب مسلمان ہو گئے۔(۱)

ہمیں خبر دی عبدالمنعم (۲) بن عبدالکریم بن ہوازن نے، کہا: ہمیں خبر دی میرے والد نے۔کہا: میں نے محمد بن الحسین سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن عبداللہ (۳) الرازی سے سنا، فرمایا: میں نے علی بن محمد (٤) الدلال سے سنا، آپ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن الحسین (٥) سے سنا۔فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت

---

(۱) دیکھیں: صفة الصفوة ۲ /۳۱۸ ، شرح حال الاولیاء لابن غانم المقدسی (مخطوط الورقة:۲۳)

(۲) وہ ابن القشیری، الرسالۃ القشیریہ کے مؤلف ہیں، ابوالمظفر، عبدالمنعم بن عبدالکریم، ٤٤٥ ہجری میں پیدا ہوئے۔بغداد میں رہائش پذیر رہے اور متعدد حج کیے۔٥٣٢ ہجری میں نیشاپور میں وفات پائی۔
دیکھیں: الانساب ۱۰/۱۵٦ ،طبقات السبکی ۷/۱۹۲ ،طبقات الاسنوی ۲/۳۱۸

(۳) محمد بن عبداللہ الرازی، ابوبکر، صوفی راوی ہیں۔۳۷٦ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔
دیکھیں:تاریخ بغداد ٥/٤٦٤

(٤) الدلال، علی بن محمد، شبلی علیہ الرحمہ کے اصحاب سے ہیں۔دیکھیں:تاریخ بغداد ۱۲/۹٥

(٥) محمد بن الحسین، ابوعبدالرحمٰن السلمی، النیشاپوری، رجال صوفیہ سے ہیں۔ان کی ایک کتاب ''طبقات الصوفیة'' ہے۔٤۱۲ ہجری میں فوت ہوئے۔تاریخ بغداد ۲/۲٤۸ ،مقدمة الطبقات:۱٦۔٤۰

معروف کرخی علیہ الرحمہ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا۔

میں نے ان سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرمادی۔

میں نے کہا: آپ کے زہد وورع کے سبب؟

فرمایا: نہیں، بلکہ ابن السماک کی نصیحت قبول کرنے، فقر وفاقہ کو لازم پکڑنے اور فقراء کے ساتھ میری محبت کی وجہ سے۔(۱)

اور ابن السماک(۲) کی نصیحت کے متعلق(۳)، حضرت معروف علیہ الرحمہ نے فرمایا: میں کوفہ میں ایک جگہ سے گزر رہا تھا۔ میں ایک شخص کے پاس کھڑا ہو گیا جنہیں ابن السماک کہا جاتا ہے، وہ لوگوں کو وعظ کر رہے تھے۔ آپ نے اپنی گفتگو کے دوران فرمایا:

جو پوری طرح اللہ تعالیٰ سے منہ موڑے اللہ تعالیٰ بھی اس سے مکمل طور پر اعراض فرماتا ہے۔ اور جو اپنے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق کی توجہ اس کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور جو کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو (اور کبھی کسی اور کی طرف) تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی

---

(۱) الرسالة القشيرية: ٦٢ ، ابن خلكان ٢٣٢/٥ ، المرآة ٤٦١/١

(۲) ابن السماک، محمد بن صبیح، ابو العباس، الکوفی، کبار زاہدوں سے ہیں، لوگوں کے نزدیک بڑی قدر و منزلت والے تھے۔ ہارون الرشید انہیں وعظ سننے کے لئے طلب کرتے تھے۔ ۱۸۳ ھجری میں کوفہ میں وفات پائی۔ آپ کی خبریں بہت ہیں۔

دیکھیں: ابن خلكان ٣٠١/٤ ، صفة الصفوة ١٧٤/٣ ، العبر ٢٨٧/١ ، سير اعلام النبلاء ٢٩١/٨-٢٩٣

(۳) یعنی: اور ابن السماک کی نصیحت تھی، اور یہ اسی طرح الاصول الاخری میں ہے۔

وقت(۱)اس پر رحمت(۲)فرما دیتا ہے۔

پس ان کا کلام میرے دل میں جا گزیں ہو گیا اور میں سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

(۱) [ما] کالفظ نسخہ ق اور الاصول الاخری سے زیادہ ہے۔

(۲) مرآۃ الجنان ۱/۴٦۱

تیسرا باب:

آپ کے اعتقاد کے ذکر میں

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو محمد عبدالملک بن محمد البز وغانی (۱) نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن عمر القزوینی (۲) نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن عمر (۳) القواس

(۱) البز وغانی، یہ بغداد کے ایک گاؤں (بزوغی) کی طرف نسبت ہے۔ الانساب ۲ / ۲۰۰ یاقوت ۲/۱٦٥، اور عبدالملک بن محمد، ابو محمد بغداد کے اہل حرب سے ہیں۔ محدث، ثقہ ہیں۔ ٤٣٠ ہجری میں پیدا ہوئے، ٥٠٠ ہجری میں بغداد میں وفات پائی اور باب حرب کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

دیکھیں: تاریخ ابن النجار ۱/۱۳۳

(۲) القزوینی، علی بن عمر، بڑے زاہدین اور اپنے زمانے میں مشہور مصلحین سے تھے۔ آپ خطیب بغدادی کے شیوخ سے ہیں۔ آپ کے متعلق الاسنوی نے کہا: معروف کرامتوں والے اور مشہور مناقب والے ہیں، اسرار کا کشف رکھتے تھے، اپنے کلام کے ذریعے دلوں پر حکمرانی کرتے، وافر عقل اور صحیح رائے والے تھے۔ ۳٦٠ ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں ہی ٤٤٢ ہجری میں وفات پائی اور باب حرب کے قبرستان، حربیہ میں دفن ہوئے۔ خطیب نے فرمایا: میں نے آپ کے جنازہ سے زیادہ لوگوں کی کثیر تعداد نہیں دیکھی۔ اس دن پورا بغداد بند ہو گیا تھا۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۱۲/٤۳، العبر ۳/۱۹۹، السبکی ٥/۲٦٠، الاسنوی ۲/۳۱۱، ابن الصلاح (ق/٦٨)، النجوم الزاهرة ٥/٤٩

(۳) القواس، یوسف بن عمر، ابوالفتح، اہل بغداد سے ہیں، ابدال سے تھے، مجاب الدعوات، ثقہ اور صالح تھے۔ دار قطنی نے فرمایا: ہم ابوالفتح القواس سے برکت حاصل کرتے تھے حالانکہ ابھی آپ بچے تھے۔ ۳٠٠ ہجری میں ولادت ہوئی اور ۳۸٥ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ ''حربیہ'' میں مدفون ہیں۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

میں نے محمد بن مخلد العطار (۱) سے پڑھا۔ میں نے انہیں کہا: احمد بن محمد (۲) الاشقر نے آپ سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم سے اسحاق (۳) بن داؤد نے بیان کیا، کہا: مجھ سے ابو جعفر نے بیان کیا، کہا: میں نے معروف کرخی علیہ الرحمہ کے بھتیجے یعقوب (٤) سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے اپنے چچا حضرت معروف علیہ الرحمہ سے سنا جب لوگوں نے آپ سے امر قرآن کے متعلق مذاکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: ہم اللہ کی مدد چاہتے ہیں! قرآن اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ (٥)

گذشتہ صفحہ کا حاشیہ

الانساب ۱۰/ ۲۵۷۔۲۵۸، تاریخ بغداد ۱٤/ ۳۲۵، صفة الصفوة ۲/ ۲٦٦، طبقات الحنابلة ۲/ ۱٤۲، مناقب ابن حنبل: ٥۱۷

(۱) العطار، محمد بن مخلد، الدوری، ابوعبداللہ، محدث، حافظ۔ صالحین سے ہیں۔ امام احمد بن حنبل کے اصحاب کے ساتھ صحبت رہی۔ ۳۳۱ میں فوت ہوئے۔

دیکھیں: طبقات الحنابلة: ۳۳، تاریخ بغداد ۳/ ۳۱۰۔۳۱۱

(۲) الاشقر، احمد بن محمد، ابوبکر، صالحین سے ہیں، محدث ہیں۔ تاریخ بغداد ٤/ ۳٦۰

(۳) اسحاق بن داؤد بن صبیح، ابو یعقوب البلخی، بغداد آئے اور وہاں داؤد بن المحبر ابوسلیمان الطائی البصری المعتزلی سے حدیث روایت کی۔ ۲۰٦ ہجری میں فوت ہوئے۔

اس سلسلے میں ابن مندہ نے 'الاسماء والکنی' میں کہا: اسحاق بن داؤد صاحب مناکیر ہیں۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ٦/ ۳۷۳، ۸/ ۳٥۹۔۳٦۲

(٤) یعقوب الکرخی، ابن موسیٰ بن الفیر زان، صالحین کی اخبار کے راویوں سے ہیں اور اپنے چچا شیخ عمر کی اخبار بیان کرتے ہیں۔

تاریخ بغداد ۱٤/ ۲۷٦، طبقات الحنابلة: ٤۱۷

(٥) یہ وہ بات ہے جو اہل السنّت والجماعت نے کہی ہے۔ (بقیہ حواشی اگلے صفحہ پر)

گزشتہ صفحہ کے حواشی......

اور یہ ان کے اعتقاد کے مطابق ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ معتزلہ نے ان کی مخالفت کی ہے اور یہ ایک عظیم امر ہے۔ ہماری تاریخ میں اس کا بہت زیادہ ذکر ہے۔ مثلاً عالم عامل اس میں مجاہدہ کرنے والے، ابوعبداللہ احمد بن حنبل، امام زاہد کا دور ہے۔ ہم اس بہتان کو ناپسند کرتے ہیں کہ آپ نے کوئی عطیہ یا جزاء حاصل کی ہو۔ مجاہدین علمائے اُمت نے آپ کے مؤقف کی تائید فرمائی۔

اس بارے میں مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ کی جائیں:

الابانة عن اصول الديانة: لابی الحسن الاشعری: ۳۱۔۴۷ ، تاريخ بغداد ۷٦/۱۰ الانساب ۱۰۷/۵ ، مناقب الامام احمد بن حنبل: ۳۰۸۔۳۹۳ , مناقب احمد بن حنبل، لمحمد بن محمد بن ابی بکر (مخطوط ، رامپور ۶۷۱/۱ ، برقم ۳۷) ، محنة احمد بن حنبل لابن اخيه: حنبل بن احمد بن حنبل ، (مخطوط ، فی الظاهرية ، و نسخة اُخرى فی التيمورية برقم ۲۰۰۰ تاريخ) ،

مزید دیکھیں:

برو کلمان ۳ /۳۰۹ ، الامام احمد بن حنبل امام اهل السنة ، لعبد الحليم الجندی۔

چوتھا باب:

آپ کی مسانید کے ذکر میں

حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ نے علما اور محدثین کی ایک جماعت کے ساتھ ملاقات کی۔ ابو عبدالرحمٰن (۱) السلمی نے ذکر کیا کہ آپ نے داؤد (۲) الطائی کی صحبت اختیار کی۔ حضرت معروف کرخی نے ان سے کثیر احادیث کی سماعت کی مگر یہ کہ آپ نے عبادت کی وجہ سے روایت سے احتراز کیا ہے۔ پس آپ سے تھوڑی ہی مسانید ضبط کی گئی ہیں۔ (۳)

ابو عبدالرحمٰن السلمی نے اپنی "تاریخ" (٤) میں ذکر کیا کہ آپ نے صرف ایک

---

(۱) طبقات الصوفية : ٨٤ـ٨٥

(۲) داؤد الطائی، ابوسلیمان ابن نصیر، الکوفی، عابد زاہد، محدث فقیہ ہیں، تابعین کی ایک جماعت سے سماعت کی۔ کرخی کے شیخ تھے اور علم سلوک میں ان کی تربیت کرتے تھے۔ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ ان کے علم کے وارث اور ان کے اسرار کے محافظ تھے۔ ١٦٥ ہجری میں فوت ہوئے۔

سير اعلام النبلاء ٧/ ٤٢٣ حلية الاولياء ٧/ ٣٣٥ـ٣٦٧ ، تاريخ بغداد ٨/ ٣٤٧ ، طبقات السلمى: ٨٥ ، صفة الصفوة ٣/ ٧٤ ، ابن الملقن : ٢٠٠ ، ابن خلكان ٢/ ٢٥٩ ، ابن سعد ٦/ ٣٦٧ ، العبر ١/ ٢٣٨ ،

اور سیر اعلام النبلاء ٩/ ٣٣٩ میں ہے، کہ آپ کا الطائی کی صحبت اختیار کرنا صحیح نہیں ہے اور یہ عجیب امر ہے۔

(۳) الحلية ٨/ ٣٦٧ اور اس میں ہے کہ احادیث جمع اور یاد کرنے کے شوق نے معروف کرخی رحمہ اللہ کو روایت کرنے سے روکے رکھا۔

(٤) طبقات الصوفية : ٨٥ـ٨٦

حدیث روایت فرمائی لیکن ہم نے آپ سے سات احادیث روایت کیں۔(۱)

(۱) نسخہ (ق) میں بجائے اَخْـرَجْنَا کے خَـرَّجْنَا ہے، میں کہتا ہوں: اَخْـرَجَ الْحَدِیْث اور خَرَّجَ (راء مشددہ کے ساتھ) دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

اور محدثین کے نزدیک تخریج کا مطلب ہے: اسناد کے رجال کے واسطہ سے نص حدیث کا اظہار جنہوں نے اپنے واسطہ سے حدیث کی روایت کی۔ اور اس کے مواضع پر دلالت اس کے مصادر اصلیہ میں ہے پھر حاجت کے وقت اس کے مرتبہ کا بیان ہے۔

دیکھیں:

فتح المغيث للسخاوی ۳۳۸/۲ ، علوم الحديث لابن الصلاح (مقدمة ابن الصلاح :۲۲۸) ، الباعث الحثيث لابن الاثير .

و: اصول التخريج و دراسة الاسانيد ، د محمود الطحان :۱۲۔

الحدیث الاول: [1]

خبر دی ہمیں ابو محمد یحییٰ بن علی (۱) بن الطراح نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابو القاسم ، یوسف بن محمد (۲) المہر وانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو الحسن محمد بن احمد رِزْقُو یہ نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان (۳) بن احمد الدقاق نے ، کہا: ہم سے حدیث بیان کی یحییٰ (٤) بن ابی طالب نے ،

(۱) نسخہ (ق) میں ابو محمد بن یحییٰ بن علی الطراح ہے اور صحیح وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور وہ ابن الجوزی کے شیخ ہیں۔ فقیہ، محدث، ثقہ اہل بغداد سے ہیں۔ ٤٥٩ ہجری میں ولادت اور ٥٣٦ میں وفات ہوئی۔ شونیزیہ (قبرستان شیخ جنید بغدادی) میں دفن ہوئے۔ آپ مدیر کے نام سے بھی معروف ہیں کیونکہ آپ قاضی القضاۃ ابو القاسم زینبی کے منتظم تھے۔

دیکھیں: مشیخة ابن الجوزی :۹۹۔۱۰۱ ، المنتظم ۱۰/۱۰۱ ، العبر ٤/١٠١ ، البدایة و النهایة ۱۲/۲۱۸۔

(۲) المہر وانی ، ہمدان کے نواح کے ایک گاؤں مہروان کی طرف نسبت ہے۔ ابو القاسم ، یوسف بن محمد ، محدث، صوفی ، عابد زاہد ہیں۔ ٤٦٨ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔

دیکھیں:الانساب (مهروان) ، اللباب ۳/۱۹۳ ، المنتظم ۸/۳۰۳ ، العبر ۳/۲٦۸ ، مرآة الجنان ۳/۹۷، الشذرات ۳/۳۳۱

(۳) الدقاق ، عثمان بن احمد، ابو عمرو، المعروف بابن السماک، اہل بغداد سے ہیں۔ مشاہیر کی ایک جماعت سے علم سیکھا اور محدثین کی ایک جماعت نے آپ سے روایت کی، بغداد میں ٣٤٤ ہجری میں فوت ہوئے اور باب الدیر (قبرستان معروف کرخی) کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۱۱/۳۰۲

(٤) یحییٰ بن ابی طالب ، جعفر بن عبد اللہ، ابو بکر الواسطی ، محدث ثقہ ہیں، ۲۷۵ ہجری میں بغداد میں وفات پائی، شونیزیہ میں دفن ہوئے۔ دیکھیں: تاریخ بغداد ١٤/٢٢٠

کہا: ہم سے حدیث بیان کی معروف کرخی ابو محفوظ علیہ الرحمہ نے، بکر ابن خُنیس (۱) سے، انہوں نے ضرار (۲) بن عمرو سے، انہوں نے یزید (۳) رقاشی سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، عثمان (٤) نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن ابراہیم (٥) شامی (٦) نے تمیم (٦) داری رضی اللہ عنہ سے، دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) بکر بن خنیس، کوفی ہیں بغداد آئے، عابد ہیں، ابن معین نے ان کے بارے فرمایا: کوئی شے نہیں ہیں۔

التهذیب ۱ /۱۰۵، تاریخ ابن معین (رقم ۱۳٤۱)، میزان الاعتدال ۱ /۱٦۰،

المجروحین ۱/۱۹٥، تاریخ بغداد /۸۸

(۲) ضرار بن عمرو الملطی، مناکیر اور وضع کے ساتھ متہم ہیں۔ میزان الاعتدال /۳۲۸

(۳) الرقاشی، یزید بن ابان، عابدوں زاہدوں سے ہیں، اپنی زندگی روایت حدیث کے ساتھ شروع کی پس چوٹی کے محدثین ائمہ سے سماعت کی پھر زہد اور عبادت کی طرف متوجہ ہوگئے۔ ۱۱٥ اور ۱۲۰ ہجری کے درمیان وفات پائی۔ دیکھیں: التهذیب ۳۱۱/۱۱، طبقات ابن خیاط : ۲۱٤

(٤) عثمان، یعنی: عثمان الدقاق، ان کے حالات زندگی گزر گئے۔

(٥) محمد بن ابراہیم شامی، عبادانی کے نام سے معروف ہیں (عبادان) کی طرف نسبت ہے، محدث ہیں، دارقطنی نے فرمایا: کذاب ہیں۔ اور زاہدین سے تھے۔ اور ابن حبان نے فرمایا: ان سے روایت حلال نہیں مگر عبرت کے وقت۔

دیکھیں: المجروحین ۳۰۱/۲، میزان الاعتدال ٤٤٥/۳، معجم البلدان ٧٤/٤

(٦) اور اصل میں، اس طرح سند لوٹائی ہے: عن معروف عن بکر بن خنیس عن ضرار بن عمرو عن یزید الرقاشی عن انس بن مالک و عن ابی عبداللہ الشامی عن تمیم الداری.

(٦) تمیم بن اوس بن خارجہ، الداری جلیل القدر صحابی اور عباد صحابہ سے ہیں۔ ٤۰ ہجری میں شام میں وصال فرمایا۔ مقریزی نے ان کے متعلق ایک رسالہ لکھا: "الضوء الساری فی خبر تمیم الداری" مطبوعہ ہے۔ دیکھیں: الاستیعاب ۱۸٦/۱، اسد الغابة ۱۷۸/۱، صفة الصفوة ۳۱۰/۱، التهذیب ۱۱/۱، تهذیب ابن عساکر ۳٤٤/۳، تاریخ ابن عساکر ٤٥۹/۱، طبقات ابن خیاط : ۷۰

اللہ تبارک وتعالیٰ ملک موت سے فرماتا ہے: تو میرے ولی کے پاس جا اور اُسے میرے پاس لے آ، میں نے اسے خوشحالی اور تنگی کے ساتھ آزمایا تو اُسے پسندیدہ مقام پر پایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس اس کی طرف ملک الموت پانچ سو فرشتوں کی معیت میں آتا ہے جو اپنے ساتھ جنت کے کفن اور خوشبوئیں اٹھائے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ خوشبوؤں کے بنڈل (۱) ہوتے ہیں۔ ریحانہ خوشبو کی جڑ ایک لیکن اس کے سر میں بیس رنگ (۲) ہوتے ہیں، ہر رنگ کے لئے جدا خوشبو ہوتی ہے، اور سفید ریشم (۳) جس میں مشک ہوتا ہے۔ پس اس ولی کے پاس ملک الموت آتا ہے اس کے سرہانے بیٹھ کر ریشم اور مشک اس کی ٹھوڑی کے نیچے پھیلاتا ہے۔ اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ بے شک اس کا نفس کبھی جنت کی ازواج کے ساتھ مشغول ہوتا ہے کبھی جنتی لباس سے اور کبھی جنتی پھلوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ملک الموت کہتا ہے: اے پاکیزہ روح! تو نکل بے کانٹوں کی بیریوں [الواقعہ ۵۶: ۲۹] میں، اور تہ بہ تہ کیلوں میں، اور پھیلی ہوئی لمبی چھاؤں میں، اور (ہمیشہ) چھلکتے ہوئے پانی میں۔ اور ملک الموت (۴) اس سے زیادہ مہربان ہوتا ہے جتنا ماں اپنے بچے کے ساتھ مہربان ہوتی ہے۔ فرشتہ پہچان لیتا ہے کہ وہ روح اپنے رب عزوجل کو

(۱) نسخہ (ق) میں ''ضبابیر'' کی بجائے ''جنابة'' کا لفظ ہے۔ میں کہتا ہوں: الجنابذ، جنبذة کی جمع ہے اور وہ قبة (گنبد) ہے۔

(۲) نسخہ (ق) میں لِكُلِّ لَوْنٍ کی جگہ لِكُلِّ لَوْنٍ مِّنْهَا کے الفاظ ہیں۔

(۳) نسخہ (ق) میں وَالْحَرِيْرُ کی بجائے وَ مَعَهُمُ الْحَرِيْرُ کے الفاظ ہیں۔

(۴) نسخہ (ق) میں وَ لَمَلَكُ الْمَوْتِ سے پہلے وَ قَالَ : کے الفاظ ہیں۔

(۴) نسخہ (ق) میں وَ رِضَاءَ الرَّبِّ کے بعد تعَالیٰ کا لفظ نہیں ہے۔

محبوب ہے پس وہ اپنے رب عز و جل کی طرف اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے اس کا لطف طلب کرتا ہے۔ پھر اس کی روح نکالی جاتی ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (۱)

﴿الَّذِينَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ لا يَقُولُونَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ لا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝﴾ [النحل١٦:٣٢]

وہ (پرہیزگار) جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ خوش وخرم ہوتے ہیں کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو جنت میں داخل ہوجاؤ بسبب اس کے جو تم کرتے تھے۔

اور فرمایا:

﴿فَاَمَّآ (٢) اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ لا وَ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝﴾

[الواقعة ٥٦:٨٩]

تو اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہو، تو اس کے لئے راحت ہے اور پاکیزہ رزق اور آرام کی جنت۔

فرمایا: راحت موت کی مشقت سے (حاصل) ہوتی ہے اور خوشبو ہے جو اسے ملے گی، جنت ہے اور نعمت ہے (یعنی رحمت اور نعمت ہے) (۳) جو قریب ہے۔ پس جب (٤)

---

(۱) نسخہ (ق) میں يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى کی بجائے قَالَ: وَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ کے الفاظ ہیں۔

(۲) اصل میں ﴿فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ......﴾ ہے۔ دیکھیں: سورۃ الواقعہ آیت ۸۹۔ اور دیکھیں: مشكوة المصابيح ١٥٦٢/٣، الطبرانی ٤٤٢/١١

(۳) نسخہ (ق) میں بریکٹوں کے اندر کے الفاظ [ای : وَ رَحْمَةٌ وَّ نَعِيْمٌ] نہیں ہیں۔

(٤) نسخہ (ق) میں 'فَاِذَا قَبَضَ مَلَكُ الْمَوْتِ'' سے پہلے 'قَالَ'' کا لفظ ہے۔

ملک الموت اس کی روح قبض کرتا ہے تو روح جسم سے کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے، بیشک تو میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف جلدی کرنے والا اور اللہ عز وجل کی نافرمانی کی طرف میرے ساتھ سست تھا۔ پس تو نے نجات پائی اور نجات دی۔ فرمایا: جسد بھی روح کو اسی طرح کہتا ہے۔

فرمایا: زمین کے وہ ٹکڑے اس پر روتے ہیں(۱) جن پر اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوتی ہے۔ آسمان کے ہر دروازے سے اس کا رزق اُترتا ہے۔ اور اس سے اس کا عمل چالیس رات اوپر چڑھتا ہے۔

فرمایا: جب اسے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اس کے پاس اس کی نماز آتی ہے اور اس کے دائیں جانب ٹھہرتی ہے، اور اس کے روزے آتے ہیں، اس کے بائیں طرف ٹھہرتے ہیں، اس کی زکاۃ آتی ہے(۲) اور اس کے سر کے پاس رکتی ہے، اس کا نماز کی طرف چلنے کا عمل آکر اس کے پاؤں کے پاس رکتا ہے اور اس کے پاس صبر آتا ہے(۳) جو اس کی قبر کے ایک کونے(٤) میں قیام کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ عذاب کا ایک ٹکڑا(٥) بھیجتا ہے جو اس کے

(۱) اور قرآن کریم میں ہے: ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَ مَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴾ [الدخان ٤٤:٢٩] تو ان کی تباہی پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ انہیں مہلت دی گئی۔

(۲) نسخہ (ق) میں بجائے ''زکوۃ'' کے ''قرآن'' کا ذکر ہے۔

(۳) نسخہ (ق) میں ''جَاءَ هُ الصَّبْرُ'' کی بجائے ''جَاءَ الصَّبْرُ'' کے الفاظ ہیں۔

(٤) نسخہ (ق) میں ''نَاحِيَةَ قَبْرِهِ'' کی بجائے ''نَاحِيَةً فِي الْقَبْرِ'' کے الفاظ ہیں۔

(٥) عُنُق، عین مہملہ کے پیش اور نون کے ساتھ ہے، اس کا معنی طائفہ (گروہ) اور قطعہ (ٹکڑا) ہے۔ کہا جاتا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مشرکوں پر آگ کا ایک عنق بھیجے گا یعنی طائفہ۔

دیکھیں: النهاية ٣١٠/٣، اللسان (ع/ن/ق) الفائق ٤٢٩/١

پاس دائیں طرف سے آتا ہے۔ پس نماز کہتی ہے اس سے دور ہو، اللہ کی قسم! یہ عمر بھر باقاعدگی سے نماز ادا کرتا رہا۔ اب تو یہ آرام کرے گا جب سے اسے اس کی قبر میں رکھ دیا گیا ہے۔ پھر عذاب اس کی بائیں جانب سے آتا ہے تو روزے اسی طرح کہتے ہیں اور عذاب اس کے سر کے پاس آتا ہے[قرآن اور ذکر بھی اس کی مثل کہتے ہیں](۱) اور وہ اس کے پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو اس شخص کا نماز کی طرف چلنا اس کی مثل کہتا ہے۔ پس عذاب کونے سے نہیں آتا مگر اللہ کے ولی کو پاتا ہے جس نے اپنا جسم(۲) اس سے بچالیا ہے۔

فرمایا: پھر صبر تمام اعمال سے کہتا ہے: بہرحال اس نے مجھے محروم نہیں کیا کہ میں خود کوئی کام کروں، یعنی مگر تم نے، پس جب تم دلیر ہوئے (اور اسے بے پرواہ کردیا)(۳) تو میں اس کے لئے میزان اور پل صراط کے پاس ذخیرہ ہوں گا۔

فرمایا: اور اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجے گا، جن کی آنکھیں اُچک لینے والی بجلی کی طرح ہیں ان کی آواز گرجنے والے بادل کی طرح ہے، ان کے دانت قلعوں(۴) کی مانند ہیں، ان کی سانسیں شعلے کی طرح ہیں۔ وہ دونوں اپنے بالوں کو روندتے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے کندھوں کے درمیان اتنا اتنا فاصلہ ہے۔ بے شک(۵) ان سے مہربانی اور رحمت کھینچ لی گئی ہے، ان دونوں کو منکر اور نکیر کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ایک ہتھوڑا ہوتا ہے، اگر اس (کے اٹھانے) پر ربیعہ اور مضر جمع ہو جائیں تو......

(۱) بریکٹوں کے اندر کے الفاظ نسخہ (ق) سے زائد ہیں۔

(۲) جُثَّة کی بجائے الجُنَّة جیم کے پیش کے ساتھ بھی آتا ہے۔ جس کے ذریعے بچا جائے۔

(۳) یعنی سے جملہ کے آخر تک نسخہ (ق) سے ساقط ہیں۔ اور ''اِجْتَرَأْتُمْ'' کی بجائے ''اَجْزَأْتُمْ'' ہے۔

(٤) اَلصَّيَاصِي : اَلْحُصُوْن یعنی قلعے۔

(٥) نسخہ (ق) میں قد کا لفظ نہیں ہے۔

نہ اٹھاسکیں(١)، پس وہ دونوں اس کے پاس آتے ہیں اور اسے کہتے ہیں:

تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی(٢) کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا؟ یا رسول اللہ! اس وقت بات کرنے کی طاقت کون رکھتا ہے؟ حالانکہ آپ تو دونوں فرشتوں کے ایسے اوصاف بیان فرماتے ہیں؟ فرمایا:(٣)

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ج وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ لا وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۞﴾ [ابراهيم ١٤: ٢٧]

اللہ مضبوط رکھتا ہے ایمان والوں کو مضبوط بات کے ساتھ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (بھی) اور اللہ بھٹکا دیتا ہے ظالموں کو اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

پس اگر وہ مؤمن ہو، تو کہتا ہے: میں اللہ کی عبادت کرتا تھا جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میرا دین اسلام ہے جسے انبیاء کرام نے قبول کیا، اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں جو خاتم الانبیاء ہیں۔ پس دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں: تو نے سچ کہا، پھر وہ قبر کو اس کے سامنے چالیس ہاتھ تک پہنچا دیتے ہیں اور اس کے پیچھے چالیس ہاتھ تک، اور اس کے دائیں طرف چالیس ہاتھ اور اس کے بائیں جانب اس کی مثل چالیس ہاتھ تک۔

فرمایا: وہ دونوں کہتے ہیں: اے اللہ کے ولی! تو اپنے نیچے دیکھ، وہ اپنے نیچے دیکھے گا

(١) لَمْ يُقِلُّوْهَا: لَمْ يُطِيْقُوْا حَمْلَهَا اس کے اٹھانے کی طاقت نہ رکھیں، یہ لفظ اَقَلَّ الشَّیْءَ سے ماخوذ ہے جب کسی چیز کو اٹھانے کی طاقت رکھے۔ اور حدیث آنے والے صحائف میں آئے گی۔

(٢) نسخہ (ق) میں وَ مَنْ نَبِيُّكَ؟ کی بجائے وَ مَا نَبِيُّكَ؟ کے الفاظ ہیں۔

(٣) اس آیت کریمہ میں مذکور "قَوْلٌ ثَابِتٌ" سے مراد مسلمان کی قبر میں فرشتوں کا اس سے سوال ہے۔ اور وہ ہے: (مَنْ رَّبُّكَ وَ مَا دِيْنُكَ وَ مَا هٰذَاالرَّجُلُ الَّذِىْ بُعِثَ فِيْكُمْ ......)

دیکھیں: سنن ابی داؤد ٥/١١٢-١١٥

کہ جہنم کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوگا۔ دونوں فرشتے اسے کہیں گے: اے اللہ کے ولی! تو نے نجات پائی، یہ (ضروری سوال وجواب) تجھ پر آخری چیز تھی۔

پس قسم ہے اس ذات کی(١) جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، بیشک اس وقت اس کے دل کو ایسی فرحت پہنچے گی جو کبھی جدا نہ ہوگی۔ فرشتے اسے کہیں گے: اے اللہ کے دوست! تو اپنے اوپر دیکھ، وہ اپنے اوپر دیکھے گا کہ جنت کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوگا، وہ دونوں اسے کہیں گے: اے اللہ کے دوست! یہ تیری منزل ہے۔

[رسول اللہ ﷺ (٢) نے] فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت (٣) میں محمد کی جان ہے، بیشک اس وقت اس کے دل کو ایسی فرحت پہنچے گی جو کبھی جدا نہ ہوگی۔

یزید رقاشی نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (٤) نے فرمایا: اس کے لئے جنت کی طرف ننانوے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس اس کے پاس جنت کی ہوا اور ٹھنڈک آتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کی طرف اٹھائے گا۔

فرمایا: اور اللہ عزوجل ملک الموت سے فرمائے گا: تو میرے دشمن کے پاس جا اور اسے میرے پاس لے آ، بے شک میں نے اپنے رزق میں (٥) اس کے لئے حصہ پھیلایا اور میں نے اس پر اپنی نعمت انڈیلی (٦) پس تو اسے میرے پاس لا، میں اسے ضرور سزا دوں گا۔

(١) نسخہ (ق) میں ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(٢) پورا جملہ نسخہ (ق) سے زائد ہے۔

(٣) نسخہ (ق) میں "فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ" کی بجائے "نَفْسُ مُحَمَّدٍ" کے الفاظ ہیں۔

(٤) نسخہ (ق) میں رضی اللہ عنہا کے الفاظ ہیں۔

(٥) نسخہ (ق) میں "فِیْ" کا لفظ ساقط ہے۔

(٦) سَرْبَلَ: اَلْبَسَهُ السِّرْبَالَ، اور معنی ہے میں نے اس پر اپنی نعمت انڈیلی اور اسے اس کیلئے لباس بنا دیا

فرمایا: پس فرشتہ اس کے پاس نہایت ناپسندیدہ صورت میں آتا ہے کہ اس نے انسانوں میں سے کسی کو بھی ایسی صورت پر نہ دیکھا ہوگا، اس کے ساتھ کثیر کانٹوں والی آگ کی سیخیں ہوں گی اور اس کے ساتھ پانچ سو فرشتے اپنے ساتھ آگ کے کوڑے اٹھائے ہوں گے۔ ان میں نرم کوڑا، بھڑکتی آگ ہوگا۔ پس اس کے پاس ملک الموت آئے گا وہ اسے ان سیخوں کے ساتھ مارے گا۔

ان سیخوں سے ہر کانٹا اس کی ہر رگ میں پیوست ہوگا پھر اُس کی روح اس کے قدموں کے ناخنوں سے نکالی جائے گی، وہ اسے اُس کے پیچھے ڈال دے گا، اور اللہ کا دشمن اس وقت موت کی سختی پائے گا۔ اس سے ملک الموت کو سکون ملتا ہے۔(۱) اور وہ کوڑے اس کے چہرے اور اس کے پاخانہ کی جگہ پر مارے گا۔[اور ملک الموت اسے زور سے مارے گا پس اس کی روح اس کے گھٹنوں میں اس کے پیچھے سے نکالے گا، اور اللہ کا دشمن اس وقت موت کی سختی پائے گا ملک الموت اسے مہلت دے گا اور وہ کوڑے اس کے چہرے اور اس کے پاخانہ کی جگہ پر مارے گا](۲) پھر اسی طرح اس کے سینے تک، پھر اسی طرح اس کے حلق تک،

فرمایا: اور ملک الموت کہتا ہے: اے لعینہ ملعونہ روح! تو نکل (دوزخ کی) جلانے والی آگ اور سخت کھولتے ہوئے گرم پانی کی طرف اور سخت سیاہ دھوئیں کے سائے کی طرف جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ سود مند۔ (۳)

فرمایا: جب ملک الموت اس کی روح قبض کرتا ہے، روح جسم سے کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے جزائے شر دے، بیشک تو اللہ تعالیٰ(٤) کی معصیت (نافرمانی) کی

(۱) نسخہ (ق) میں یزفه کا لفظ ہے۔ یعنی ملک الموت اسے دھکے دے گا۔

(۲) بریکٹوں والی عبارت نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔ (۳) سورہ واقعہ کی آیت نمبر ۴۲ دیکھی جائے۔

(٤) نسخہ (ق) میں بجائے ''اللّٰه'' کے ''اللّٰه تعَالٰی'' ہے۔

طرف جلدی کرنے والا (۱) اور اللہ عزوجل کی اطاعت (۲) کرنے سے سست تھا۔ پس تو ہلاک ہوا اور تو نے ہلاک کیا۔ فرمایا: جسد بھی روح کو اسی طرح کہتا ہے۔

فرمایا: زمین کے وہ ٹکڑے اس پر لعنت کرتے ہیں جن پر اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہوتی ہے۔ آسمان کے ہر دروازے سے اس کا رزق (عذاب) اترتا ہے۔ اور اس سے اس کا عمل چالیس رات اوپر چڑھتا ہے۔ اور جب اسے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی قبر اس پر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں مختلف ہو جاتی ہیں۔ دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں گھس جاتی ہیں۔ فرمایا: اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف اونٹوں کی گردنوں کی مانند سیاہ اژدہے بھیجتا ہے، وہ اس کے کان اور اس کے قدموں کے انگوٹھے پکڑ لیتے ہیں اسے مارتے ہیں یہاں تک کہ اس کے وسط میں مل جاتے ہیں۔

فرمایا: اور اللہ تعالیٰ اس صفت پر دو فرشتے بھیجتا ہے، ان کی آنکھیں اُچک لینے والی بجلی کی طرح، ان کی آواز گرجنے والے بادل کی طرح، ان کے دانت قلعوں کی مانند اور ان کی سانسیں شعلے کی طرح ہیں۔ وہ اپنے بالوں کو روندتے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے کندھوں کے درمیان اتنا اتنا فاصلہ ہے۔ ان سے مہربانی اور رحمت کھینچ لی گئی ہے، ان دونوں کو منکر اور نکیر (۳) کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ایک ہتھوڑا ہوتا ہے۔

---

(۱) نسخہ (ق) میں ''سَرِیْعًا'' کی بجائے ''سَرِیْعًا بِیْ'' کے الفاظ ہیں۔

(۲) نسخہ (ق) میں ''بَطِیْئًا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ'' کی بجائے ''بَطِیْئًا عَنْ طَاعَتِهٖ تَعَالٰی'' ہے۔

(۳) کافر کی قبر میں اس کے عذاب کے متعلق دیکھیں: کتب الصحاح "کتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر" المقصد العلي في زوائد ابي يعلى الموصلي:٤٥٤، جامع الاصول ١٧٣/١١، مشكوة ١٥٧٨/٣، الترمذي، والبخاري ١٢٢/٣، ابو داؤد ١١٢/٥-١١٥، ابن ماجة (رقم ٤٢٦٩) النسائي (رقم ٢٠٥٩) مسلم (رقم ٢٨٧١) كتاب السنة ٤١٦/٢

(وہ گرز اتنا وزنی ہوتا ہے کہ) اگر ربیعہ اور مضر جمع ہو کر اسے اٹھانا چاہیں تو اس کی طاقت نہ رکھیں۔ (۱)

پھر وہ دونوں اس کے پاس آتے ہیں اور اسے ضرب لگاتے ہیں کہ اس کی قبر میں شرارے اڑتے ہیں وہ پھر اسی پہلی حالت پر لوٹ آتا ہے۔ پس یہ دونوں اسے کہتے ہیں: اے اللہ کے دشمن! تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ وہ دونوں اسے کہتے ہیں: اللہ کے دشمن! تو نے اپنی عقل سے جانا اور نہ بتانے سے مانا۔ (۲)

پس وہ دونوں اسے ضرب لگاتے ہیں کہ اس کی قبر میں چنگاریاں اڑتی ہیں وہ پھر اسی پہلی حالت پر لوٹ آتا ہے۔ یہ دونوں اسے پھر کہتے ہیں: اے اللہ کے دشمن! تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ وہ دونوں اسے کہتے ہیں: اللہ کے دشمن! تو نے اپنی عقل سے جانا اور نہ بتانے سے مانا۔

وہ دونوں اسے ضرب لگاتے ہیں کہ اس کی قبر میں شرارے اڑتے ہیں (۳) وہ پھر اسی پہلی حالت پر لوٹ آتا ہے۔ پس یہ دونوں اسے کہتے ہیں: اے اللہ کے دشمن! تو اپنے اوپر

(۱) لَمْ يُقِلُّوْهَا: لَمْ يُطِيْقُوْا حَمْلَهَا یعنی اس کے اٹھانے کی طاقت نہ رکھیں، یہ لفظ اَقَلَّ الشَّیْءَ سے ماخوذ ہے جب کسی چیز کو اٹھانے کی طاقت رکھے۔

(۲) لَا دَرَیْتَ وَ لَا تَلَیْتَ: یعنی تو نے لوگوں سے نہیں سیکھا کہ جو وہ کہتے ہیں تو بھی کہتا۔ اور کہا گیا ہے تَلَیْتَ تَلَا فُلَانٌ یَتْلُوْ غَیْرَ عَاقِلٍ سے ماخوذ ہے، اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے: لَا عَرَفْتَ وَ لَا قَرَأْتَ،

دیکھیں: جامع الاصول ۱۱/ ۱۷، غریب الحدیث لابن قتیبة ۱/ ۳۲۵، المشکاة ۱/ ۴۷۔۴۸، الترمذی ۱/ ۱۹۹، سنن ابی داود ۵/ ۱۱۳

(۳) نسخہ (ق) میں "شَرَارٌ" کی بجائے "شَرَارَةٌ" کا لفظ ہے۔

دیکھ، وہ اوپر دیکھتا ہے کہ جنت کی طرف ایک دروازہ کھلا ہے۔ وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں اے اللہ کے دشمن! اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا تو یہ تیری منزل ہوتی۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے بیشک اس وقت اس کے دل پر ایسی حسرت ہوگی جو کبھی بھی دور نہیں ہو گی۔ وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں: اے اللہ کے دشمن! تو اپنے نیچے دیکھ، وہ اپنے نیچے دیکھتا ہے کہ ایک دروازہ جہنم کی طرف کھلا ہے، وہ کہتے ہیں: اے اللہ کے دشمن! یہ تیری منزل اور ٹھکانا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، بیشک اس وقت اس کے دل پر ایسی حسرت ہوگی جو کبھی بھی دور نہیں گی۔

یزید رقاشی (۱) نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے لئے آگ کی طرف ننانوے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس اس کے پاس جہنم کی گرم ہوا اور گرمی پہنچتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی طرف اٹھائے گا۔ (۲)

---

(۱) الرقاشی کے حالات گزر گئے۔

(۲) اس حدیث کی تخریج ان کتب میں دیکھی جائے:

النسائی (الجنائز رقم۲۰۵۹، باب مسألة الکافر)، البخاری (کتاب الجنائز ۱۲۲/۳) ابن ماجة (فی الزھد، رقم ۴۲۶۹) ابی داؤد (باب فی المسألة فی القبر و عذاب القبر ج۵ /۱۱۲_۱۱۵) جامع الاصول ۱۷۵/۱۱_۱۸۰، کتاب التخویف من النار لابن رجب البغدادی (ص: ۹۷، ۱۰۲، ۱۷۷ وغیرھا) غریب الحدیث لابن قتیبة ۱/ ۳۲۵، الترمذی (کتاب الجنائز ۳۸۳/۳_۳۸۴، رقم ۱۰۷۱ و رقم ۳۱۲۰ ج ۵/ ۲۹۵)

الحدیث الثانی : [2]

خبر دی ہمیں ابوبکر بن ابی (۱) طاہر البز از نے ، کہا: خبر دی ہمیں ہناد (۲) بن ابراہیم النسفی نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابوسعد جامع بن محمد بن علی الجوہری نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابراہیم (۳) بن عبداللہ بن محمد الاصفہانی نے ، کہا: خبر دی ہمیں حسین بن حسن الحرانی نے ، کہا: خبر دی ہمیں میمون بن محمد بن عبدالسلام الحرانی نے ، کہا: خبر دی ہمیں معروف بن الفیرُ زان الکرخی نے ۔فرمایا: بیان کیا ہم سے بکر بن خُنیس نے ضرار سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ،فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔اس نے عرض کی: مجھے ایک

---

(۱) ابوبکر بن ابی طاہر البز از ،مؤلف کے شیوخ سے ہیں۔مشیخۃ ابن الجوزی ص: ۵۴۔۵۸ میں ان کے یہ حالات لکھے ہیں: محمد بن ابی طاہر عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ ، الانصاری ،صحابی شاعر حضرت کعب بن مالک الانصاری کی اولاد سے ہیں،عربی ورثہ کے بلند پایہ عالم ہیں۔علم ہندسہ،حساب،منطق،فلسفہ اور جبر میں ان کے علمی آثار ہیں۔آپ مارستان کے قاضی کی حیثیت سے اور ابن صہر ہبۃ المقری ء کے نام سے معروف تھے۔ ۵۳۵ ہجری میں وفات پائی اور حربیہ میں حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کے قریب دفن ہوئے۔

مشیخة ابن الجوزی : ۵۴۔۵۸ ، مناقب ابن حنبل: ۵۲۸ ، العبر ۴ /۹۶ ، النجوم الزاهرة ۵/۲٦۷ ،ذیل طبقات الحنابلة ۱/۱۹۲ ، معجم المؤلفین ۱۰/۱۲۳ میں مزید مراجع ہیں

(۲) ہناد بن ابراہیم ،النسفی ، اہل نسف سے ہیں۔بصرہ اور بغداد میں علم حدیث کی سماعت کی۔خطیب نے ان کے حالات لکھے ہیں اور کہا: میری اُن سے آخری ملاقات ۴۵۰ ہجری میں ہوئی۔

ہناد ۴٦۵ ہجری میں فوت ہوئے۔

تاریخ بغداد ۱۴/۹۷ ، العبر ۳/۲٦۰ ، المنتظم ۸/۲۸۴ ، میزان الاعتدال ۴/۳۷

(۳) الحلیة ٦/۳۱۲

ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے، آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ مت کر۔(۱)

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا کہ خبر دی ہمیں حمد (۲) بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونُعَیم احمد بن عبداللہ (۳) نے، کہا: بیان کیا ہم سے مخلد بن جعفر (٤) نے، کہا: بیان کیا ہم سے محمد بن السری (٥) القنطری نے، کہا: بیان کیا ہم سے محمد بن میمون الخفاف نے، کہا: بیان کیا ہم سے ابوعلی المفلوج (٦) نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے، انہوں نے بکر بن خُنَیس سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

(۱) اس حدیث کی تخریج جامع الاصول ٨/٤٤٢ میں دیکھیں۔

(۲) حمد بن احمد بن حسن، ابوالفضل الحداد اصفہانی، ٤٨٨ ہجری میں وفات پائی۔ ٤٨٠ ہجری میں بغداد آئے تھے۔ المنتظم ٩/٨٨، العبر ٣/٣١١ (اس میں آپ کا سن وفات ٤٨٦ ہجری لکھا ہے)

(۳) ابونعیم اصفہانی، ''حلیة الاولیاء'' اور ''ذکر اخبار اصبہان'' کے مؤلف ہیں۔ ٤٣٠ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کے حالات کے مراجع کثیر ہیں۔

ڈاکٹر محمد لطفی الصباغ نے ایک رسالہ ''ابو نعیم، حیاته و کتابه الحلیه'' کے نام سے لکھی جو ١٣٩٨ ہجری، ١٩٧٨ عیسوی میں طبع ہوا۔ (١١٦ ص) القاہرہ دار الاعتصام

(٤) مخلد بن جعفر الباقرحی

(٥) القنطری، محمد بن السری، ابوبکر، محدث ہیں اور اہل بغداد سے ہیں۔ ٢٩٩ ہجری میں وفات پائی۔ اور القنطری، بغداد کے ایک محلے (قنطرة بردان) کی طرف نسبت ہے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ٥/٣١٨، الانساب ١٠/٢٤٦

(٦) حدیث اور مفلوج کا ذکر تاریخ بغداد ١٤/٤٢٥ میں ہے۔ اور دیکھیں: ١٢/١٢٢

اور حدیث مختصر ہے، ایک اور روایت الجامع الصغیر (٧٢٥٠، ٧٢٥١) میں ہے۔

اور مزید دیکھا جائے: ضعیف الجامع الصغیر ٦/٧٢

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی فرمائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔

آپ نے فرمایا: غصہ مت کر۔(۱)

وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! اگر میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں؟

آپ نے فرمایا: ہر روز عصر کی نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے ستر بار استغفار کر۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ستر سال کے گناہوں کو بخش دے گا۔

وہ آدمی کہنے لگا: اگر (مجھے موت آجائے) اور مجھ پر ستر سال کے گناہوں کی نوبت ہی نہ آئے تو پھر؟

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری والدہ کی مغفرت فرمادے گا۔

وہ آدمی کہنے لگا: اگر میری ماں مرجائے اور اس پر بھی ستر سال کے گناہوں کی نوبت نہ آئے تو؟

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے قریبی رشتے داروں کی مغفرت فرمائے گا۔(۲)

---

(۱) اور حدیث "لَا تَغْضَبْ ......" کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۲) الحلیة ۳۶۸/۸

الحدیث الثالث : [3]

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبدالباقی (۱) نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد ابن احمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبداللہ الحافظ نے، کہا: بیان کیا ہم سے ہمارے والد نے، کہا: بیان کیا ہم سے ابوالحسین بن ابان نے، کہا: بیان کیا ہم سے عبیداللہ (۲) بن محمد بن سفیان (۳) نے، کہا: بیان کیا ہم سے معروف ابومحفوظ علیہ الرحمہ نے، فرمایا: حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ (٤) بن موسیٰ نے، فرمایا: حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلی (٥) بن اعین نے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر (٦) سے

(۱) ابن عبدالباقی، محمد بن عبدالباقی بن احمد، ابوالفتح المعروف بابن البطی، ابن جوزی کے شیوخ سے ہیں۔ ٥٦٤ ہجری میں بغداد میں وفات پائی اور باب ابرز (شیخ جنید) کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

المنتظم ۲۲۹/۱۰، مشیخة ابن الجوزی: ۱٦۰، العبر ۱۸۸/٤

(۲) نسخہ (ق) میں عبداللہ ہے۔

(۳) اصل میں 'سیفان' ہے اور تصحیح نسخہ (ق) سے کی گئی۔

(٤) میزان الاعتدال میں ہے: عبیداللہ بن موسیٰ۔

دیکھیں:

میزان الاعتدال ۱٦/۲، تاریخ بغداد ١٩٥/٦ (عبداللہ بن موسیٰ) مناقب ابن حنبل ١٤٥:

(٥) عبدالاعلی بن اعین، الکوفی۔ دارقطنی نے کہا: ثقہ نہیں ہیں۔ میزان الاعتدال ٥٢٩/٢

(٦) یحییٰ بن ابی کثیر، الیمامی، چوٹی کے محدثین سے ہیں۔ ۱۲۹ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: تذکرۃ الحفاظ ١١٤/١، ابن معین (رقم ٤٧٢٨) غریب ابن قتیبة ٧١٧/٣، ابن خیاط: ٢٥١، تاریخ الاسلام ١٧٩/٥، التهذیب ٢٦٨/١١

انہوں نے حضرت عروہ(۱)رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(۲)

شرک میری امت میں تاریک رات میں کسی چٹان پر چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔اور شرک کا ادنی درجہ یہ ہے کہ تو کسی حد تک ظلم کو پسند کرے یا عدل و انصاف کے معمولی حصہ سے تو بغض رکھے۔دین تو حُب فی اللہ اور بغض فی اللہ کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞﴾ [آل عمران ۳:۳۱]

(اے محبوب! اہل کتاب سے) فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری فرمانبرداری کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

---

(۱) عروہ: آپ ابن زبیر بن العوام، ابو عبداللہ، عظیم تابعی اور گنتی کے فقہاء سے ہیں اور آپ کی اخبار کثیرہ ہیں۔۹۲ ہجری میں وصال فرمایا۔

محمد مصطفیٰ الاعظمی ہندی نے آپ کے لکھے ہوئے "مغازی رسول اللہ ﷺ" ۱۴۰۱ ہجری میں جدہ سے شائع کئے۔

آپ کے بارے میں یہ کتب دیکھیں:

التقریب ۳۱۹/۲ ، التذکرۃ ۶۲/۱، دراسات فی الحدیث النبوی ۱۵۷/۱۔۱۶۰

(۲) ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اس کی تخریج کی ہے: ۳۶/۳ ، ۱۱۴، ۱۱۲/۷، ۳۶۸/۸ ، ۲۵۳/۹ ، ذہبی نے المیزان ۵۲۹/۲ میں اس کی تخریج کی۔

الحدیث الرابع : [4]

خبر دی ہمیں ابو منصور عبد الرحمٰن بن محمد القزاز نے ، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابو سعد احمد بن محمد المالینی (۱) نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابو الفتح محمد بن احمد (۲) بن فارس نے ، کہا: عمر بن محمد بن الفضل نے ذکر کیا، کہا: ہم سے حدیث بیان کی محمد بن عیسٰی الدہقان (۳) نے ، کہا: میں ابو الحسین (٤) النوری احمد بن محمد کے ساتھ جا رہا تھا جو ابن

(۱) المالینی ، ابو سعید احمد بن محمد ، الانصاری المعروف بطاؤس الفقراء، محدث، زاہد اور عابد صادق ہیں، بغداد، مکہ مکرمہ اور مصر میں حدیث کا درس دیا، ٤١٢ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: تذکرة الحفاظ ٢٧١/٣ ، تاریخ بغداد ٣٧١/٤ ، الاربعین حدیثا صدر الدین البکری :٩٦ ، النجوم الزاهرة ٢٥٦/٤ ، الشذرات ١٩٥/٣ ،

اور آپ کے آثار علمیہ کے متعلق یہ کتب دیکھی جائیں: بروك ٨٨/٤ ، العبر ١٠٧/٣ ، تاریخ جرجان ص :١٢٤۔ ٤٠٩ ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

(۲) محمد بن احمد بن محمد بن فارس ، ابو الفتح البغدادی ، محدث صالح حافظ ہیں ، خطیب نے کہا: وہ حفظ و امامت والے تھے۔ جامع الرصافہ بغداد میں حدیث کی املاء کراتے تھے، ٤١٢ ہجری میں وفات پائی،

دیکھیں: تذکرة الحفاظ ٢٥٥/٣ ، تاریخ بغداد ٣٥٢/١۔٣٥٣

(۳) الدہقان، محمد بن عیسٰی ، ابو نصر خراسانی، محدث اور صدوق ہیں۔

خطیب نے ان کا ذکر تاریخ بغداد ٤٢١/٣ میں کیا ہے۔

(٤) ابو الحسن النوری، چوٹی کے صوفیہ کرام سے ایک بڑے عالم اور سردار، بغدادی ہیں، ٢٩٥ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی اخبار بہت اور مشہور ہیں۔ تصوف میں ان کے رسائل مطبوعہ ہیں۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ١٣٠/٥ ، طبقات السلمی :١٦٤ ، حلیة الاولیاء ٢٤٩/١٠ ، ابن الملقن :٦٢ ، القشیریة ١١٢/١ ، الشعرانی ٦٩/١ ، کشف المحجوب ٢٤٣۔

ابن البغوی الصوفی کے نام سے معروف ہیں ۔ میں نے آپ سے پوچھا: کیا آپ کو سری السقطی (۱) سے سنی کوئی حدیث یاد ہے (اگر محفوظ ہے تو بیان فرمائیں) آپ نے فرمایا: ہم سے حدیث بیان کی السری نے حضرت معروف کرخی سے، انہوں نے ابن السماک سے، وہ الثوری (۲) سے روایت کرتے ہیں اور وہ امام اعمش (۳) رحمہم اللہ سے، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) السری السقطی، اپنے زمانے میں بغداد کے قطب، اور شیخ الصوفیہ، جنید بغدادی کے خالو اور شیخ تھے، ان کی اخبار مشہور ہیں ۔ ۲۵۱ ہجری میں وصال فرمایا اور شونیزیہ میں جنید رحمہ اللہ کے پڑوس میں دفن ہوئے۔ دیکھیں: تاريخ بغداد ۱۸۷/۹ ، حلية الاولياء ۱۱٦/۱۰ ، السلمی :٤٨ ،

معاصرین سے جواد المرابط نے ان کی شخصیت پر تخصص کیا اور ایک رسالہ "السری السقطی" کے عنوان سے لکھا، مؤسسة الرسالة ، بیروت ، ۱۳۹۸ هجری ۔ (۹۵ ص)

(۲) الثوری، ابوعبداللہ، سفیان بن سعید الکوفی، مسلمانوں کے بڑے علماء سے ہیں، بزرگ محدثین میں سے ایک بڑے عالم تھے، ۷۷ ہجری میں ولادت ہوئی اور ۱٦۱ ہجری میں بصرہ میں وصال فرمایا۔

ان کی اخبار اور حالات زندگی کے لئے دیکھیں:

تاريخ بغداد ۱۵۱/۹ ، ابن معين (۳۹۰ ص ۲۱۱ ج ۲) التقريب ۳۱۱/۱

(۳) الاعمش، ابومحمد سلیمان بن مہران، الفارسی، حدیث اور فقہ کے بڑے علماء سے تھے۔ ٦۱ ہجری میں ولادت ہوئی اور ۱٤۸ ہجری میں وصال فرمایا۔ صدق اور روایات میں ثقہ ہونے کی وجہ سے انہیں "مصحف" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ ان کی اخبار کثیرہ ہیں۔

دیکھیں: ابن سعد ۳٤۲/٦ ، ابن خلكان ٤۰۰/۲ ، التهذيب ۲۲٤/٤ ، تاريخ بغداد ۵/۹ ، تاريخ الاسلام ۷۵/۵ ، الحلية ٤۷/۵ ، ڈاکٹر احمد محمد الضبیب نے ان کی شخصیت پر تخصص کیا ہے "الاعمش الظريف ، اخباره و نوادره" (سلسلة المكتبة الصغيرة ـ ۳۵) جدة ۱٤۰۱ هجری ۱۹۸۱م ـ (۱۲۷ ص)

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کرے تو اس کے لئے اتنا اجر و ثواب ہوگا جیسے اس نے عمر بھر اللہ تعالیٰ کی خدمت و بندگی کی۔ (۱)

محمد بن عیسیٰ نے کہا: میں حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے ان سے حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ کے متعلق پوچھا: آپ نے بتایا کہ میں نے حضرت معروف علیہ الرحمہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کی طرف نکلا تو میں نے زاہدوں میں سے ایک شخص کو دیکھا جنہیں ابن سماک کہا جاتا تھا۔ انہوں نے ہم سے علم کے متعلق بات چیت کی۔ فرمایا: ہم سے حدیث بیان کی ثوری نے اعمش سے اس کی مثل (پوری حدیث)۔

خبر دی ہمیں ابو منصور القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن جعفر القطیعی (۲) نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی علی بن محمد بن الحسن بن المرتزق الطرطوسی نے، کہا: میں نے ابو الحسین احمد (۳) بن محمد المالکی سے سنا، وہ کہتے ہیں: ہم

(۱) الحلیة ٦ /٣٥٣، ١٠/ ٢٥٥، اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھیں: ضعیف الجامع الصغیر ٦/ ٢٤٠، الاحادیث الضعیفة (٧٥٣) مکارم الاخلاق: ١٩

(۲) نسخہ (ق) میں غلط لکھا ہے: احمد بن ابو جعفر الطوسی، اور صحیح وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں: القطیعی، احمد بن جعفر بن حمدان، ابوبکر، بغداد کے مشہور محدثین سے ہیں۔

اور قطیعی: غربی بغداد کے محلوں سے ایک محلے قطیعة الدقیق کی طرف نسبت ہے، ان سے روایت کرنے والوں میں ابو نعیم الاصفہانی اور ابو عبداللہ الاصبہانی الحافظ شامل ہیں۔ آپ نے ایک جماعت سے روایت لی، ان میں عبداللہ بن احمد بن حنبل ہیں۔ ٣٦٨ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ٤/ ٧٤، ابن ماکولا ٧/ ١٥٠، الانساب ١٠/ ٢٠٣

(۳) احمد بن محمد، ابو الحسین المالکی، محدث ہیں۔ ان کے حالات خطیب نے تاریخ بغداد ٥/ ٤ میں لکھے ہیں۔ اور کہا: کہ آپ نے ابو الاحوص اور محمد بن الہیثم سے حدیث پڑھی اور آپ سے عبداللہ بن عدی الجرجانی نے بغداد میں روایت بیان کی۔

سے حدیث بیان کی ابوالحسین احمد بن محمد النوری نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی السری (۱) بن المغلّس ابوالحسن نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی حضرت معروف کرخی نے، فرمایا: ہم سے حدیث بیان کی محمد (۲) بن السمّاک نے ثوری سے انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کرے تو اس کے لئے اتنا اجر و ثواب ہوگا جیسے اس نے حج اور عمرہ کیا۔(۳)

---

(۱) السری بن المغلس، السقطی

(۲) محمد بن السماک، مشہور زاہد اور عابد ہیں۔ محمد بن صبیح، ۱۸۳ ہجری میں وفات پائی۔

(۳) الجامع الصغیر میں ایک اور روایت وارد ہوئی ہے۔

" ..... كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَمَنْ خَدَمَ اللّٰهَ عُمْرَهُ "

اور یہ ضعیف حدیث ہے۔

دیکھیں:

الاحادث الضعيفة (۱۲۸۰) ضعيف الجامع الصغير ۲۴۰/۶

الحديث الخامس : [5]

خبر دی ہمیں ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد (١) بن رزق نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر محمد ابن الحسن النقاش نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی القاسم (٢) بن داؤد البغدادی نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی احمد بن اسحاق (٣) السکری نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم الشامی نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی معروف کرخی نے بکر بن خُنَیس سے، انہوں نے ضِرار (٤) بن عمرو سے، انہوں نے یزید الرقاشی سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ کی قراءت فرمائی، فَرُوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ. (٥)

(١) وہ ابن رزقویہ کے نام سے معروف ہیں۔

(٢) القاسم بن داؤد البغدادی، محدث ہیں، چھ ہزار شیوخ سے احادیث لکھیں، ان سے محدثین کی ایک جماعت نے حدیث روایت کی۔ تاریخ بغداد ٤٤٠/١٢

(٣) اصل میں البکری ہے۔

(٤) ضرار بن عمرو، چوٹی کے معتزلی، ضراریہ کے شیخ اور سخت منکر حدیث ہیں۔ اس کی گردن مارنے کا حکم دیا گیا تو چھپ گیا اور اسی حالت میں وفات پائی۔ اس کی موت ہارون الرشید کے زمانے میں ہوئی۔

دیکھیں: المجروحین ٣٨٠/١، میزان الاعتدال ٣٢٨/٢، لسان المیزان ٢٠٣/٣، الفهرست: ٢١٤، ٢١٥، فضل الاعتزال: ٣٩١، سير اعلام النبلاء ٥٤٤/١٠

(٥) اور جمہور کی قراءت راء کے فتح کے ساتھ ہے: ﴿فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ﴾ اور دیکھیں: سنن الترمذی (رقم ٢٩٣٩ القراءات) ابو داؤد (رقم ٣٩٩١ الحروف والقراءات)، اور اس کی اسناد صحیح ہے، اور اسے ترمذی نے حسن کہا۔ دیکھیں: جامع الاصول ٤٩٥/٢-٤٩٦، الترمذی ١٩٠/٥، تاریخ بغداد ٤٤٠/١٢، معجم الطبرانی ٢٤٢/١١ (١٦٢٠٤)، معانی القرآن للفراء ج ١٣١/٣

الحدیث السادس : [6]

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن احمد (۱) نے البنّا نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی ابو الفتح (۲) محمد بن احمد الحافظ نے، کہا: میں نے قراءت کی عبدالوہاب (۳) بن محمد بن حسن بن ہانی ءالبز از پر، انہیں کہا گیا: آپ سے حدیث بیان کی احمد ابن الحسن (٤) المقری ء نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد (٥) بن یحییٰ الکسائی (٦) نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی خلف بن ہشام المقری ء نے، کہا: ہم سے حدیث بیان

(۱) الحسن بن احمد، ابوعلی بن البناء، الحنبلی البغدادی، فقیہ اور محدث ہیں۔ ٤٧١ ہجری میں وفات پائی اور حربیہ میں دفن ہوئے۔ دیکھیں:

مناقب ابن حنبل :٥٢٣ ، طبقات الحنابلة ٢٤٣/٢ ، الشذرات ٣٣٨/٣ ،

آپ کے آثار سے ہے (تعلیقات بحوادث عصرہ فی بغداد ـ مخطوط فی الظاهرية ١٥٦/٢ ،) دیکھیں: برو کلمان ٦٣/٦

(۲) ابو الفتح، محمد بن احمد بن ابو الفوارس، حفاظ سے ہیں۔ صدق و امانت والے اور صلاح میں مشہور تھے۔ آپ خطیب بغدادی کے شیوخ سے ہیں۔ ٤١٢ ہجری میں وفات پائی،

دیکھیں: تاریخ بغداد ٣٥٢/١ ، تذکرة الحفاظ ٢٤٠/٣ ، العبر ١٠٩/٣

(۳) عبدالوہاب بن محمد، البزاز، البغدادی، محدث ہیں۔

ان کے حالات حافظ ابن النجار نے "التاریخ ٣٨٥/١ " میں لکھے ہیں۔

(٤) احمد بن الحسن المقری ء دبیس الخیاط کے نام سے معروف اور بغدادی محدث ہیں۔ دار قطنی نے ان کے متعلق کہا: یہ ثقہ نہیں ہیں۔ تاریخ بغداد ٨٨/٤

(٥) محمد بن یحییٰ، الکسائی، محدث بغدادی ہیں۔ تاریخ بغداد ٤٢١/٣

(٦) اصل میں غلطی ہے: وہاں الکنانی لکھا ہے۔

کی معروف کرخی علیہ الرحمہ نے، کہا: ہم سے حدیث بیان کی بکر بن خُنَیس نے، کہا ہم سے حدیث بیان کی سفیان ثوری نے عمرو بن دینار (۱) رحمہم اللہ سے، وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سونے کے وقت کہا:

اَللّٰهُم لَا تُؤَمِّنَّا (۲) مَكْرَكَ، وَ لَا تُنسِنَا ذِكْرَكَ، وَ لَا تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ، وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْنَا فِيْ اَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَيْكَ حَتّٰى نَذْكُرَكَ فَتَذْكُرَنَا وَ نَسْأَلَكَ فَتُعْطِيَنَا، وَ نَدْعُوكَ فَتُجِيْبَ لَنَا، وَ نَسْتَغْفِرَكَ فَتَغْفِرَ لَنَا.

اے اللہ تو ہمیں اپنی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ بنا، اور تو ہمیں اپنا ذکر اور اپنی یاد سے غافل نہ کر، اور تو ہمیں ذلیل اور رسوا نہ کر، اور تو ہمیں غافلوں سے نہ بنا، اے اللہ تو ہمیں اپنے محبوب لحات میں جگا یہاں تک کہ ہم تجھے یاد کریں اور تو ہمارا ذکر فرمائے اور ہم تجھ سے سوال کریں تو تُو ہمیں عطا فرمائے، ہم تجھ سے دعا مانگیں اور تو ہماری دعا قبول فرمائے، ہم

(۱) عمرو بن دینار، جمحی، مکی ہیں۔ چوٹی کے عالم اور اپنے زمانے میں شیخ الحرم تھے۔ حضرت ابن عباس، جابر بن عبداللہ، ابن عمر اور انس بن مالک ﷺ سے احادیث روایت کیں۔ ٤٦ ہجری میں ولادت اور ١٢٦ ہجری میں وفات ہے۔

طبقات ابن خیاط: ۲۸۱، تاریخ ابن خیاط: ۳٦۸، تاریخ الفسوی ۱۸/۲، العقد الثمین ۳۷٤/٦، التهذیب ۲۸/۸، طبقات الحفاظ: ٤۳، طبقات القراء ٦۰۰/۱، سیر اعلام النبلاء ۳۰۰/٥۔۳۰۷، تاریخ الاسلام ۱۱٤/٥

(۲) نسخہ (ق) میں ہے: اللھم امنا مکرک ......، اور وہ غلط ہے۔

میں کہتا ہوں تنزیل العزیز میں ہے ﴿اَ فَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ج......﴾ [الاعراف ۷: ۹۹]

تجھ سے بخشش طلب کریں تو تو ہماری مغفرت فرمائے۔

(بندہ جب یہ دعا مانگتا ہے تو) اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنی محبوب گھڑیوں میں ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اُسے جگاتا ہے۔ پس اگر وہ اٹھ جائے فبہا ورنہ فرشتہ (۱) آسمانوں کی طرف چڑھ جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک اور فرشتہ بھیجتا ہے پس اگر بندہ اٹھ جائے فبہا ورنہ وہ (۲) فرشتہ بھی آسمانوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ پس وہ فرشتہ اپنے پہلے (۳) ساتھی کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ اور اگر وہ بندہ اس کے بعد اٹھ جائے اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر نہ اٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان فرشتوں کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (٤)

---

(۱) ابن النجار میں یہ عبارت زیادہ ہے:

وَ اِلَّا صَعِدَ الْمَلَکُ ،فَعَبَدَ اللّٰہَ فِی السَّمَاءِ ، ثُمَّ یَعْرِجُ اِلَیْہِ مَلَکٌ آخَرُ فَیُوْقِظُہٗ.

ورنہ فرشتہ آسمان کی طرف چلا جاتا ہے اور آسمان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، پھر اس کی طرف دوسرا فرشتہ اترتا ہے اور اسے جگاتا ہے۔

(۲) ابن النجار میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

(۳) ابن النجار میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

(٤) ابن النجار نے اس کی تخریج "ذیل تاریخ بغداد ۱/ ۳۸۵" میں کی ہے۔ اور یہ حدیث کنز العمال ٤/ ۱٦۷ میں مختصر ہے۔

الحدیث السابع : [7]

خبر دی ہمیں محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبد اللہ (۱) الحافظ نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن نصر بن (۲) منصور المقری ء نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے احمد بن الحسن بن علی (۳) المقری ء، دُبَیس نے، کہا: خبر دی ہمیں نصر بن داؤد خلنجی (٤) نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے خلف (٥) المقری ء نے، کہا: میں حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ کو کثرت سے یہ دعا مانگتے سنا کرتا تھا۔ آپ کہتے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَ جَوَارِحَنَا بِیَدِکَ لَمْ تُمَلِّکْنَا مِنْھَا شَیْئًا ، فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ بِھِمَا ، فَکُنْ اَنْتَ وَلِیَّھُمَا .(٦)

اے اللہ! بے شک ہمارے دل اور ہمارے تمام اعضاء تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں تو نے ہمیں ان میں کسی کا ادنی مالک بھی نہیں بنایا، سو جب تجھے ایسا ہی کرنا منظور تھا تو ان کا

(۱) وہ: ابونعیم حافظ اصفہانی ہیں۔

(۲) احمد بن نصر بن منصور، ابوبکر الشذائی البصری، مشہور امام اور بڑے قراء سے ہیں۔ ۳۷۳ ہجری میں وفات پائی۔ طبقات القراء ١٤٤/١

(۳) احمد بن الحسن بن علی، ابوعلی، المقری ء، دبیس کے نام سے معروف ہیں۔ ان کے حالات گزر چکے ہیں دیکھیں: تاریخ بغداد ٨٨/٤

(٤) نصر بن داود خلنجی، ان کے حالات آرہے ہیں۔

(٥) وہ: خلف بن ہشام ہیں، ان کے حالات آرہے ہیں۔

(٦) دیکھیں: طبقات السلمی :٨٦ ، الحلیة ٣٦٧/٨

ولی ومددگار بن جا۔

میں نے کہا: اے ابومحفوظ! میں آپ کو کثرت سے یہ دعا مانگتے سنتا ہوں، کیا آپ نے اس سلسلے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ فرمایا: ہاں

حدیث بیان کی ہم سے بکر بن خُنَیس نے حضرت سفیان ثوری سے انہوں نے ابو الزبیر سے (۱)، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (۲) کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے (۳)

خبر دی ہمیں ابو منصور عبد الرحمٰن بن محمد نے، خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں الازہری (٤) نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے سلیمان (٥) بن محمد بن احمد

(۱) ابو الزبیر، محمد بن مسلم بن تدرس، المکی، محدث صدوق ہیں مگر تدلیس کرتے تھے۔ ۱۲۸ اور ایک روایت کے مطابق ۱۲٦ ہجری میں وفات پائی،

خلاصة تذهيب الكمال: ٣٠٦، التقريب ٢٠٧/٢، طبقات ابن خياط: ٢٨١

(۲) جابر، وہ جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام انصاری، ابو عبد الرحمٰن صحابی اور صحابی کے بیٹے ہیں۔ عقبہ میں شریک ہوئے، انیس غزوات میں شرکت فرمائی، ۷۸ اور ایک روایت کے مطابق ۷۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا، خلاصة تذهيب الكمال: ٥٠، التقريب ١٢٣/١، ابن معين (رقم ٢١٠٢)، طبقات ابن خياط: ١٠٢

(۳) الحلية ٣٦٧/٨، اور یہ ضعیف حدیث ہے، دیکھیں: الجامع الصغير ١٩٧/١

(٤) اصل میں زہری غلط لکھا ہے، اور الازہری: یہ ان کے دادا کی طرف نسبت ہے، عبید اللہ بن احمد بن عثمان، ابو القاسم، المعروف بابن السوادی، (سواد العراق) کی طرف نسبت ہے، محدث اور صدوق ہیں۔ ان سے خطیب نے روایات لکھیں، ٣٥٥ ہجری میں ولادت ہوئی اور ٤٣٥ ہجری میں واسط میں وفات پائی۔ دیکھیں: تاريخ بغداد ٣٠٠/٤، الانساب ٢٠٦/١، ١٨٠/٧

(٥) الشاہد، سلیمان بن محمد ابو القاسم، لقب شاہد ہے کیونکہ قاضیوں کے پاس گواہی دیتے تھے، محدث ہیں۔ ٣٧٨ ہجری میں بغداد میں فوت ہوئے اور خیزران کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ تاريخ بغداد ٦٤/٩

الشاہد نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ابو علی احمد (۱) بن حسن المقری ء نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے نصر (۲) بن داؤد نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے خلف (۳) بن ہشام نے، کہا: میں حضرت معروف علیہ الرحمہ کے پاس بہت بیٹھا کرتا تھا۔ میں آپ کو یہ کہتے سنتا تھا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا (٤) وَ نَوَاصِیَنَا بِیَدَیْکَ (٥)، لَمْ تُمَلِّکْنَا مِنْھَا شَیْئًا، فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ بِھَا، فَکُنْ اَنْتَ وَلِیَّھَا وَ اھْدِھَا اِلٰی سَوَاءِ السَّبِیْلِ.

اے اللہ! بے شک ہمارے دل اور ہماری پیشانیاں تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں تو نے ہمیں ان میں کسی کا ادنیٰ مالک بھی نہیں بنایا، سو جب تجھے ایسا ہی کرنا منظور تھا تو ان کا ولی و مددگار بن جا اور انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما۔

میں نے کہا: اے ابو محفوظ! میں آپ کو کثرت سے یہ دعا مانگتے سنتا ہوں، کیا آپ نے اس سلسلے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ فرمایا: ہاں

حدیث بیان کی ہم سے بکر بن خُنَیس نے حضرت سفیان ثوری سے، انہوں نے ابو

(۱) اصل میں (احمد بن الحسین) ہے۔ دیکھیں: طبقات القراء ۱/٤٦

(۲) نصر بن داؤد بن منصور، صنعانی، خلنجی، بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہیں درس حدیث دیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔ ۲۷۱ ہجری میں وفات پائی۔

خلنجی (خلنج) کی طرف نسبت ہے جو کہ لکڑی کی ایک قسم ہے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۱۳/۲۹۳، الانساب ٥/۱٦٦-۱٦۷

(۳) خلف بن ہشام بن ثعلب، ابو محمد البزار، المقری ء۔ ان کے بارے میں ابن حنبل نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ ہمارے نزدیک ثقہ امین ہیں، وہ (شراب) پئیں یا نہ پئیں کیونکہ وہ نبیذ تاویل کی بنا پر پیتے تھے۔ پھر انہوں نے توبہ کرلی۔ ۲۲۹ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۸/۳۲۲

(٤) تاریخ بغداد ۱۳/۱۹۹، طبقات السلمی

(٥) اصل میں "بِیَدِکَ" کا لفظ ہے، اور اس کی صحت "الاصول" سے ہوئی ہے۔

الزبیر سے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

یہ وہ حدیث ہے جسے ابو عبدالرحمٰن (۱) السلمی نے ذکر کیا اور یہ گمان کیا کہ معروف کرخی علیہ الرحمہ نے اس کے سوا کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ حالانکہ ہم اس سے پہلے چھ حدیثیں لکھ چکے ہیں۔

(۱) طبقات الصوفیة: ۸٦ میں السلمی نے فرمایا: "و اسند الحدیث" اوراس کے علاوہ کوئی قول ذکر نہیں کیا۔ اوراس حدیث کے متعلق دیکھا جائے: الجامع الصغیر ۱/۱۹۷

پانچواں باب:

ان احادیث کے ذکر میں جو آپ کو اسرائیلیات سے پہنچیں

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم حافظ نے، کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ بن محمد نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حسین (۱) الحَذَّاء نے، اور خبر دی ہمیں یحییٰ (۲) بن علی المدیر نے، کہا خبر دی ہمیں یوسف بن محمد المہر وانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسن ابن رِزْقَوَیہ نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد بن عباس نے (۳)

اور خبر دی ہمیں محمد بن ابومنصور نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالقادر بن (٤) محمد نے، کہا:

(۱) احمد بن الحسین، الحذاء، ابوجعفر، مولی ہمدان، اہل سامراء سے تھے۔ آپ نے بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہیں حدیث کا درس دیا۔ ۲۹۹ ہجری میں وفات پائی۔ سن ولادت ۲۰۸ ہجری تھا۔

تاریخ بغداد ٤/٩٧-٩٨

(۲) یحییٰ بن علی المدیر، المعروف بابن الطراح، ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

(۳) جعفر بن محمد بن عباس، ابوالقاسم الکرخی، محدث ہیں، خطیب نے کہا: بابیانی کے نام سے معروف ہیں، ان کے بارے عبداللہ بن عدی نے کہا: حدیث چراتے تھے اور ان لوگوں کے نام سے روایت کرتے تھے جنہیں دیکھا نہیں ہوتا تھا۔ دارقطنی نے کہا: جعفر بن محمد بن العباس، کسی شے کے برابر نہیں تھے۔

تاریخ بغداد ٧/٢٠٨، میزان الاعتدال ١/٤١٦

(٤) عبدالقادر بن محمد بن یوسف، ابوالقاسم، محدث اور مقری ہیں، ٤٣٦ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ١١/١٤١

خبر دی ہمیں ابراہیم (۱) بن عمر برمکی نے، کہا: خبر دی ہمیں عبید اللہ بن عبد الرحمٰن (۲) الزہری نے، کہا: حدیث بیان کی مجھ سے ابوالحسن احمد بن محمد بن یزید (۳) الزعفرانی نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ابوالعباس بن واصل نے، کہا (۴): حدیث بیان کی ہم سے احمد بن (۵) ابراہیم الدورقی نے، کہا:

(۱) ابراہیم بن عمر بن احمد، ابواسحاق البرمکی، البغدادی، اور البرمکی، بغداد کے ایک گاؤں کی طرف نسبت ہے جس کا نام البرمکیہ ہے۔

اور ابواسحٰق محدث ابن محدث ہیں۔ جامع منصور بغداد میں ان کا ایک حلقہ تھا۔

٤٤٥ ہجری میں فوت ہوئے۔

تاریخ بغداد ٦ /١٣٩، مناقب ابن حنبل: ٥٢٠، الانساب ٢ /١٦٨، طبقات الحنابلة ٢/١٩٠

(۲) الزہری، عبید اللہ بن عبد الرحمٰن، عابدین زاہدین سے تھے اور ثقہ تھے۔ ٣٨١ ہجری میں وفات پائی ان کا سن ولادت ٢٩٠ ہجری تھا۔ مجاب الدعا تھے۔ تاریخ بغداد ١٠ /٣٦٨، الانساب ٦/٣٢٩

(۳) الزعفرانی، ابوالحسن احمد بن محمد، البغدادی، محدث، ٤٤٧ ہجری مں بغداد میں وفات پائی۔ اور شونیزیہ میں دفن ہوئے۔ اور زعفرانی بغداد کے ایک پرانے گاؤں کی طرف نسبت ہے جو زعفرانیہ کے نام سے معروف ہے۔ تاریخ بغداد ٤/٣٨٠

میں کہتا ہوں: یہ گاؤں اب بھی موجود ہے اور بغداد اور مدائن کے درمیان موصل کے راستے پر واقع ہے۔ سلمان پاک اور بعد میں معسکر الرشید کے نام سے۔

(٤) اصل میں 'قَالَ' کی بجائے ''قَالُوا'' ہے۔

(٥) الدورقی، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابوعبد اللہ البغدادی، الحنبلی محدث اور ثقہ ہیں۔ عسکر میں ٢٤٦ ہجری میں وفات پائی۔ ان کا سن ولادت ١٧٨ ہجری ہے۔

اور الدورقی عرف خاص کی طرف نسبت ہے جس کا اطلاق ان نوجوانوں پر ہوتا جو عابد زاہد بنتے تھے۔ طبقات الحنابلة: ١٢، الانساب ٥/٣٥٤، تاریخ بغداد ٤/٦-٧

میں نے معروف کرخی علیہ الرحمہ سے سنا، آپ فرماتے تھے: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا(۱): میرے پسندیدہ بندے وہ مساکین ہیں(۲) جو میری بات سنتے ہیں، میرا حکم مانتے ہیں، ان کی کرامت یہ ہے کہ میں انہیں دنیا نہیں عطا فرماتا تاکہ وہ میری اطاعت سے پھر نہ جائیں۔

اور مہروانی نے کہا: تاکہ وہ میری اطاعت چھوڑ کر کسی اور طرف نہ مشغول ہو جائیں

خبر دی ہمیں ابو منصور القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعبداللہ محمد بن عبدالواحد(۳) نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالعزیز بن احمد الخرقی نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابراہیم بن محمد بن خالد بن یزید نے، ......

اور خبر دی ہمیں ابو منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی نے، کہا: خبر دی مجھے حسن بن ابو طالب نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے یوسف القوّاس نے، کہا: خبر دی ہمیں ابراہیم بن محمد بن سہل نیشاپوری نے، اور خبر دی ہمیں القزاز(٤) نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ابن رزق نے، کہا: حدیث بیان کی عثمان بن احمد الدقاق

(۱) یعنی: حدیث قدسی میں۔

(۲) اصل میں اور نسخہ (ق) میں 'المساکین' کا لفظ ہے اور یہ غلط ہے؟

دیکھیں: مناقب الابرار (ق/۳۱)، الحلیة ۳٦۱/۸

(۳) محمد بن عبدالواحد بن محمد، ابوعبداللہ البزار، ابن زوج الحرة کے نام سے معروف اور محدث کثیر السماع ہیں مگر انہوں نے اپنی پرانی کتابیں بیچ دیں اور خطیب نے ان میں سے بعض خرید لیں۔ ثقہ تھے۔ بغداد میں ۲۸ ٤ ہجری میں وفات پائی اور باب الدیر (شیخ معروف الکرخی کے قبرستان) میں دفن ہوئے۔

تاریخ بغداد ۳٦۰/۲۔ ۳٦۱

(٤) القزاز: وہ ابومنصور القزاز ہیں۔

نے، کہا: خبر دی ہمیں یحییٰ بن ابو طالب نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ابو محفوظ کرخی نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ربیع (۱) بن صبیح نے حسن (۲) سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، فرماتی ہیں: اگر میں پاؤں، اور ابن رزق نے کہا کہ آپ نے فرمایا: اگر میں لیلۃ القدر دیکھوں تو میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت کے سوا کچھ نہ مانگوں۔ (۳)

خبر دی ہمیں ابوبکر ابن حبیب (٤) الصوفی نے، کہا:

---

(۱) ربیع بن صبیح، سعدی، محدث، ثقہ، صدوق اور بڑی شان والے سادات مسلمین سے تھے۔ سب سے پہلے آپ نے کتاب تصنیف کی اور ابواب بنائے۔ ١٦٠ ہجری میں ارض الہند میں غازی کی حیثیت سے وفات پائی۔ ابن ابی عروبہ کے نام سے معروف ہیں۔

تاریخ ابن معین (رقم٣٢٥٢)، التقریب ١/١٤٥، ابن سعد ٧/٢٧٧، تاریخ ابن خیاط: ٤٣٠، الطبری ٨/١٢٨، التهذیب ٣/٢٤٧، حلیة الاولیاء ٦/٣٠٤، العبر ١/٢٣٤، المجروحین ١/٢٩٦، سیر اعلام النبلاء ٧/٢٨٧

(۲) وہ: امام حسن بصری رحمہ اللہ ہیں۔

(۳) خطیب نے اس کی تخریج کی، تاریخ بغداد ٦/١٦٣، ١٣/١٩٩، مسند ابن حنبل ٦/١٨٢، ١٨٣، ٢٠٨، الترمذی (رقم ٣٥١٣) ابن ماجة (رقم ٣٨٥٠) المستدرك للحاكم ١/٥٣٠ اور دیکھیں: مشكاة المصابيح ١/٦٤٦، الحلية ٦/٣١٢، جامع الاصول ٤/٣٢٥ سير اعلام النبلاء ٩/٣٤٧

(٤) ابوبکر بن حبیب صوفی، محمد بن عبداللہ بن حبیب، العامری، البغدادی، ابن خباز کے نام سے معروف ہیں، ابن الجوزی کے شیوخ سے ہیں، آپ نے ان سے زیادہ اخذ کیا ہے، عفت وصدق والے اور محدث تھے۔ اپنے زمانے میں اقطاب صوفیہ سے تھے۔ ٤٦٩ ہجری میں پیدا ہوئے اور ٥٣٠ ہجری میں وفات پائی۔ بغداد میں قراح ظفر میں اپنے رباط میں دفن ہوئے۔

المنتظم ١٠/٦٤، مشيخة ابن الجوزی: ١٤٣-١٤٥، البداية والنهاية ١٢/٢١١

[خبر دی ہمیں علی (۱) بن ابو صادق نے] کہا: خبر دی ہمیں ابن (۲) باکویہ نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ابو الفضل العطار نے، کہا: خبر دی ہمیں جعفر (۳) الخلدی نے، کہا: خبر دی ہمیں جنید (٤) نے، کہا: خبر دی ہمیں سری سقطی نے، کہا: خبر دی ہمیں معروف کرخی رحمہ اللہ نے، کہا: میں نے جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ (٥) سے سنا، آپ فرماتے ہیں:

(۱) علی بن ابو صادق، ابو سعد الحیری، صوفی، محدث، نیشاپوری ہیں۔ ان کے حالات المشتبہ ۱ /۱۸۵ میں ہیں۔ بریکٹوں کے اندر کی عبارت نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(۲) ابن باکویہ، محمد بن عبد اللہ بن باکویہ، الشیرازی، ابو عبد اللہ، صوفیہ کرام سے تھے، ان کی اخبار و حکایات جمع کیں، محدث اور صادق ہیں، ان سے امام قشیری وغیرہ نے روایت لی۔ ٤۲٥ ہجری میں فوت ہوئے،

دیکھیں: الانساب ۲/٥٤، لسان المیزان ٥/۲۳۰، المنتخب للفارسی (ق/٦-م)

ایک روایت کے مطابق آپ ٤۲۸ ہجری میں فوت ہوئے۔

(۳) جعفر خلدی، ابن محمد بن نصیر، اکابر صوفیہ سے ہیں، ساٹھ حج کیے۔ ۳٤۸ ہجری میں وفات پائی۔

(٤) الجنید، البغدادی، القواریری، ابن محمد ابو القاسم، مشہور ہے کہ آپ مفتی الثقلین کے نام سے معروف تھے۔ ۲۹۸ ہجری میں وصال فرمایا۔

آپ کی تربت آج بھی جانب غربی بغداد میں مرجع خواص و عوام ہے اور آپ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ آپ کی قبر مبارک مسجد صغیر میں ہے۔ ۱۸۰ ... ۱٤۰۰ھ میں دوبارہ تعمیر ہوئی۔ آپ کی اخبار کثیرہ ہیں۔

دیکھیں: طبقات السلمی: ۱٥٥، ابن الملقن: (۳۱) تاریخ بغداد ۷/۲٤۱، السبکی ۲/۲۸، القشیریۃ: ۲۰، مرآۃ الجنان ۲/۲۳۱،

اور سید محمد سعید الکردی کا آپ کے حالات پر بنام 'الجنید' ایک لطیف رسالہ ہے جو دمشق میں ۱۹٤۹ م میں طبع ہوا۔ اور ڈاکٹر علی حسن عبد القادر نے آپ کے رسائل لندن سے ۱۹٦۲ م میں شائع کیے۔ دیکھیں: طبقات الاسنوی ۱/۳۳٤ کا حاشیہ۔

(٥) جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب ﷺ ۱٤۸ ہجری میں وصال فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے تخت پر جلوہ افروز تھے۔ آپ کے سامنے دو چڑیاں کھیل رہی تھیں، آپ ہنس پڑے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی! آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا: چڑیوں کی وجہ سے۔ نر نے مادہ چڑیا سے کہا: میں نے تیرے ساتھ خواہش نفس کی وجہ سے جفتی نہیں کی بلکہ اس لئے جفتی کی ہے تاکہ ہمارے ہاں ایک بچہ پیدا ہو جو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور اسے یاد کرے۔

پھر (نر نے) قسم کھائی اور کہا اس ذات کی قسم جس نے آسمانوں کو بلند کیا اور زمین کو بچھایا بے شک میں یہ ارادہ نہیں رکھتا کہ ایسا بچہ پیدا ہو جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کرے اور میرے لئے فرعون کا ملک ہو، اور اگر تو ایک ایسا بچہ جنے جو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے تو یہ مجھے حضرت سلیمان کے ملک سے بھی زیادہ پسند ہے جو یہاں بیٹھے ہیں۔

خبر دی ہمیں ابن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں رزق [اللہ] (۱) نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو [الحسین] (۲) بن بشران نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم (۳) الخُتَّلی نے، کہا: حدیث بیان کی مجھ سے معروف کرخی رحمہ اللہ کے بھتیجے حسن (٤) بن عیسیٰ نے، کہا: میں نے اپنے چچا معروف بن الفیرُ زات سے سنا، آپ فرماتے ہیں میں نے بکر بن خنیس کو فرماتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: تو کیسے پرہیز

(۱) نسخہ (ق) سے زیادہ ہے اور وہ: رزق اللہ بن عبدالوہاب، ابومحمد تمیمی ہے ان کے حالات گزر چکے ہیں

(۲) ابن بشران: علی بن محمد ابوالحسین، المعدل، الاموی البغدادی، خطیب بغدادی کے شیوخ سے ہیں، ٤١٥ ہجری میں وفات پائی، تاریخ بغداد ١٢/٩٨، العبر ٣/١٢٠

(۳) الختلی: اسحاق بن ابراہیم محدث ہیں۔ ٢٨٣ ہجری میں وفات پائی اور آپ، کتاب 'الدیباج' کے مؤلف ہیں۔ الانساب ٥/٤٤، میزان الاعتدال ١/١٨٠

(٤) تاریخ بغداد ٧/٣٥٤، سیر اعلام النبلاء ٩/٣٤٠ میں آپ کا نام غلطی سے 'حسن بن عیسیٰ' کی بجائے 'جشم بن عیسیٰ' لکھا ہے۔

گار بن سکتا ہے حالانکہ تو نہیں جانتا کہ تو کس کس چیز سے پرہیز کرے۔

خبر دی ہمیں محمد بن ابن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، فرماتے ہیں: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: (۱) خبر دی ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد (۲) بن جعفر نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حسین بن ناصر نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے احمد بن ابراہیم الدورقی نے، کہا: حدیث بیان کی مجھ سے معروف ابو محفوظ نے، کہا: میں نے بکر (یعنی ابن خنیس) سے سنا، فرماتے ہیں (۳): وہ شخص کیسے متقی بن سکتا ہے جو نہیں جانتا کہ کس کس چیز سے پرہیز کرنا ہے؟ پھر معروف نے فرمایا: جب تم اچھی طرح سے پرہیز گاری اختیار نہیں کرو گے تو سود کھاؤ گے (٤)، اور جب تم اچھی طرح سے تقوی اختیار نہیں کرو گے تو راستے میں جب تمہیں کوئی عورت ملے تو اپنی آنکھوں کو نیچا نہیں کرو گے، اور جب تم اچھی طرح سے تقوی اختیار نہیں کرو گے تو تم اپنے کندھے پر تلوار رکھ لو گے۔

پھر فرمایا: اور میری یہ مجلس اختیار کرو، شاید مناسب ہے کہ تم تقوی اختیار کرلو، اور تمہارا میرے ساتھ یہاں تک (٥) مسجد میں آنا، تو ہمارے لئے زیادہ مناسب ہے کہ ہم تقوی اختیار کریں۔ کیا حدیث شریف میں نہیں آیا (٦)؟ متبوع کے لئے ایک فتنہ اور تابع کے لئے

(۱) ابونعیم سے لے کر احمد بن حسین بن ناصر تک اسماء نسخہ (ق) سے ساقط ہیں۔

(۲) عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوالشیخ ابن حیان، حافظ اور مصنف ہیں، ۳۶۹ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کے حالات کے لئے دیکھیں: الاعلام ٤/٢٦٤، معجم المؤلفين ٦/١١٤

(۳) 'يَقُوْلُ' کا لفظ اصل سے ساقط ہے، اور دیکھیں الحلية '

(٤) الحلية ٨/٣٦٥، سير اعلام النبلاء ٩/٣٤٠-٣٤١

(٥) نسخہ (ق) میں "اِلَى الْمَسْجِدِ" کی بجائے "مِنَ الْمَسْجِدِ" کے الفاظ ہیں۔

(٦) حلية الاولياء ٨/٣٦٥، سير اعلام النبلاء ٩/٣٤٠

ذلت اور رسوائی ہے۔

خبر دی ہمیں ابو السعادات احمد بن احمد (۱) بن المتوکلی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو الحسن محمد بن احمد بن رزق اور ابو الحسین علی بن محمد بن بشران نے، فرماتے ہیں: خبر دی ہمیں اسماعیل بن محمد (۲) الصفّار نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ابو یحییٰ زکریا بن یحییٰ بن اسد (۳) المروزی نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے معروف کرخی نے، کہا: بکر بن خُنَیس رحمہ اللہ (٤) نے فرمایا:

بے شک جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم ہر روز سات مرتبہ اس وادی سے پناہ مانگتا ہے۔ اور بے شک وادی میں ایک گہرا کنواں ہے کہ وادی اور جہنم ہر روز سات بار اس کنویں سے پناہ مانگتے ہیں۔ قرآن کو یاد اور روایت کرنے والے فاسقوں کو اس میں آگے بڑھایا جائے گا۔ تو وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! بتوں کی پوجا کرنے والوں سے بھی پہلے ہمیں

(۱) المتوکلی، احمد بن احمد ابن المتوکلی، ابو السعادات، متوکل عباسی کی اولاد سے ہے اور اسی کی طرف اس کی نسبت ہے۔ ٤٤١ ہجری میں ولادت اور ٥٢١ میں وفات ہوئی۔ باب الدیر (مقبرۃ الکرخی) کے قبرستان میں دفن ہوئے، اور آپ ابن الجوزی کے شیخ ہیں۔

مشیخة ابن الجوزی: ٦٥-٦٧، المنتظم ١٠/ ٧، العبر ٤/ ٤٩، مرآة الزمان ٨/ ١٢٦، مرآة الجنان ٣/ ٢٢٧، النجوم الزاهرة ٥/ ٢٣٢

(۲) اسماعیل بن محمد، ابو علی الصفار، نحوی، محدث، ۳٤۱ میں بغداد میں وفات پائی۔ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی قبر مبارک کے قریب دفن ہوئے۔

تاريخ بغداد ٦/ ٣٠٣، انباه الرواة ١/ ٢١١، بغية الوعاة ١/ ٤٥٤، العبر ٢/ ٢٥٦

(۳) زکریا بن یحییٰ، ابو یحییٰ المروزی محدث ہیں، بغداد میں سکونت اختیار کی۔ ۲۷۰ ہجری میں وفات پائی۔

تاريخ بغداد ٨/ ٤٦٠، لسان الميزان ٢/ ٢٨٥، الميزان ٢/ ٧٦

(٤) منقول عنه في: **التخويف من النار**، لابن رجب، ص: ٩٣

بڑھایا گیا یعنی ہم سے ابتداء کی گئی۔انہیں کہا جائے گا: عالم، جاہل کی طرح نہیں ہے۔

خبر دی ہمیں اسماعیل (۱) بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن ہبہ (۲) اللہ الطبر ی نے ،خبر دی ہمیں علی بن محمد بن بشران نے ، کہا: حدیث بیان کی ہم سے حسین بن (۳) صفوان نے ، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عبید نے ، کہا: حدیث بیان کی ہم سے ابوحفص عمر بن موسٰی نے ، کہا: خبر دی مجھے معروف کرخی رحمہ اللہ نے۔

فرمایا: میرے پاس ایک نوجوان آیا اور کہا:

اے ابومحفوظ! میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا۔

انہوں نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! تو میرے لئے کوئی ہدیہ کیوں نہیں بھیجتا جیسے زندہ لوگ اپنے مردوں کو بھیجتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: ابا جان! میں آپ کی طرف کیا ہدیہ بھیجوں؟

---

(۱) اسماعیل بن احمد بن عمر، ابوالقاسم السمر قندی، مؤلف کے شیخ ہیں، ۵۳۶ ہجری میں وفات پائی، اور مقبرۃ الشہداء میں دفن ہوئے۔(اور یہ، باب حرب کے مقبرہ کے نزدیک ہے)

مشیخة ابن الجوزی :۸۲۔۸۵ ، العبر ۱۰۹/٤ ، معرفة القراء الکبار ۱ /٤۹۹ ، النجوم الزاهرة ۲۵۰/۵

(۲) محمد بن ہبۃ اللہ الطبر ی، ابوبکر اللالکائی، شافعی، محدث اور حافظ ہیں۔ ٤۰۹ ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے اور ٤۹۲ میں وہیں وفات پائی۔

طبقات ابن الصلاح (ق/۲٦ـب) اللباب ۳ /۳۰۰ ، المنتظم ۸ /۳۲٤ ، طبقات السبکی ۲۰۷/٤ ، الاسنوی ۳٦٦/۲

(۳) الحسین بن صفوان بن اسحاق، ابوعلی البرزعی، ۳٤۰ میں وفات پائی، آپ ابن ابی الدنیا کے اصحاب سے ہیں اور اُن سے اُن کی مؤلفات روایت کیں۔

تاریخ بغداد ٥٤/۸ ، الانساب ۱٤۳/۲

فرمایا: تو یہ کہہ، یَا عَلِیْمُ ، یَا قَدِیْرُ ، اِغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

اے خوب جاننے والے، اے قدرت والے! تو میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما، بیشک تو جو چاہے اُس پر قادر ہے۔

کہا: میں نے یہ کہنا شروع کیا تو اِس کے بعد میں نے اپنے والد ماجد کو خواب میں دیکھا، فرمایا: اے میرے بیٹے! تیرا ہدیہ ہم تک پہنچ گیا۔ (۱)

---

(۱) دیکھیں: التوسل والزیارۃ، شیخ محمد الفقی، القاہرۃ، ۱۳۸۸ ہجری۔ ص: ۲۲۱۔۲۲۷

(۱) جیسا کہ (ق) اور اصل میں ہے، اور صحیح وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا، اور وہ: عمر بن موسیٰ، ابوحفص الجلا ہے۔ بشر بن حارث سے روایت کرتے ہیں، ان کا ذکر اس کتاب میں آئے گا۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۲۱۴/۱۱

چھٹا باب:

علماءکرام کے آپ کے متعلق تاثرات

حضرت سفیان(۱) بن عیینہ رحمہ اللہ:

خبر دی ہمیں ابو السعادات ، احمد بن احمد المتوکلی اور ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے ، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے ، کہا: خبر دی ہمیں حسین بن محمد بن قاسم مخزومی (۲) نے ، کہا: حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو(۳) البختری الرزّاز نے ، کہا: حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابو طالب نے ، کہا: میں نے اسماعیل بن شدّاد (٤) سے سنا، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم کہاں کے باشندے ہو؟ ہم نے عرض کیا: اہل بغداد سے ہیں۔ فرمایا: اس حبر (بڑے عالم) نے کیا کہا ہے؟ ہم نے پوچھا: کون؟

(۱) سفیان بن عیینہ، الکوفی، چوٹی کے فقہاء اور محدثین سے ہیں۔ ۱۹۸ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی اخبار کے لئے دیکھیں: العبر ۱/۳۲۱ ، تاریخ بغداد ۹/۱۷٤، ابن معین (٤٣) المیزان ۲/۱۷۰ التقریب ۱/۳۱۲ ، التہذیب ٤/۱۱۹ ، سیر اعلام النبلاء ۸/٤۰۰

(۲) الحسین بن محمد المخزومی، المعروف بالفصائری، البغدادی، خطیب بغدادی کے شیخ ہیں، ٤۱٤ ہجری میں وفات پائی اور حربیہ میں دفن ہوئے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۸/۳٤ ، الانساب ۹/۱۰۵-۱۰٦

(۳) البختری، محمد بن عمرو، الرزاز ۳۳۹ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۳/۱۳۲ ، الانساب ۲/۱۰۱

(٤) اسماعیل بن شداد، المقری ء، البغدادی، قراءۃ حمزہ کو سب سے زیادہ ضبط کرنے والے تھے۔

تاریخ بغداد ٦/۲٦۳

فرمایا: ابومحفوظ معروف۔ ہم نے کہا: خیر سے ہیں۔ فرمایا: جب تک وہ ان کے درمیان موجود ہیں اس وقت تک اس شہر والے بھلائی پر رہیں گے۔ (۱)

خبر دی ہمیں محمدان نے یعنی محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، خبر دی ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ نے۔

حضرت عبدالوہاب الورّاق (۲) رحمہ اللہ:

خبر دی ہمیں ابومنصور القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی مجھے الازہری نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمرو (۳) الامام نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مخلد نے، کہا (۳): حسن (۳) بن عبدالوہاب کے پاس قراءت کی گئی اور میں سن رہا تھا۔ فرمایا: میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے: لوگوں نے کہا ہے کہ معروف کرخی رحمہ اللہ پانی پر چلتے ہیں، اگر مجھے بتایا جائے کہ وہ ہوا میں چلتے ہیں تو میں ضرور اس کی تصدیق کروں۔ (٤)

---

(۱) طبقات الحنابلة ۱/٤۸۲، الحلية ۸/۳٦٦، سير اعلام النبلاء ۹/۳٤۰

(۲) عبدالوہاب بن الحکم بن نافع، الوراق، ابوالحسن، امام ابن حنبل کی صحبت اختیار کی، درس حدیث دیا۔ ۲۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ تاريخ بغداد ۱۱/۲۵، طبقات الحنابلة: ۱۵۵

(۳) عثمان بن عمرو، ابوالطیب، جامع المنصور کے امام، ۳۸۹ ہجری میں وفات پائی اور حربیہ میں امام ابن حنبل کے بائیں جانب دفن ہوئے، ختاب کے نام سے معروف ہیں۔

تاريخ بغداد ۱۱/۳۱۰، طبقات الحنابلة: ۳۵٦

(۳۔۳) "قرئ على الحسن" کے الفاظ نسخہ (ق) سے ساقط ہیں۔

(٤) الحسن بن عبدالوہاب، ابوبکر الخراز، ثقہ اور دین دار ہیں، ۲۹۲ ہجری میں وفات پائی۔

تاريخ بغداد ۷/۳۳۹

خبر دی ہمیں القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں الازہری نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمرو نے، کہا(۱): حدیث بیان کی ہم سے ابن مخلد (۲) نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے عبدالصمد(۳) بن حمید نے، کہا: میں نے عبدالوہاب الوراق سے سنا، وہ فرماتے ہیں: میں نے معروف علیہ الرحمہ سے بڑھ کر کوئی زاہد نہیں دیکھا اور یہ کہ راہب آپ کی بہت تعریف کرتے ہیں(٤)۔

خبر دی ہمیں احمد بن احمد المتوکلی نے، اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن عبدلعزیز(٥) البرذعی نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن محمد بن علویہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن احمد بن باکویہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوبکر ابن عبید نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے محمد(٦) بن حسین نے کہا: روایت بیان کی مجھ سے زید الحمیری نے، کہا: مجھے ثوبان راہب نے کہا: مجھے اپنے اُن معروف کی زیارت کرائیں جن کے فضل کا تم تذکرہ کرتے رہتے ہو،

(۱) تاریخ بغداد ۲۰۷/۱۳

(۲) ابن مخلد، محمد بن مخلد بن حفص، الدوری العطار، بغدادی، محدث ہیں۔ ۳۳۱ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۳۱۰/۳، الانساب ۳۵۷/۵۔۳۵۸

(۳) عبدالصمد بن حمید، المعروف بالطوابیقی، البغدادی، ۲۹۱ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ٤۱/۱۱

(٤) دیکھیں: طبقات الحنابلة ۳۸۳/۱

(٥) محمد بن عبدالعزیز، البرذعی، ابوالحسن، المعروف بمکی، خطیب نے ان سے لکھا، بغداد میں ٤۲۳ ہجری میں وفات پائی۔

(٦) محمد بن الحسین، السلمی۔

پس میں اس کے ساتھ معروف کرخی علیہ الرحمہ کی زیارت کے ارادے سے چلا۔ ابو محفوظ نے ہم سے ملاقات فرمائی آپ مسجد میں بیٹھے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یہ شخص آپ کو سلام کہتا ہے اور کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے۔

حضرت معروف رحمہ اللہ نے اسے فرمایا: تم اپنے ہاں اسلام کی قدر کیسی پاتے ہو؟

راہب نے کہا: ہم اسے عظیم پاتے ہیں۔

معروف کہنے لگے: اے راہب! وہ (اسلام) اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت عظیم ہے۔ پھر حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ قف......﴾ [آل عمران ۳:۱۹]

بیشک اللہ کے نزدیک اسلام ہی دین ہے۔

یہاں تک کہ آیت پوری کی۔ پھر فرمایا: اے راہب! تو اسلام قبول کرلے پس یہ تیرے لئے حق ہے۔ تو نے اپنے قدم اٹھائے تاکہ ہمیں سلام کہے۔ (یہ سن کر) راہب رونے لگا اور کہنے لگا کہ آپ کے کلام نے میرے دل میں اثر کیا ہے۔ پھر وہ مسلمان ہوگیا۔ اور ہم واپس آگئے۔

جب ہم پلٹے تو راہب مجھے کہنے لگا: اے زید! میں نے زمین میں اس شخص کے بعد کوئی بہتر انسان نہیں دیکھا (۱)۔ اور تو اس کو خوب سمجھ لے۔ جوان کی مانند ہوا وہ گم کردیا گیا۔ پھر کہا: نہ انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ دنیا میں ان کا کوئی شبیہ ہے۔ اگر (۲) انہوں نے مجھ سے کسی اور بات کا سوال کیا ہوتا تو میں گمان کرلیتا کہ میں اپنے اور اپنے اُن آباء کے دین پر مطمئن ہوں جس دین پر ہم حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں عمل پیرا تھے۔

(۱) نسخہ (ق) میں ہے: اس شخص کے بعد تمہارے اس معروف سے بہتر۔

(۲) نسخہ (ف) میں 'لَوْ' کی بجائے 'وَ لَوْ' ہے:

حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم (۱) بن عبداللہ نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے محمد بن (۲) اسحاق نے، کہا: حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے، کہا: میں نے اسماعیل بن شداد المقری ء سے سنا، وہ کہتے ہیں: ہمیں سفیان (۳) بن عیینہ نے فرمایا: تم کہاں سے ہو؟ ہم نے عرض کیا: بغداد سے۔ فرمایا: اس حبر (٤) (بڑے عالم) نے کیا کیا (فرمایا) ہے؟ ہم نے پوچھا: وہ کون؟ فرمایا: معروف علیہ الرحمہ، پھر فرمایا: جب تک وہ تمہارے درمیان تشریف فرماہیں اس وقت تک تم برابر بھلائی پر رہو گے۔ (٥)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ:

خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن حبیب نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن ابو صادق نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعبداللہ محمد بن باکویہ نے، کہا: میں نے عبداللہ بن علکان سے سنا، کہا: میں نے احمد بن العلاء البغدادیؔ سے سنا، کہتے ہیں: میں نے عبداللہ (٦) بن احمد بن حنبل علیہ

(۱) ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، القصار، الاصبہانی، ۳۷۲ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۱۲۷/٦ ، الانساب ۱٦٤/۱۰

(۲) محمد بن اسحاق بن ابراہیم، ابوالعباس النیشاپوری، ۳۱۳ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۲٥۲/۱

(۳) سفیان بن عیینہ بن ابوعمران، ابومحمد، بزرگ اشخاص سے ہیں۔

(٤) اَلْحِبْر : حاء مہملہ کے کسرہ اور فتحہ سے ہے۔

(٥) تاریخ بغداد ۲۰۱/۱۳ ، طبقات الحنابلة ۳۸۲/۱ ،

سیر اعلام النبلاء ۳٤۰/۹ ، حلیة الاولیاء ۳٦٦/۸

(٦) عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبدالرحمٰن، ۲۹۰ میں وفات پائی۔ اور ان کے متعلق دیکھیں:

تاریخ بغداد ۳۷٥/۹ ، طبقات الحنابلة :۱۳۱ ، تذکرة الحفاظ ۲۱۲/۲

الرحمہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں: میرے والد ماجد کی مجلس میں حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ کا ذکر ہوا، تو جماعت سے ایک شخص نے کہا: وہ کوتاہ (تھوڑے) علم والے ہیں۔ تو میرے والد ماجد نے اسے فرمایا: خاموش رہو، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے، علم سے تو وہی علم (۱) مراد ہے جس تک معروف رحمہ اللہ کی رسائی ہے۔(۲)

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے کہا: خبر دی ہمیں اسماعیل بن احمد الحیری نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن حسین السلمی نے، کہا: میں نے عبدالواحد (۳) بن ابوبکر سے سنا، کہتے ہیں: میں نے عبدالعزیز بن منصور سے سنا، کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے پاس تھا، آپ کی مجلس میں معروف کرخی علیہ الرحمہ کا ذکر چھڑا۔ کسی نے کہا: وہ تھوڑے علم والے ہیں۔ تو امام احمد نے فرمایا: خاموش رہ، اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے۔ علم سے تو وہی علم مراد ہے جس تک معروف رحمہ اللہ کی رسائی ہے۔(۴)

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد

---

(۱) نسخہ (ق) میں "یُرَادُ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا مَا وَصَلَ" کے الفاظ ہیں، اور اس کی مثل تاریخ بغداد ۲۰۱/۱۳ میں ہے۔ اور عبداللہ بن احمد بن حنبل تک سند نہیں پہنچائی۔

(۲) صید الخاطر: ٦٦ اور دیکھیں: الکواکب الدریة ٢٦٨/١

(۳) عبدالواحد بن علی، ابوبکر الرزاز، ٤٠٠ ہجری میں وفات پائی،

تاریخ بغداد ١٣/١١

(٤) تاریخ بغداد ٢٠١/١٣، ابن الملقن: ٢٨٤

طبقات الحنابلة ٣٨٢/١، سیر اعلام النبلاء ٣٤٠/٩

ابن عمر بن (۱) روح النہروانی اور محمد بن حسین الجازری نے، دونوں نے کہا: ہم سے المعافی بن زکریا الجریری (۲) نے، کہا: مجھے عبداللہ بن احمد بن حنبل کی روایت سنائی گئی، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد ماجد سے پوچھا: کیا معروف کرخی عالم تھے؟ آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! ان کے پاس (رأس العلم) علم کی بنیاد یعنی اللہ تعالیٰ کی خشیت تھی۔(۳)

حضرت بشر بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ (٤):

مجھ سے ابوالحسن علی بن [عمر] القزوینی نے روایت بیان کی، کہا: ہم سے یوسف بن

(۱) احمد بن عمر بن روح بن علی، ابوالحسین النہروانی، ان سے خطیب نے نہروان میں لکھا، اور کہا: دین دار اور صادق حسن المذاکرہ اور معتزلہ مذہب کی طرف منسوب تھے۔ ٤٤٥ ہجری میں وفات پائی اور باب میسون کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ تاریخ بغداد ٤/٢٩٦

(۲) اصل میں حاء مہملہ کے ساتھ (الحریری) غلط ہے۔

(۳) تاریخ بغداد، طبقات الحنابلة ١/٣٨٢

(٤) بشر بن حارث، ابونصر، بشر حافی کے نام سے مشہور ہیں۔ قدیم مشہور صوفیہ کرام سے ہیں۔ حدیث کی روایت اور سماعت فرمائی۔ ۲۲۷ ہجری بغداد میں وصال فرمایا اور حربیہ (مقبرہ باب الحرب) میں دفن ہیں

میں کہتا ہوں: اب (١٤٠٣ ہجری) اعظمیہ بغداد میں ایک چھوٹی مسجد ہے جو مسجد بشر حافی کے نام سے معروف ہے اور وہ جامع الامام الاعظم ابوحنیفہ (رضی اللّٰہ عنہما) کے مقابل ہے۔

آپ کے حالات کے لئے دیکھیں: تاریخ بغداد ٧/٦٧، طبقات السلمی :٣٩، صفة الصفوة ٢/١٨٣، الحلية ٨/٣٣٦، ابن الملقن :١٠٩، تاریخ ابن معین :٨، ابن سعد ٧/٣٤٢، ابن خلكان ١/٢٧٤، القشيرية ١/٨٨، سير اعلام النبلاء ١٠/٤٦٩، ابن جوزی کی ایک الگ پرانی تالیف ہے (مناقب بشر الحافی ـ مؤلفات ابن الجوزی ١٧٧)، موجودہ لوگوں سے مرحوم ڈاکٹر عبدالحلیم محمود (ت ـ ١٩٧٨م) نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے: العارف بالله بشر بن الحارث، القاهرة

عمر القواس نے روایت بیان کی، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم (۱) بن عبداللہ المصری نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے خشنام (۲) نے، کہا: ابونصر التمار (۳) میرے ماموں بشر بن حارث کے پاس آئے اور انہیں کہنے لگے: آپ کہاں تھے؟ میرے ماموں کہنے لگے: معروف علیہ الرحمہ کے پاس۔ ابوتمار نے ان سے پوچھا: آپ نے ان سے کس چیز کے متعلق سوال کیا؟ میرے ماموں بشر بن حارث نے کہا: میں نے ان سے پوچھا: اے ابومحفوظ! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ولیموں میں جاتے اور طیبات (اچھے اچھے کھانے) کھاتے ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: وہ کیوں؟ تو مجھے فرمانے لگے: میرے بھائی! میں اللہ عزوجل کا مہمان ہوں وہ جو چیز مجھے کھلاتا ہے میں کھالیتا ہوں۔

ابونصر، بشر سے کہنے لگے: میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو اتنے اتنے (٤) سالوں سے بینگن کھانے کی خواہش رکھتا ہے اور معروف شادی کے اچھے اچھے کھانے کھاتے ہیں۔ میرے ماموں بشر نے ابونصر التمار سے فرمایا: میرا بھائی معروف، معرفت کی کشادگی کے سبب کھاتا ہے اور میں ورع (تقوی) کے قبض کی وجہ سے چھوڑتا ہوں۔

(۱) ابراہیم بن عبداللہ، ابواسحاق المصری البزاز، بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہیں خشنام سے اخذ حدیث کی۔ تاریخ بغداد ٦/١٢٦

(۲) خشنام، شاید یہ خشنام بن حاتم اصم ہیں، خشنام ابومزاحم، بشر کے بھانجے۔

دیکھیں: طبقات السلمی: ۹۱، تاریخ بغداد ٦/١٢٦،

(۳) التمار، عبدالملک بن عبدالعزیز، ابونصر النسائی، البغدادی، ان سے ایک مخلوق نے سماعت کی، آپ ان لوگوں میں سے تھے جو فتنہ (خلق قرآن) میں مبتلا ہوئے، پس آپ سرخرو ہوئے۔ جب فوت ہوئے تو امام احمد بن حنبل نے ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ ان کی وفات ۲۲۸ ہجری میں ہوئی۔

الانساب ٣/٧٥-٧٦، تاریخ بغداد ١٠/٣٢٠-٤٢٣، ابن سعد ٧/٣٤٠،
المیزان ٢/٦٥٨، اللباب ١/٢٢٢، تهذيب التهذيب ٦/٤٠٦، التاريخ الكبير ٥/٤٢٣،
سير اعلام النبلاء ١٠/٥٧١

(٤) نسخہ (ق) میں "مِن كذا وَ كذا سَنة" کی بجائے "مِنْ مُدَّةِ كَذَا وَ كَذَا سَنَة" کے الفاظ ہیں

ساتواں باب:

علماء وصالحین نے آپ کی زیارت سے برکت حاصل کی

اکابر علماء اور زاہدوں کی ایک جماعت آپ کو گھیرے رہتی اور آپ کی زیارت سے برکت حاصل کرتی تھی۔ ان میں امام احمد بن (۱) حنبل، بشر بن حارث اور یحییٰ بن معین (۲) اور دوسرے مشہور لوگ تھے اور صالحین سے کچھ مشہور ومعروف نہیں ہیں۔

خبر دی ہمیں ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد بن رزق نے، اجازۃ فرمایا: روایت کی ہمیں جعفر الخلدی (۳) نے،

(۱) تاریخ بغداد ۲۰۱/۱۳، طبقات الحنابلة ۳۸۱/۱، امام احمد اُن کے متعلق فرماتے تھے: معروف کرخی ابدال سے ہیں۔ طبقات الحنابلة ۳۸۲/۱

(۲) یحییٰ بن معین، ابوزکریا المری، الانباری، اکابر محدثین سے ہیں، ثقہ، پرہیزگار اور صدوق ہیں۔ ۱۵۸ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۲۳۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور بقیع میں دفن ہوئے۔ ان کی تالیف ایک "تاریخ" ہے اور وہ محدثین اور فقہاء کے طبقات میں ہے۔ جو ڈاکٹر احمد محمد نور سیف کی تحقیق سے تین جلدوں میں مطابع الہیئۃ المصریۃ قاہرہ سے ۱۳۹۹ ہجری/ ۱۹۷۹ عیسوی میں شائع ہوئی۔

آپ کے حالات زندگی کے لئے یہ کتب دیکھی جائیں: مقدمة الجزء من التاريخ، تاریخ بغداد ۱۷۷/۱۴، برو کلمان ۱۶۱/۳-۱۶۲ (الطبعة العربية)

(۳) جعفر بن محمد، ابو محمد الخلدی الخواص، البغدادی، بغداد میں اپنے وقت کے شیخ الصوفیہ تھے، بہت سفر کئے اور حدیث کے بڑے حصے کی سماعت کی۔ محدثین کے بڑے بڑے مشائخ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، ثقہ اور صدوق تھے۔ اہل بغداد کہا کرتے تھے: بغداد کے عجائب تین ہیں، شبلی کے اشارات، مرتعش کے نکات اور جعفر کی حکایات۔ ۳۴۸ ہجری میں وفات پائی۔ دیکھیں: تاریخ بغداد ۲۲۶/۷-۲۳۱، الانساب ۱۶۱/۵، طبقات السلمی: ۴۳۴، ابن الملقن: ۱۷۰، حلية الاولياء ۳۸۱/۱۰

کہا: روایت کی ہمیں احمد بن مسروق (۱) نے، کہا: میں نے محمد ابن منصور (۲) الطّوسی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اپنی انگلیاں چبانے لگے اور فرمایا: افسوس! کاش تو ابو اسحاق (۳) الدولابی سے ملتا، وہ یہاں ایک ساعت رہے مجھے سلام کرنے (٤) آئے تھے۔ میں جانے کے لئے اٹھا تو مجھے فرمانے لگے: بیٹھ جا، شاید وہ رے (٥) میں اپنی منزل پر پہنچ چکے ہیں۔

خبر دی ہمیں ابو منصور القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد بن رزق نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر النقاش نے، کہا: میں نے ادریس بن عبدالکریم سے سنا، وہ فرماتے تھے: یحیٰی بن معین اور احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ آئے اور حضرت معروف کرخی (٦) علیہ الرحمہ سے لکھنے لگے۔ اور کرخی علیہ الرحمہ کے پاس ابو خازم سے

(۱) احمد بن محمد، ابو العباس ابن مسروق، البغدادی، ۲۹۹ ہجری میں فوت ہوئے۔

طبقات السلمی : ۲۳۷ ، تاریخ بغداد ٥/۱۰۰ ، المنتظم ٦/۹۸

(۲) الطّوسی، محمد بن منصور، ابو جعفر، زاہدوں، صالحین اور عابدوں سے ہیں، محدث اور ثقہ ہیں۔ ۲٥٤ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۳/۲٤۷، الحلیة ۱۰/۲۱٦، طبقات الحنابلة: ۱/۳۲۱، صفة الصفوة ۲/۲۲٤

(۳) ابو اسحاق الدولابی اہل رے سے ہیں۔ جلیل القدر ابدال سے تھے، ان کی کرامات ذکر کی جاتی ہیں حضرت کرخی علیہ الرحمہ کی زیارت کے ارادے سے بغداد آئے۔

تاریخ بغداد ١٤/٤١٩، الانساب ٥/٣٧١ ، صفة الصفوة ٤/٨٧

(٤) نسخہ (ق) میں بجائے "یُسَلِّمُ عَلَیَّ" کے "لِیُسَلِّمَ عَلَیَّ" کے الفاظ ہیں جبکہ تاریخ بغداد میں "سَلَّمَ عَلَیَّ" (ماضی کے صیغے) کے الفاظ ہیں۔

(٥) تاریخ بغداد ، الانساب

(٦) الحلیة

(روایات کا) ایک جزء تھا۔ اسی طرح ابن رزق نے کہا۔ اور شاید ابن ابی (۱) خازم ہوں۔

یحیٰ نے کہا: میں ان (معروف کرخی) سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، امام احمد بن حنبل کہنے لگے: رہنے دے۔

پس یحیٰ بن معین نے سہو کے دو سجدوں کے متعلق سوال کیا۔ حضرت کرخی نے جواب دیا: دل کے لئے سزا ہے کہ وہ کیوں مشغول ہوا اور نماز سے غفلت برتی۔ تو امام احمد نے انہیں کہا: یہ آپ کی دانش اور ذہانت (۲) میں سے ہے۔

خبر دی ہمیں محمد بن عبدالملک بن خیرون نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوسعد المالینی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن محمد بن حسین نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے ابو القاسم عبدالعزیز بن احمد النہاوندی نے، کہا: میں نے ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن احمد بن حنبل سے سنا۔ کہتے ہیں:

یحیٰ بن معین رحمہ اللہ ایک دن میرے والد ماجد کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! میں معروف کرخی سے ملاقات کرنا اور ان سے کلام سننا چاہتا ہوں، اگر آپ میرا ساتھ دینا چاہیں تو تشریف لائیں اکٹھے چلتے ہیں۔ میرے والد (امام احمد بن حنبل) نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں انہیں ہم سے کوئی تکلیف نہ پہنچے، یحیٰ بن معین کہنے لگے: نہیں۔ پس ہم ان کے پاس حاضر ہوئے۔ جب حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ نے میرے والد کو دیکھا تو ان کی تکریم و تعظیم کی اور انہیں مرحبا کہا۔

(۱) ابن ابی خازم، النضر بن اسماعیل بن خازم، ابوالمغیرہ البجلی، الکوفی۔ اعمش، ابن ابی لیلی اور ابن حنبل وغیرہم سے حدیث پڑھی۔ ۱۸۲ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۴۳۱/۱۳ ـ ۴۳۴، التقریب ۳۰۱/۲، ابن معین (رقم ۱۳۱۱)

(۲) تاریخ بغداد ۲۰۱/۱۳

دونوں نے طویل گفتگو فرمائی۔ جب لوٹنے کا ارادہ کیا تو یحییٰ بن معین (۱) نے انہیں کہا: سہو کے دو سجدوں میں کیا معنی (۲) پوشیدہ ہے؟ اور نماز میں کیوں رکھے گئے؟

فوراً جواب دیا: دل کے لئے سزا ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے، جب کہ وہ بھولے، وہ کیوں بھولا؟ حالانکہ وہ اس کے سامنے ہے۔

(یہ سن کر) میرے والد نے انہیں (یحی بن معین سے) کہا: اے ابوزکریا! یہ بات آپ کے عمل سے ہے، یہ آپ کی کتابوں میں ہے یا آپ کے اصحاب کی کتابوں میں ہے؟

---

(۱) دیکھیں: الکواکب الدریة ۱ /۲٦٨ ، اور اس میں ہے: امام غزالی نے فرمایا: احمد بن حنبل اور ابن معین ان سے اختلاف کرتے اور ان سے سوال کرتے تھے۔ اور معروف کرخی رحمہ اللہ علم ظاہر میں ان کی مثل نہیں تھے۔ ان دونوں کو کہا جاتا: تمہاری طرح کے لوگ اس طرح کریں گے؟ پس یہ دونوں فرماتے: ہم کیسے کریں گے جب ہمارے پاس ایسا امر آئے جو ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے ہیں اور نہ اس کے رسول ﷺ کی سنت ہے حالانکہ مصطفیٰ (ﷺ) نے فرمایا: صالحین سے سوال کرو۔

(۲) أَیْشٍ ، یہ کلمہ آپ کے قول "اَیُّ شَیْءٍ" سے ماخوذ ہے۔ اس کے متعلق دیکھا جائے: معانی القرآن للفراء ج ۱/ ۲

آٹھواں باب:

آپ کے زہد کے ذکر میں

خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ الصوفی نے، کہا: خبر دی ہمیں علی (۱) بن ابو صادق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابن باکویہ نے، کہا: میں نے عبدالواحد بن بکر سے سنا(۲)، کہا: میں نے ابوبکر الزبیری کو یہ کہتے سنا کہ میں نے عمر بن حبیش سے سنا، کہتے ہیں: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھانجے سے سنا، کہتے ہیں: میں نے اپنے ماموں حضرت معروف رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ماموں! جو بھی شخص آپ کو دعوت دیتا ہے آپ فوراً قبول کر لیتے ہیں۔، فرمایا: آپ کا ماموں تو ایک مہمان ہے (مہمان کا کیا ہے) جہاں اسے ٹھہرایا جائے وہ ٹھہر جائے گا۔(۳)

خبر دی ہمیں ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر (٤) احمد ابن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں اسماعیل (٥) بن احمد الحیر ی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی نے، کہا: میں نے ابوبکر البجلی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمد

(۱) علی بن عبداللہ بن ابی صادق، ابوسعد الحیر ی

(۲) نسخہ (ق) میں "سَمِعْتُ" کی بجائے "سَمِعْنَا" کا لفظ ہے۔

(۳) الحلیة الاولیاء ٣٦٤/٨ صفة الصفوة ٣١٩/٢

(٤) وہ خطیب بغدادی ہیں، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت

(٥) اسماعیل بن احمد، ابوعبدالرحمٰن الحیر ی الضریر، النیشاپوری، بغداد میں قیام کیا اور وہیں حدیث کا درس دیا۔ خطیب نے ان کے پاس صحیح البخاری تین دن میں پڑھی۔ ٤٣٠ ہجری کے کچھ عرصہ بعد فوت ہوئے۔

تاریخ بغداد ٣١٣/٦

بن سعید الحیری سے سنا، کہتے ہیں: میں نے السدی (۱) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے کہا: کیا آپ ہر دعوت دینے والے کی دعوت قبول کر لیتے ہیں؟ فرمایا: میں مہمان ہوں جہاں مجھے ٹھہرایا جائے میں ٹھہر جاؤں گا۔(۲)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، کہتے ہیں خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم الحافظ نے، روایت بیان کی ہم سے عثمان بن (۳) احمد العثمانی نے کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن ابراہیم بن سلیمان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے صبیح بن حاتم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبدالجبار بن عبداللہ نے، کہا:

ایک بار حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو ان کے ایک بھائی نے ولیمہ کی دعوت دی، دعوت میں ایک سیاح پہلے ہی پہنچ گیا۔ تو معروف علیہ الرحمہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب سیاح نے رنگ برنگے کھانے دیکھے تو بڑا تعجب کیا، اور کہا: اے ابومحفوظ! آپ نہیں دیکھتے کہ یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا: میں نے ان لوگوں کو یہ سب کچھ خریدنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ پس جب سیاح نے حلوہ دیکھا، کہنے لگا سبحان اللہ، اے ابومحفوظ! کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟

---

(۱) السدی، محمد بن مروان، الکوفی، سدی صغیر سے معروف ہیں، کرخی علیہ الرحمہ کے زمانے میں تھے۔ ان سے اصمعی نے روایت کی۔ تاریخ بغداد ۲۹۱/۳، تذکرة الحفاظ ۳۳/٤، سیر اعلام النبلاء ۲٦٥/٥، السدی الکبیر: اسماعیل بن عبدالرحمٰن، امام، مفسر کوفی اعور ہیں، ۱۲۷ ہجری میں وفات پائی۔ سیر اعلام النبلاء ۲٦٤/٥

(۲) حلیة الاولیاء ۳٦٤/۸

(۳) اصل میں (العمانی) ہے جو کہ غلط ہے، اور عثمانی: ابوعمرو عثمان بن احمد، حدیث سیکھنے سکھانے میں مصروف رہے۔ ان کے حالات خطیب بغدادی نے لکھے ہیں لیکن سن وفات کا ذکر نہیں کیا۔

تاریخ بغداد ۳۰۱/۱۱ الانساب ۳۹٥/۸

فرمایا: میں نے ان لوگوں کو حلوہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ جب اس نے حلوے کی مختلف اقسام دیکھیں تو بول اٹھا: کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ حضرت معروف رحمہ اللہ نے فرمایا: تو بہت باتیں کر چکا میں مدبر غلام ہوں میرا آقا مجھے جو کھلائے گا میں وہی کھاؤں گا اور مجھے جہاں ٹھہرائے گا وہیں ٹھہروں گا۔(۱)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، کہتے ہیں خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبداللہ الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو محمد ابن حیان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن الحسین الحذاء نے، کہا: خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن محمد المہر وانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسن ابن رزقویہ نے، کہا روایت بیان کی ہم سے عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے جعفر بن محمد بن العباس نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن ابراہیم الدورقی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو محمد نے، کہا:

میں نے معروف رحمہ اللہ سے سنا، فرماتے ہیں: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میری نظر کسی عورت پر پڑی ہے یا کسی دیوار پر۔(۲)

(۱) حلیۃ الاولیاء ۸/۳۶۳

(۲) حلیۃ الاولیاء ۸/۳۶۶

نواں باب:

آپ کے کرم اور ایثار کے ذکر میں

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی مجھے حسن بن (۱) محمد الخلال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبدالواحد (۲) بن علی ابو الطیب اللحیانی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن (۳) سلیمان الفامی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن ابو ہارون العبدی الوراق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو بکر بن حماد نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے حسن بن علی الوشاء نے، کہا: میں معروف علیہ الرحمہ کے پاس تھا آپ نے اپنے افطار کے لئے ایک روٹی اور بڑا ذبیحہ (٤) تیار کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک سائل نے سوال کیا، آپ نے روٹی کو دو ٹکڑوں (٥) میں لپیٹا، پھر آدھا بھکاری کو دے دیا اور دوسرا آدھا حصہ گوشت کے ساتھ آپ (٦) نے خود کھایا۔

کہا: ایک اور بھکاری آیا، اس نے سوال کیا، فرمایا: تو اس طرح مانگنے کو چھوڑ،

(۱) الحسن بن محمد، الخلال، حنبلی بغدادی، اعیان المذہب سے اور محدث ہیں۔ ان کی چند تصانیف ہیں۔ ٤٣٩ ہجری میں بغداد میں فوت ہوئے۔

(۲) اللحیانی، عبدالواحد بن علی، ابوالطیب، الفامی

(۳) عبداللہ بن سلیمان، الفامی، ابومحمد الوراق، ۳۲۸ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ٤٦٩/٩

(٤) اَلْجَزْرَة : واحد ہے، اَلْجَزُوْر ، جو بکری وغیرہ ذبح کی جائے، اور اس سے مراد بکری کے گوشت کا ٹکڑا ہے۔

(٥) بابیتین ، یعنی اسے دو ٹکڑے کیا، اور "بابة الکتاب" سے مراد اس کی سطور ہیں۔

(٦) نسخہ (ق) میں "هُوَ" کا لفظ نہیں ہے۔

اسے ایک دعا سکھادی (پھر فرمایا) جب بھی اس دعا کے ذریعے کچھ مانگا گیا اسے عطا کیا گیا،

کہا: پھر اس بھکاری نے اس دعا کے ذریعے سوال کیا۔ تو ایک انسان آیا اور اسے کوئی چیز عطا کی۔

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی، کہا: خبر دی مجھے الازہری نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عثمان بن عمرو الامام نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن مخلد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبیداللہ بن محمد الزیات نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے معروف کرخی رحمہ اللہ کے ساتھی ابوشعیب (۱) نے، کہا: ایک دن ایک شخص معروف کرخی کے پاس آیا (۲) اور کہا: میں بصلیہ کھانے کی خواہش رکھتا ہوں۔ آپ سبزی فروش کے پاس تشریف لے گئے، اسے اس کی جگہ بٹھایا (۳) اور دانق (٤) کا ایک ٹکڑا نکالا اور فرمایا مجھے اس کے عوض بصلیہ (٥) دے۔ سبزی فروش نے کہا: اے ابومحفوظ! سبزی فروش بصلیہ

(۱) ابوشعیب، البدائی، البغدادی، آپ بغداد کے علاقے (براثا) میں آباد ہونے والے پہلے شخص ہیں اب اس کی جگہ جامع براثا کے قریب اور منطقۃ العطیفیہ ہے۔ ابوشعیب کے متعلق دیکھیں:

تاریخ بغداد ٤٩٤/١٤، صفة الصفوة ٣٨٩/٢، الحلية ٣٢٣/١٠

(۲) تاریخ بغداد ٢٠٢/١٣

(۳) اصل میں "فَاَجْلَسَهُ" کی بجائے "وَ اَجْلَسَهُ" ہے۔

(٤) دانق: کرنسی کا ایک معروف ٹکڑا ہے۔

(٥) اَلْبَصَلِيَّة، بغداد میں کھانے کی ایک مشہور قسم ہے۔ دیکھیں: کتاب (الطباخة) یوسف بن عبدالہادی، جو شائع ہو چکی ہے۔ حبیب الزیات الدمشقی نے اپنی کتاب "الخزانة الشرقية" ج ٢ ص ١١٢-١١٨: باب البصليات میں ذکر کیا۔

اس پیشے کے متعلق دیکھیں: کتاب (الطبیخ) محمد بن الحسن البغدادی، الموصل ١٣٥٣ ہجری ١٩٣٤ عیسوی، تحقیق الدکتور داؤد الجلبی، ص: ٤٠

نہیں بیچا کرتا۔ وہ تو (کھانے کی) ایک چیز ہے جو خود تیار کی جاتی ہے۔ گوشت، دودھ، چقندر اور پیاز لے کر انہیں پکایا جاتا ہے۔ پس آپ نے اسے ایک درہم دیا اور فرمایا: تو جا کر اسے بنا اور ہمارے پاس مسجد میں لے آ۔ وہ اسے اچھی طرح تیار کر کے مسجد لے آیا۔ اس شخص نے یہ کھانا (بصلیہ) کھایا۔ پھر حضرت معروف رحمہ اللہ اسے کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے بصلیہ کبھی نہیں کھایا تھا۔

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے اور خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں ثابت بن بُندار (۱) نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر (۲) البرقانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابومحمد بن (۳) [ماسی] نے، کہا: خبر دی ہمیں ابراہیم بن موسیٰ (٤) الجوزی نے، کہا: روایت بیان کی ہمیں محمد بن یحییٰ نے، کہا: روایت بیان کی ہمیں ہیثم ابوعلی (٥) نے اور آپ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے ساتھیوں سے تھے۔

(۱) ثابت بن بندار، ابوالمعالی الحمامی، البقال، البغدادی، محدث، مقری ٤٩٨ ہجری میں وفات پائی۔

العبر ۳/۳۵۱، المنتظم ۹/۱٤٤، طبقات القراء ۱/۱۸۸

(۲) البرقانی، احمد بن محمد بن احمد، ابوبکر، الخوارزمی، خطیب کے شیوخ سے ہیں، بغداد میں ٤۲٥ ہجری میں فوت ہوئے، (الجامع) کے قبرستان میں دفن ہوئے، تاریخ بغداد ٤/۳۷۳، الانساب ۲/۱٥٦

(۳) نسخہ (ق) میں غلطی سے (ابن ماسی) کی بجائے (ابن ماشی) ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن ماسی (سین مہملہ کے ساتھ) عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، ابومحمد البزاز ہیں ثقہ اور متدین ہیں، بغداد میں ۳٦۹ ہجری میں وفات پائی اور باب حرب کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

تاریخ بغداد ۹/٤۰۸_٤۰۹، المنتظم ۷/۱۰۲، العبر ۲/۳٥۱

(٤) ابن الجوزی، ابراہیم بن موسیٰ، ابواسحاق التوزی، محدث اور ثقہ ہیں۔ ایک روایت کے مطابق ۳۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ٦/۱۸۷_۱۸۸، الانساب ۳/۳٦۷

(٥) تاریخ بغداد ١٤/٥٧_٥٨

ایک شخص نے حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ سے کہا: اے ابومحفوظ! یہ دس دینار ہیں، فلاں نے آپ کے پاس بھیجے ہیں، آپ نے کہا: ہاں(۱)۔ لیکن تو انہیں اُس شخص کو لوٹا دے وہ شخص بولا: میں ایسا نہیں کروں گا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ ضائع نہ ہو جائیں تو مجھے ضامن بننا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا: انہیں اپنی گود میں رکھ (۲)۔ پس اس شخص نے وہ دینار اپنی گود میں رکھ لئے۔

ایک سائل آ کر بھیک مانگنے لگا۔ آپ نے فرمایا: یہ دینار اس بھکاری کو دیدے۔ وہ شخص پوچھنے لگا کیا سارے کے سارے؟ آپ نے فرمایا: ہاں سارے دینار۔ اس شخص نے پھر پوچھا(۳): کیا سب دینار دے دوں؟ آپ نے دوبارہ فرمایا: ہاں سبھی دینار دیدے (۴)، کیا اس شخص نے تجھے یہ سبھی دینار مجھے دینے کا حکم نہیں دیا تھا؟ وہ آدمی بولا: ہاں (کہا تو یہی تھا)۔ آپ نے فرمایا: تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تو یہ سارے دینار اس بھکاری کو دیدے۔ اس آدمی نے وہ سارے دینار اس بھکاری کو دے دیئے۔ اس نے وہ دینار پکڑے اور چلا گیا۔ (۵)

---

(۱) نسخہ (ق) میں "نعم" کا لفظ ساقط ہے۔

(۲) الحجر (مثلثة) حا کے زبر، زیر اور پیش کے ساتھ: انسان کی گود

(۳۔۴) دوسری بار کا سوال جواب نسخہ (ق) میں نہیں ہے۔

(۵) تاریخ بغداد ۱۳/۵۷

دسواں باب:

آپ کی چھوٹی اُمید کے ذکر میں

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی (۱) المدیر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو القاسم یوسف بن محمد مہروانی نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد بن رزقویہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے جعفر بن محمد بن عباس البزاز نے اور خبر دی ہمیں (۲) اسماعیل (۳) (بن احمد نے کہا: خبر دی ہمیں رزق اللہ نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو علی) بن شاذان (٤) نے کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو جعفر بن (٥) [بریۃ] نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر القرشی (٦) نے، دونوں نے کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن ابراہیم (۷) الدورقی نے (اور الفاظ مہروانی کے ہیں) کہا: روایت بیان کی مجھ سے السری بن یوسف الانصاری نے، کہا: ایک دن معروف رحمہ اللہ نے اقامت کہی، پھر محمد بن ابو توبہ (۸) سے فرمایا

(۱) نسخہ (ق) میں اکثر جگہوں پر المدین غلط لکھا ہے۔

(۲) نسخہ (ق) میں "اَخْبَرَنَا" کی بجائے "اَخْبَرَنَا بِهِ" ہے۔

(۳) اسماعیل بن احمد، الواسطی، محدث ہیں، ان کا ذکر خطیب نے تاریخ بغداد ٦/٢٨٩ میں کیا ہے۔

(٤) ابن شاذان، ابو علی الحسن بن ابراہیم بن احمد، الشاذانی، ۳۳۹ ہجری میں پیدا ہوئے اور ٤٢٦ میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ٧/٢٧٩، الانساب ٧/٢٣٦ (الصحیفہ کا حاشیہ/ ٢٣٧)

(٥) نسخہ (ق) میں ہے: ابن ثوبۃ

(٦) وہ: ابن ابی الدنیا ہیں۔

(۷) احمد بن ابراہیم، الدورقی، البغدادی، الحافظ ٢٤٦ ہجری میں وفات پائی۔ الکاشف ١/٥٠

(۸) اصل میں ہے: محمد بن ابی بویہ، اور یہ غلط ہے۔

آئیں، ہمیں نماز پڑھائیں، اور یہ اس لئے تھا کہ معروف کرخی رحمہ اللہ امامت نہیں فرماتے تھے۔ آپ اذان دیتے(۱)، اقامت کہتے اور کسی اور کو آگے کر دیتے۔ محمد بن ابوتوبہ نے انہیں کہا: اگر میں نے آپ لوگوں(۲) کو یہ نماز پڑھا دی تو دوسری نماز نہیں پڑھاؤں گا۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے انہیں فرمایا: آپ کو اپنے نفس پر بھروسہ ہے کہ آپ دوسری نماز پڑھیں گے؟ ہم طول امل (لمبی امید رکھنے) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، طول امل نیک کام کے مانع ہے۔(۳)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم حافظ نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن اسحاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن یحییٰ(٤) بن مندہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن مہدی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد الدورقی نے، کہا:

ایک مرتبہ حضرت معروف رحمہ اللہ نے دجلہ کے کنارے پیشاب کیا اور تیمّم کرنے لگے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ پانی آپ کے قریب ہی ہے (آپ وضو کر لیں) آپ نے

---

(۱) دیکھیں: رسائل فی الفقه واللغة، رسالة فی الاذان للمعافری، ص /١٧، بیروت، لبنان حرمة المؤذن، قولة ابی عبدالله ابن الخطاب (رضوان الله عنه): "**لَوْ لَا الْإِمَامَةَ لَاَذَّنْتُ**"

(۲) صید الخاطر :١٤٢

(۳) صفة الصفوة ٣١٩/٢، الحلیة ٣٦١/٨،

طبقات الحنابلة ٣٨٤/١، الكواكب الدرية ٢٦٨/١

(٤) محمد بن یحییٰ بن مندۃ، الاصفہانی، الامام الحافظ، محدث ثقہ ہیں۔ ٣٠١ ہجری میں وفات پائی۔

تذكرة ٧٤١/١

فرمایا: شاید میں پانی کے پاس پہنچنے تک زندہ ہی نہ رہوں۔(۱)

میں کہتا ہوں: میرا گمان ہے کہ آپ سے روایت کرنے والے احمد الدورقی نے آپ کی بات نہیں سمجھی، وہ اس طرح کہ جب آپ نے پیشاب کیا تو مٹی کے ڈھیلے استعمال کئے، تو راوی نے کہا کہ آپ نے تیمّم کیا۔ (یہ اس لئے کہ) پانی کے نزدیک تیمّم درست نہیں ہے

اور جو ہم نے کہا اس کی تائید یہ روایت کرتی ہے جس کی خبر ہمیں اسماعیل بن احمد نے دی، کہا: خبر دی ہمیں رزق اللہ بن عبدالوہاب نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو علی بن شاذان نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو جعفر عبداللہ بن اسماعیل بن [بریہ](۲) نے، کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ بن محمد(۳) القرشی نے کہا: روایت بیان کی ہم سے عصمۃ بن(٤) الفضل نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے یحییٰ بن (٥)

(۱) طبقات السلمی :۸۸ ، الحلیۃ ۳٦٥/۸ ،تاریخ بغداد ۲۰۷/۱۳ ،مناقب الابرار (ق/۳۱)

(۲) ابن بریۃ، دونوں نسخوں میں غلطی سے (توبۃ) لکھا ہے۔ اور ابن بریۃ تصغیر کے ساتھ ہے۔ وہ عبداللہ بن اسماعیل بن ابراہیم، ابو جعفر المنصور عباسی کی ذریت سے ہیں۔ ۳٥۰ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ٤۱۰/۹ ، العبر ۲۸۲/۲ ، تبصیر المنتبہ ۱۱۰/۱

(۳) عبداللہ بن محمد القرشی، وہ: ابن ابی الدنیا ہیں۔

(٤) عصمۃ بن الفضل، ابو الفضل النمیری، النیشاپوری، ۲٥۰ ہجری میں فوت ہوئے، محدث ثقہ ہیں۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۲۸۸/۱۲ ، الکاشف ۲٦٥/۲

(٥) یحییٰ بن یحییٰ بن بکر، الحنظلی، النیشاپوری، ابو زکریا، ان سے شیخین (امام بخاری، امام مسلم) نے روایت لی۔ ۲۲٦ ہجری میں وفات پائی۔

التاریخ الکبیر ۳۱۰/۸ ، الجمع ٥٦۲/۲ ، تذکرۃ الحفاظ ۳/۲ ، العبر ۳۹۷/۱ ، المعجم المشتمل :۳۲۳ ، الکاشف ۲۷۱/۳ ، دول الاسلام ۱۳٦/۱ تہذیب التہذیب ۲۹٦/۱۱ ، خلاصۃ تذہیب الکمال :٤۲۹ ، سیر اعلام النبلاء ٥۱۲/۱۰ ، الشذرات ٥۹/۲

یحیٰ نے عبداللہ(۱) بن لہیعہ نے انہوں نے ابن ہبیرۃ نے انہوں نے حنش سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ پانی بہاتے تھے۔ مٹی کے ساتھ مسح کرتے تھے، تو میں کہتا: یا رسول اللہ! پانی آپ کے نزدیک ہے۔ پس آپ فرماتے: کیا چیز مجھے آگاہ کرے گی، شاید میں پانی تک نہ پہنچ سکوں۔(۲)

خبر دی ہمیں یحیٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن علی الخیاط نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین بن حمکان نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسن الدقیقی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن موسیٰ الحلوانی نے، کہا: میں نے محمد بن منصور الطّوسی سے سنا، وہ کہتے ہیں: ہم معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک (سائلہ)(۳) بھکارن اُن کے پاس آئی اور کہا: مجھے کچھ دیجئے تاکہ میں اس سے افطار کروں کیونکہ میں روزہ دار ہوں۔ حضرت معروف علیہ الرحمہ نے اسے کچھ دیا اور اسے فرمایا: اے میری بہن! تو نے اللہ تعالیٰ کے راز کو فاش کر دیا اور سوچ رہی ہے کہ رات تک زندہ رہے گی۔(٤)

---

(۱) عبداللہ بن لہیعہ بن عقبہ، القاضی، مصر کے محدث، بڑے اہل علم سے تھے، جلیل القدر علماء کرام نے آپ سے حدیث کی روایت کی۔ ۱۷٤ ہجری میں وفات پائی۔

ابن سعد ٥١٦/٧، التاريخ الكبير ١٨٢/٥، ابن خلكان ٣٨/٣، تذكرة الحفاظ ٢٣٧/١، سير اعلام النبلاء ١٠/٨_٢٨

(٢) مناقب الابرار (ق/٣١)

(٣) "سَـائِـلَة" صحیح فصیح قرآنیہ کلمہ ہے، اہل عراق کے لہجہ میں ہمیشہ اپنے معنی موضوع میں استعمال ہوا ہے۔

(٤) صفة الصفوة ٣١٩/٢

گیارھواں باب:

آپ کے تفکر کے ذکر میں

خبر دی ہمیں محمد بن عبدالباقی نے، کہا: خبر دی ہمیں رزق اللہ بن عبدالوہاب نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعبدالرحمٰن محمد (١) بن الحسین نے، کہا: میں نے اپنے دادا (٢) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے السراج (٣) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابو طالب سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معروف رحمہ اللہ سے بڑھ کر مسلمانوں کے لئے ناصح اور زیادہ غور وخوض کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ گویا تفکر آپ کے دل پر باندھ دیا گیا ہے۔

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، کہتے ہیں: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابراہیم بن عبداللہ الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق (٤) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد (٥) بن اسحاق الثقفی نے، کہا: میں نے عبیداللہ (٦) بن محمد الوراق سے سنا، فرمایا: ہم ان کی مجلس میں بیٹھے ہوتے تو ان کی مجلس میں فکر مندی کے علاوہ کچھ نہ ہوتا تھا۔ (٧)

---

(١) ابوعبدالرحمٰن، محمد بن الحسین، السلمی (طبقات الصوفیه) کے مؤلف ہیں۔

(٢) وہ اسماعیل بن نُجَید ہیں۔ (تصغیر کے ساتھ)

(٣) السراج، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، ابوالعباس، مسند خراسان، اور وہ "التاریخ" اور "المسند" کے مؤلف ہیں۔ ٣١٣ ہجری میں وفات پائی۔ تذکرة الحفاظ ٢٦٨/٢، الانساب ٦٥/٧۔٦٦

(٤۔٤) نسخہ (ق) میں ان کا ذکر ساقط ہے۔

(٥) محمد بن اسحاق، ابوالعباس السراج، ثقفی کے مولا ہیں۔

(٦) الحلیة ٣٦٥/٨، اور اس میں ہے: عبید بن محمد الوراق

(٧) الحلیة ٣٦٥/٨

بارھواں باب:

آپ کے شدت خوف کے ذکر میں

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی [المدیر] نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن محمد المہر وانی نے کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن احمد بن رزقویہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو یعقوب الدقاق نے، کہا: میں نے یحییٰ بن جعفر سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ کو اذان دیتے دیکھا۔ جب انہوں نے کہا: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، میں نے دیکھا کہ ان کی داڑھی اور کنپٹی کے بال کھڑے ہوگئے ہیں گویا آپ کھیت ہیں۔(۱)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبد الباقی نے، کہتے ہیں: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق الثقفی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر یحییٰ بن ابوطالب نے، کہا:

میں ایک بار حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مسجد میں داخل ہوا، آپ اس وقت اپنے گھر میں تھے، آپ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم ایک جماعت کی شکل میں تھے۔ آپ نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهُ۔ ہم نے آپ کے سلام کا جواب دیا، پھر آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں [سلامتی کے گھر میں] سلامتی (۲) عطا فرمائے

(۱) صفة الصفوة ۲/۳۲۰

(۲) اصل میں ساقط ہے، الحلیة الاولیاء ۸/۳۶۰

اور دنیا میں غموں (۱) سے محفوظ رکھے۔

پھر (۲) انہوں نے مسجد میں اذان دی، چنانچہ جب اذان دینا شروع کی تو مضطرب ہو گئے یعنی ان پر کپکپی طاری ہو گئی، اور جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کہا تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، ان کے ابروؤں اور داڑھی کے بال کھڑے ہو گئے، آپ مضطرب ہو گئے یہاں تک کہ مجھے یہ خوف لاحق ہو گیا کہ شاید آپ اذان مکمل نہ کر سکیں گے، خوف الٰہی کے سبب آپ کی کمر جھک گئی، قریب تھا کہ گر پڑتے۔

اور ثقفی نے کہا: میں نے عبیداللہ بن محمد الوراق سے سنا، وہ کہتے ہیں: بسا اوقات ہم حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوتے اور آپ گہری سوچ میں ڈوبے ہوتے، پھر آپ پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی اور کہنے لگتے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (٤)

---

(۱) نسخہ (ق) میں بجائے "بالاحزان" کے "بالاحسان" کے لفظ ہیں۔ اور یہ غلط ہے۔

دیکھیں: الحلیة الاولیاء ۸/۳٦٠

میں کہتا ہوں: حزن ایک ایسی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے دنیا میں اہل عرفان پر غالب ہوتی ہے۔

(۲) نسخہ (ق) میں ہے: اور آخرت میں مغفرت ہو، پھر آپ نے اذان دی۔

(۳) سیر اعلام النبلاء ۹/۳٤٠، مناقب الابرار (ق/۳۲)

(٤) حلیة الاولیاء ۸/۳٦١

تیرھواں باب:

آپ کے بکاء (رونے) کے ذکر میں

خبر دی ہمیں محمد بن عبد (۱) الملک اور محمد بن ابو منصور نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں محمد بن الحسن بن خیرون نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبد العزیز بن علی الطحان نے، کہا: میں نے ابو بکر محمد بن احمد (۲) الحافظ سے سنا، وہ کہتے ہیں: خبر دی ہمیں احمد بن (۳) عبد اللہ بن میمون نے، کہا:

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ اپنے نفس کو مارتے اور کہتے: اے نفس! تو کتنا روئے گا؟ تو اخلاص اختیار کر تمہارے ساتھ بھی اخلاص والا معاملہ برتا جائے گا۔(٤)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں ابو الفضل الحداد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو نعیم الحافظ نے، کہا: میں نے اپنے والد کے

(۱) ابن عبد الملک، محمد بن عبد الملک بن الحسن، ابو منصور، (ابن خیرون) ابن الجوزی کے شیوخ سے ہیں، ٤٥٤ ہجری میں ولادت اور ٥٣٩ ہجری میں وفات ہے۔ حربیہ میں دفن ہوئے۔

دیکھیں: مشیخة ابن الجوزی: ٨١-٨٢، العبر ١٠٩/٤، معجم المؤلفین ٢٥٦/١٠

(۲) محمد بن احمد بن اسد، ابو بکر الحافظ، ابن البستبان کے نام سے جانے جاتے ہیں، ہروی ہیں بغداد میں حدیث کا درس دیا۔ آپ کی ولادت ٢٤١ ہجری اور سال وفات ٣٢٣ ہے۔ تاریخ بغداد ٢٧٩/١

(۳) احمد بن عبد اللہ بن میمون، زاہد، خواص، ابو عبد اللہ، حارث المحاسبی کی صحبت اختیار کی۔ سری السقطی نے ان سے روایت کی اور ابو بکر المفید نے محاسبی سے روایت کی۔ تاریخ بغداد ٢٢٢/٤-٢٢٣

(٤) صفة الصفوة ٣٢٠/٢، سیر اعلام النبلاء ٣٤١/٩

خط سے پڑھا(۱) کہ حضرت معروف علیہ الرحمہ اکثر اپنے نفس کو ملامت کرتے اور کہتے: اے مسکین! تم (خوف الٰہی سے) کتنا روتے ہو، اخلاص اپناؤ، تمہارے ساتھ بھی اخلاص والا معاملہ کیا جائے گا۔ (۲)

(۱) نسخہ (ق) میں "قَرَأْتُ مِنْ خَطٍّ" کی بجائے "قَرَأْتُ عَنْهُ خَطًّا" کے الفاظ ہیں۔

(۲) الحلیة ۸/ ۳۶۲، السلمی: ۸۹ اوراس میں ہے (**اخلص تخلص**) ابن الملقن: ۲۸۲، الکواکب الدریة ۱/ ۲۶۸، مناقب الابرار (ق/ ۳۱)۔ **اصل میں** اورنسخہ (ق) میں "**اخلص و تخلص**" ہے۔

چودھواں باب:

آپ کی عبادت اور اجتہاد کے ذکر میں

خبر دی ہمیں ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی مجھے حسن بن محمد الخلال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبدالواحد بن علی ابو الطیب اللحیانی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن سلیمان الفامی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن ابو ہارون الوراق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد (۱) بن مبارک نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے حضرت معروف رحمہ اللہ کے بھائی عیسیٰ نے، کہا:

ایک شخص معروف رحمہ اللہ کی مرض الموت میں ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو محفوظ! آپ مجھے اپنے روزے کے متعلق کچھ بتائیں، فرمایا: حضرت عیسیٰ اس طرح روزے رکھا کرتے تھے۔ اس شخص نے آپ سے کہا: آپ مجھے اپنے روزے کے متعلق کچھ بتائیں، فرمایا: حضرت داؤد اس طرح روزے رکھا کرتے تھے۔ وہ آدمی پھر پوچھنے لگا کہ آپ مجھے اپنے روزے کے متعلق کچھ بتائیں، فرمایا: بہر حال میں، میں تو زمانہ بھر کا روزہ رکھتا تھا۔ پس اگر مجھے کھانے پر بلایا جائے تو میں کھالیتا ہوں اور یہ نہیں کہتا کہ میں روزہ دار ہوں۔ (۲)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، کہتے ہیں: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد عبداللہ الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن اسحاق نے،

(۱) محمد بن مبارک، الانباری: محدث ہیں۔ ان کا ذکر خطیب نے اپنی تاریخ ۳/ ۳۰۳۔۳۰۴ میں کیا ہے۔

(۲) دیکھیں: تاریخ بغداد ۱۳/ ۲۰۲، طبقات الحنابلة ۱/ ۳۸٦، صفة الصفوة ۲/ ۳۲۰

کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن یحییٰ (۱) ابن مندہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے حسین بن (۲) منصور نے، کہا:

ایک مرتبہ ایک حجام، حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی مونچھیں تراشنے لگا۔ آپ تسبیح کرنے میں مصروف تھے۔ حجام نے کہا: آپ کے تسبیح کرنے کی وجہ سے مونچھیں کاٹنا دشوار ہے۔ حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ فرمانے لگے: تم اپنے کام میں مصروف ہو تو کیا میں اپنا کام نہ کروں؟ (۳)

---

(۱) محمد بن یحییٰ بن مندہ: ۳۰۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ ان کے حالات پہلے گزر چکے ہیں۔

(۲) خطیب نے ان کا ذکر ایک بار "الحسن بن منصور" اور دوسری بار "الحسین بن منصور" کے نام سے کیا۔ اور کہا کہ ان سے ایک جماعت نے روایت کی، مگر وہ ان کا نام الحسن لیتے ہیں، اور وہ: الحسین (الحسن) بن منصور بن ابراہیم ابوعلی الصوفی ہیں جو ابن علویہ کے نام سے معروف ہیں۔ حضرت سفیان بن عیینہ، حجاج الاعور اور حماد بن الولید سے حدیث پڑھی۔

تاریخ بغداد ۷/۴۳۰، ۸/۱۱۱

(۳) حلیة الاولیاء ۸/۳۶۲، سیر اعلام النبلاء ۹/۳۴۱

اور اس میں ہے "تو اپنا کام کرتا ہے اور میں اپنا کام کرتا ہوں" اور دونوں کلام صحیح ہیں۔

پندرھواں باب:

زہد اور مہربانی کے متعلق آپ کے مواعظ اور کلام کے ذکر میں

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر خیاط نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن حمکان نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے احمد بن حسن بن محمد واعظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن مروان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابن ابی الدنیا نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عمر بن (۱) موسیٰ نے، کہا:

میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا جس وقت ان کے پاس ایک شخص، کسی دوسرے کی غیبت کرنے لگا۔ آپ اُسے فرمانے لگے: اس روئی کو یاد کر جب لوگ اسے تیری آنکھوں پر رکھیں گے، اس روئی کو یاد کر جب لوگ اسے تیری آنکھوں پر رکھیں گے۔ (۲)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم الحافظ نے، کہا:

خبر دی ہمیں عبداللہ بن محمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن حسین الحذاء نے اور خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن محمد مہروانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسن رزقویہ نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے جعفر بن محمد بن عباس البزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن ابراہیم الدورقی نے، کہا:

(۱) عمر بن موسیٰ، ابوحفص الجلا، بشر بن حارث سے روایت لی اور ان سے ابوالحسین ابن الاشنانی نے حدیث پڑھی۔ تاریخ بغداد ۲۱۴/۱۱

(۲) حلیة الاولیاء ۳٦٤/۸، صفة الصفوة ۳۲۰/۲

روایت بیان کی ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے، کہا: میں معروف رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا(۱)، ان کے پاس ایک شخص تھا۔ وہ کسی کی غیبت کر رہا تھا۔ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ اسے فرمانے لگے: اس روئی کو یاد کر جب لوگ اسے تیری آنکھوں پر رکھیں گے، اس روئی کو یاد کر جب لوگ اسے تیری آنکھوں پر رکھیں گے۔ (۲)

خبر دی ہمیں ابن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں رزق اللہ بن عبدالوہاب نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن بشران نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے الدورقی نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے سلمہ بن عُقار(۳) نے، کہا: حضرت معروف کرخی کو سرحد اور سرحد کی جانب نکلنے کی یاد دلانے لگے تو حضرت نے ان سے فرمایا: تم اپنے کو دو صفوں کے درمیان سمجھو۔ اور تو اللہ کا مطیع نہیں ہے، وہ تجھے نفع نہیں دے گا۔

عثمان الدقاق نے کہا: روایت بیان کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم الختلی نے، کہا: میں نے علی یعنی ابن(٤) الموفّق سے سنا۔ وہ کہتے ہیں: میں نے معروف رحمہ اللہ سے سنا، فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بندے کو آزماتا ہے، پس اس کے پاس ایک قوم کا اجتماع کر دیتا ہے، بندہ ان کی شکایت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں نے تجھے اس لئے مبتلا کیا ہے تاکہ میں تجھے تیری خطاؤں سے دھو دوں، پس تو مجھ سے کیوں شکایت کرتا ہے(٥)؟

(۱) نسخہ (ق) میں بجائے معروف کے معروف الکرخی ہے۔

(۲) الحلية، صفة الصفوة، صيد الخاطر ص: ۱۹۷

(۳) نسخہ (ق) میں ''بن عقار'' کی بجائے ''بن عقاب'' ہے اور وہ غلط ہے۔

(٤) ابن الموفق: علی بن الموفق، ابوالحسن، عابدین زاہدین سے ہیں۔ ۲٦٥ ہجری میں وفات پائی۔

حلية الاولياء ۳۱۲/۱۰، صفة الصفوة ۳۸۷/۲

(٥) اور اثر میں ہے: ''مَنْ بَثَّ فَقَدْ شَكَا'' دیکھیں: کتاب الصدق، لابی سعید الخراز، ص: ۲٦

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن علی خیاط نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین بن حمکان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن حسن حمصی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن مروان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن ابی الدنیا نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوحفص عمر بن موسیٰ نے، کہا:

حضرت معروف رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تیرے پاس دنیا آئے تو اس سے خوش نہ ہو، اور [جب تیرے پاس نہ رہے] (۱) تو اس پر افسوس نہ کر، بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جب دنیا ان کے پاس آئی تو انہوں نے کہا: یہ گناہ ہے جس کی جلد ہی سزا دی گئی، اور دنیا نے اُن سے رخ پھیرا تو کہا: صالحین کی علامتوں کے لئے مرحبا۔

خبر دی ہمیں محمد بن عبدالباقی نے، کہا: خبر دی ہمیں رزق اللہ بن عبدالوہاب نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن حسین السلمی نے، کہا: میں نے ابوعمرو بن مطر سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن جعفر سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن (۲) شجاع سے سنا، وہ کہتے ہیں:

مجھے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا: تو تعریف کرنے سے اپنی زبان کی حفاظت کر جیسے تو مذمت کرنے سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ (۳)

---

(۱) بریکٹوں والی عبارت نسخہ (ق) میں نہیں ہے۔

(۲) محمد بن شجاع ثلجی، فقہاء حنفیہ سے ہیں، ۱۸۱ ہجری میں پیدا ہوئے، ۲۶۶ ہجری میں وفات پائی اور اپنے گھر میں درب میں دفن ہوئے جو درب المعوج 'واؤ مشددہ' کے نام سے معروف ہے۔ اور درب المعوج، محمد بن عبداللہ بن طاہر کے گھر کے ساتھ متصل ہے۔ آپ عراق میں اہل فقہ کے شیخ تھے۔

تاریخ بغداد ۳۵۰/۵، الانساب ۱۳۹/۳

(۳) الکواکب الدرية ۲٦٨/١

خبر دی ہمیں محمد بن عبداللہ بن حبیب نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن ابو صادق نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن باکویہ شیرازی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالحسن علی بن القمی (۱) نے، کہا: میں نے ابوبکر الجوال سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حمزہ البزاز سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے بشر بن حارث سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معافی بن عمران سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا،

آپ فرماتے ہیں: دنیا چار چیزیں ہیں: مال، کلام، نیند اور کھانا۔

پس مال سرکشی پر ابھارتا ہے، کلام غافل کرتا ہے، نیند بھلا دیتی ہے اور کھانا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ (۲)

خبر دی ہمیں عمر بن ظفر نے، کہا: خبر دی ہمیں جعفر بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالعزیز بن علی اَزَجی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابن جہضم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے قاسم بن حسن بن سعید السامری نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے علی السکری نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے اس شخص نے جو حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا، اس نے کہا: میں ایک دن مغرب کے وقت معروف رحمہ اللہ کے پاس سے واپس آیا۔ جب دوسرا دن ہوا، میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا: آپ کل کس وقت اپنی منزل پر پہنچے؟ میں نے جواب دیا: جب میں گھر داخل ہوا تو افطار کا وقت تھا پس میں نے روزہ افطار کیا اور یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا: جس چیز کے ساتھ تم نے روزہ افطار کیا وہ چیز تمہارے لئے کہاں سے آئی تھی؟ میں نے کہا: مجھے نہیں

(۱) نسخہ (ق) میں ہے: ابوالحسن بن قمی، اور وہ علی بن موسیٰ بن یزداد، ابوالحسن، اپنے زمانے میں مشہور اہل رائے سے تھے۔ تفسیر وحدیث میں ان کے آثار ہیں، ۳۰۵ ہجری میں وفات پائی، الانساب ۲۳۰/۱۰

(۲) طبقات الاولیاء: ۲۸۵

معلوم ۔آپ نے فرمایا: ایسی چیز کے ساتھ افطار نہ کرو جس کے متعلق تم نہیں جانتے ورنہ بھوکے رہو (۱) یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے ، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد بن علی بن ثابت نے ، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد بن رزق نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے عثمان بن احمد نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے اسحاق بن سفیان (۲) ختلی نے ، کہا: روایت بیان کی مجھ سے حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھتیجے حسن بن عیسٰی نے ، کہا: میں نے اپنے چچا ابو محفوظ معروف بن الفیر زان رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا: آپ فرماتے ہیں (۳): قرآن عظیم میں دیکھنا عبادت ہے، والدین کی طرف نظر کرنا عبادت ہے اور مسجد میں بیٹھنا عبادت ہے۔ (٤)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے ، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابو نعیم حافظ نے ، کہا: محمد بن احمد ابان نے ، کہا: روایت بیان کی مجھ سے میرے والد نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوبکر بن عبید نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے بنی ہاشم کے مولیٰ محمد بن ابوالقاسم (٥) نے ، کہا: حضرت معروف کرخی (٦) رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دنیا تو اُبلتی ہوئی ہنڈیا ہے اور پاخانہ ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے۔

(۱) فاطو : الطوی سے ہے اور اس کا معنی بھوک ہے۔

(۲) نسخہ (ق) میں ہے: اسحاق بن ستیر اور وہ غلط ہے، اور اصل میں ہے: (بن سنین) اور وہ 'دیباج' کے مؤلف اسحاق ابراہیم بن سنین الختلی ہیں۔ ۲۸۳ ہجری میں وفات پائی۔

(۳) تاريخ بغداد ٣٥٤/٧ ، ميزان الاعتدال ١٨٠/١

(٤) دیکھیں: جمال الدین الخوارزمی کی کتاب " مفيد العلوم و مبيد الهموم " ص : ٧٠

(٥) محمد بن ابوالقاسم، شاید وہ محمد بن عباس ہوں المتوفی ٢٣٩ ہجری، تاریخ بغداد ١٠٩/٣۔١١٠

(٦) حلية الاولياء ٣٦١/٨ ، الكواكب الدرية ٢٦٩/١

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن خلف نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن حسین السلمی نے، کہا: خبر دی ہمیں عبید اللہ بن عثمان بن جعفر نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن (۱) عبداللہ بن سلیمان نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے میرے والد نے، کہا: میں نے محمد بن شحام سے سنا، کہا: میں نے محمد منصور سے سنا، کہا: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں:

صالحین کس قدر ہیں! اور صالحین میں سے صادقین کم ہیں۔ (۲)

سلمی نے کہا: میں نے ابوالفتح القواس سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوعمرو بزوری سے سنا، وہ کہتے ہیں: معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا: طاہرین (پاکیزہ اور نیک لوگوں) کے دل تقویٰ کے ذریعے کشادہ اور نیکی کے سبب روشن ہوتے ہیں اور فاجروں کے دل فسق و فجور کے سبب تاریک اور بری نیت کی وجہ سے اندھے ہو جاتے ہیں۔ (۳)

خبر دی ہمیں ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی مجھے عبدالعزیز (٤) بن علی الازجی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن سلیمان بن باکویہ العلاف نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے میرے والد

(۱) احمد بن عبداللہ بن سلیمان، ابوالحسن الرازی القطان۔ تاریخ بغداد ٤/٢١٥

(۲) طبقات السلمی :٨٧ ، سیر اعلام النبلاء ٩/٣٤١ ، الکواکب الدریة ١/٢٦٩
اور اس میں ہے ''......اور ان سے صادقین کتنے تھوڑے ہیں'' ، مناقب الابرار (ق/٣١)

(۳) طبقات السلمی : ٩٠

(٤) الازجی، باب الازج کی طرف نسبت ہے، بغداد کے محلوں سے، اور وہ اب محلہ باب الشیخ ہے۔ اور الازجی عبدالعزیز، ابوالقاسم، بغدادی، ثقہ صدوق ہیں، ٤٤٤ ہجری میں وفات پائی اور حربیہ میں دفن ہوئے۔ دیکھیں: الانساب ١/١٩٧

نے، کہا: خبر دی ہمیں معروف کرخی رحمہ اللہ کے بھائی عیسٰی نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے میرے بھائی ابومحفوظ معروف بن الفیر زان الکرخی رحمہ اللہ نے، فرمایا:

تو ایک میل چل، جماعت کے ساتھ نماز پڑھ، دو میل چل اور جمعہ کی نماز پڑھ، تین میل چل اور مریض کی عیادت (بیمار پرسی) کر، چار میل چل اور جنازہ میں شرکت کر، پانچ میل چل اور حج یا عمرہ کرنے والے کے پیچھے چل، چھ میل چل اور اللہ کے راستے میں غازی کا ساتھ دے، سات میل چل اور لوگوں کو خیرات دے، آٹھ میل چل اور لوگوں کے درمیان اصلاح کر، نو میل چل اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر، دس میل چل اور اپنے اہل وعیال کی حاجت کا فکر کر، گیارہ میل چل اور اپنے بھائی کی مدد کر اور (برید)(۱) بارہ میل چل اور اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات (اور زیارت) کر۔ (۲)

خبر دی ہمیں عمر بن ظفر نے، کہا: خبر دی ہمیں جعفر بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالعزیز بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن جہضم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے، کہا: میں نے جنید سے سنا، وہ کہتے ہیں: حضرت سری نے فرمایا:

میں نے معروف رحمہ اللہ سے اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے متعلق پوچھا کہ وہ کس چیز کے سبب اللہ عزوجل کی اطاعت پر قادر ہوتے ہیں؟ فرمایا: ان کے دلوں سے دنیا نکل جانے کی وجہ سے، اور اگر دنیا ان کے دلوں میں ہو تو ان کیلئے سجدہ کرنا درست نہ ہو۔ (۳)

(۱) جملہ (وَالْبَرِيْدُ اِثْنَا عَشَرَ مِيْلًا) ناسخ کی طرف سے اضافہ ہے اور دونوں نسخوں میں اسی طرح ہے۔

(۲) تاریخ بغداد ۱۱/۱۶۲، دیکھیں: بهجة المجالس ۱/۲۵۹

(۳) صفة الصفوة ۲/۳۲۰، طبقات السلمی: ۸۹

ایک اور روایت کے ساتھ ابوسلیمان الدارانی کے طریق سے خبر وارد ہوئی،

ابن الملقن: ۲۸۲، الشعرانی ۱/۸٤، مناقب الابرار (ق/۳۱)

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں مبارک (۱) بن عبد الجبار نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن علی بن الفتح نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن محمد العلاف نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عمر بن حسین (۲) اشنانی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن (۳) بشر نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے حجاج (٤) بن یوسف نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے اسود بن سالم نے، کہا: معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اس کے چالیس سال کے گناہ بخش دیئے گئے۔ (٥)

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن محمد مہروانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن رزقویہ نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے

(۱) مبارک بن عبد الجبار، وہ ابن طیوری کے نام سے معروف ہیں، ابو الحسین البغدادی، محدث ثقہ ہیں، ۵۰۰ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔

لسان المیزان ٥/٩، الاعلام ٥/٢٧١، المستفاد من تاریخ بغداد: ١٧١

(۲) عمر بن الحسین (الحسن) بن علی، ابو الحسین الاشنانی، محدث، ثقہ ہیں، ۳۳۹ میں وفات پائی۔ دیکھیں: الانساب ١/٢٨١، تاریخ بغداد ١١/٢٣٦۔ ٢٣٩، اور اس میں ہے (عمر بن الحسن، ابو الحسن)

(۳) میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟ دیکھیں: تاریخ بغداد ٢/٨٨۔٩٢

(٤) حجاج بن یوسف بن حجاج، ابو محمد الثقفی البغدادی، ابن الشاعر کے نام سے معروف ہیں، اور ان کے باپ یوسف بن حجاج، شاعر ابونواس کے شاگرد، محدث ہیں، ۲۵۹ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ٨/٢٤٠۔٢٤١

(٥) طبقات الحنابلة ١/٣٨٦، اور اسے الذہبی نے المیزان ٣/١٩٤ میں وارد کیا ہے، ابن قیم الجوزیہ المنار المنیف: ٤٧ میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث لائے ہیں:

جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں کچھ بھی کلام نہیں کیا، تو یہ چھ رکعتیں اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

اسحاق بن ابراہیم ختلی نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے معروف کرخی کے بھتیجے حسن بن عیسیٰ (۱) نے، کہا: میں نے اپنے چچا معروف رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، فرماتے ہیں:

جو شخص جمعہ پڑھے اور جماعت چند افراد کے گروہ میں ہے کہیں بھی ہو، اور وہ شخص کہیں بھی ہو سابقین کے ساتھ اول گروہ میں ہوگا، بجلی چمکنے کی طرح پل صراط پار کرے گا (۲)، اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا، اس کے لئے ایک شہید کا اجر ہوگا اور اس کے لئے جنت میں اتنا ہوگا جیسے گھوڑا اس حال میں آئے کہ اس کا پہلو بھرا ہوا ہو۔

خبر دی ہمیں محمد بن ابو طاہر نے ، کہا: خبر دی ہمیں ہناد (۳) بن ابراہیم قاضی نے ، کہا: میں نے سعد بن ابراہیم سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابو بکر صریفینی (٤) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے جنید سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے سری سقطی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا: آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی جو مخالفت کرے اللہ تعالیٰ اُسے پچھاڑ دیتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے وہ اسے ذلیل و خوار کرتا ہے، جو اسے فریب دینا چاہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے، جو اس پر بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی حمایت فرماتا ہے اور جو اس کے لئے تواضع اختیار کرے تو وہ اسے بلند رتبہ عطا فرماتا ہے۔ (٥)

(۱) اصل میں ہے: ابوالحسن بن عیسیٰ ۔ (۲) یہاں سے نسخہ (ق) سے کمی شروع ہوتی ہے باب پندرہ سے۔

(۳) ہناد بن ابراہیم، قاضی ابوالمظفر ، النسفی محدث ہیں۔ ٤٦٥ ہجری میں وفات پائی۔ان کے حالات زندگی پہلے گزر چکے ہیں۔

(٤) ابو بکر الصریفینی ، احمد بن عبد العزیز بن یحییٰ ، بغداد میں ۳۰۷ ہجری میں حدیث پڑھی پڑھائی۔

تاریخ بغداد ٢٥٧/٤ ، الانساب ٥٨/٨

(٥) سیر اعلام النبلاء ٣٤١/٩

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے کہا: خبر دی ہمیں برقانی (۱) نے، کہا: خبر دی ہمیں ابواسحاق (۲) المزکی نے، کہا: خبر دی ہمیں سراج نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے قاسم بن (۳) نصر نے، کہا:

کچھ لوگ معروف رحمہ اللہ کے پاس آئے اور آپ کے پاس کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم قیام کا ارادہ رکھتے ہو حالانکہ سورج کا فرشتہ ناغہ نہیں کرتا۔ (٤)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابونعیم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے، کہا: میں نے محمد بن عبدالرحمٰن (٥)

(۱) البرقانی، ابوبکر احمد بن محمد بن احمد، الخوارزمی، محدث ادیب ہیں اور ان سے خطیب نے روایت کی۔ ٤٢٥ ہجری میں بغداد میں وفات پائی اور جامع قبرستان میں دفن ہوئے۔

الانساب ۱۵۸/۲، تاریخ بغداد ۳۷۳/٤

(۲) وہ ابراہیم بن محمد المزکی، ابواسحاق نیشاپوری محدث کبیر ہیں، طلب حدیث میں کئی مرتبہ سفر کیا۔ ۳٦۲ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۱٦۸/٦، المنتظم ٦۱/۷، العبر ۳۲۷/۲

اور ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

(۳) اصل میں ہے: القاسم بن نصیر۔ تاریخ بغداد اور صفۃ الصفوۃ میں ہے القاسم بن نصر۔ اور یہ صحیح ہے، اور قاسم بن نصر، شاید وہ قاسم الحربی زاہد ہوں۔ ان کے اور بشر حافی کے درمیان مودت اور محبت تھی۔ ان کے حالات خطیب نے لکھے ہیں، تاریخ بغداد ٤۲٦/۱۲، نیز قاسم بن نصر بن سالم المعروف بدوست العابد کے حالات لکھے ہیں۔ اور آپ بغدادی تھے۔ بہترین مسلمان اور چوٹی کے عابدین سے تھے۔ ۲۸۱ میں وفات پائی۔ خیزران کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور انکا مقصود ہونا بعید ہے، تاریخ بغداد ٤۳٦/۱۲

(٤) تاریخ بغداد ۲۰۸/۱۳، صفۃ الصفوۃ ۳۲۱/۲

(٥) الحلیہ میں ہے: محمد بن عبدالرحمٰن دوست

بن دوست سے سنا، وہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ لوگ معروف رحمہ اللہ کے پاس آئے اور کافی دیر تک آپ کے پاس بیٹھے رہے۔آپ نے فرمایا:

اے لوگو! بے شک فرشتہ ہمیشہ (ہمارے پاس) رہتا ہے وہ ناغہ نہیں کرتا۔ (۱)

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن (۲) بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد (۳) بن ابو الفوارس نے، کہا: خبر دی ہمیں ابراہیم بن محمد (٤) المزکی نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن المسیب نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن خُبَیق (٥) نے، کہا: میں نے ابراہیم الدعاء (٦) سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے کہا: آپ مجھے وصیت فرمائیں، فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو یہاں تک کہ وہ تمہارا معلم اور شکوہ شکایت کا مرجع ہو، بے شک لوگ نہ تجھے نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ تجھے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (۷)

(۱) الحلیة ۳٦٤/۸ ، صید الخاطر :٤٠٦

(۲) وہ حسن بن احمد بن عبداللہ، ابن البناء ہیں۔

(۳) محمد بن احمد بن ابو الفوارس، ابو الفتح ہیں۔خطیب نے ان سے انکی اَمالی سے کچھ حصہ پڑھا۔بغداد میں ٤١٢ ہجری میں وفات پائی۔تاریخ بغداد ۳٥۲/۱ ، العبر ۱۰۹/۳ ، تذکرة الحفاظ ۲٤٠/۳

(٤) المزکی، ابراہیم بن محمد، ابو اسحاق نیشاپوری، ۳٦۲ ہجری میں وفات پائی۔

ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

(٥) عبداللہ بن خبیق، ابو محمد الانطاکی، زاہدین صالحین سے ہیں۔

ان کے حالات ابن الملقن :۳۳۸ اور الحلیة ۱٦۸/۱۰ میں ہیں۔

(٦) طبقات السلمی میں ہے، البکاء والدعاء : (فعّال) کثرت دعاء سے ہے۔

(۷) صفة الصفوة ۳۲۱/۲ ، اوراس میں اس روایت کے قریب ایک روایت ہے،:الحلیة ۳٦٠/۸ السلمی ۸۷ ، ابن الملقن :۲۸۲ ، طبقات الحنابلة ۳۸۳/۱ ، الکواکب الدریة ۲٦۹/۱

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن محمد مہروانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن رزقویہ نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے حنبل (۱) بن اسحاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالولید خلف بن (۲) الولید الجوہری نے، کہا: میں نے محمد بن سلمہ الیمامی سے سنا، وہ معروف کرخی رحمہ اللہ سے ذکر کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو یہاں تک کہ وہ تمہارا معلم، انیس اور شکوہ شکایت کا مرجع ہو، موت کی یاد اور ذکر تمہارا ہم نشین ہو، اور جان لے کہ جو مصیبت اور بلا تمہارے اوپر نازل ہو اس سے شفا اور چھٹکارا اسے چھپانے میں ہے، کیونکہ لوگ نہ تو تجھے نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان، نہ تمہیں بچا سکتے ہیں اور نہ تمہیں کچھ عطا کر سکتے ہیں۔ (۳)

خبر دی ہمیں احمد بن احمد المتوکلی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں اسماعیل بن احمد اور محمد بن ابومنصور نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں نصر بن (٤) احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن محمد بن بشران نے، کہا: خبر دی ہمیں حسین (٥) بن صفوان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن ابوالدنیا نے، کہا: روایت بیان کی

(۱) حنبل بن اسحاق بن حنبل ابوعلی الشیبانی، احمد بن حنبل کے چچازاد، ۲۷۳ ہجری میں واسط میں فوت ہوئے۔ تاریخ بغداد ۲۸٦/۸

(۲) خلف بن ولید ابوجعفر الجوہری محدث ثقہ ہیں. ۲۱۲ ہجری میں وفات پائی، تاریخ بغداد ۳۲۰/۸ ـ ۳۲۱

(۳) دیکھیں: صفة الصفوة، حلیة الاولیاء، السلمی، ابن الملقن، طبقات الحنابلة، الکواکب الدریة

(٤) نصر بن احمد بن عبداللہ بن البطر، البزاز، مسند بغداد، ٤٩٤ میں وفات پائی۔

دیکھیں: المنتظم ۱۲۹/۹، العبر ۳٤٠/۳، مشیخة ابن الجوزی : ۱۲۹ (الهامش)

(٥) الحسین بن صفوان بن اسحاق، ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

مجھ سے محمد بن حماد(۱) بن مبارک نے، کہا: ایک شخص نے معروف رحمہ اللہ سے کہا: مجھے وصیت فرمائیں!

فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو یہاں تک کہ وہ تمہارا معلم، انیس اور شکوہ شکایت کا مرجع ہو، موت کا اکثر ذکر کیا کرو حتی کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی اور ہم نشین نہ ہو، اور جان لے کہ جو مصیبت اور بلا تمہارے اوپر نازل ہو اس سے شفا اور چھٹکارا اسے چھپانے میں ہے، کیونکہ لوگ نہ تو تجھے نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان، نہ تمہیں کچھ عطا کر سکتے ہیں اور نہ تمہیں بچا سکتے ہیں۔(۲)

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو نعیم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے محمد بن احمد بن اسباط نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے اسماعیل بن ابو الحارث نے، کہا: میں نے معروف رحمہ اللہ کے بھتیجے یعقوب سے سنا، کہتے ہیں:

میں نے اپنے چچا معروف رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: بندے کا لایعنی کلام (فضول بات چیت) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسوائی اور ذلت ہے۔(۳)

---

(۱) محمد بن حماد بن مبارک، معروف کرخی رحمہ اللہ کے اصحاب سے ہیں۔

(۲) الحلیہ ۸/۳۶۰ میں ہے: جو بلا نازل ہو اس سے شفا (چھٹکارا) اسے چھپا رکھنے میں ہے......

صفة الصفوة ۳۲۱/۲ مناقب الابرار (ق/۳۱)

(۳) دیکھیں: الحلیة ۸/۳۶۱، اور طبقات الحنابلة ۳۸۳/۱ میں ان الفاظ کا اضافہ ہے "اللہ کی طرف سے اس کے لئے"۔ سیر اعلام النبلاء ۳٤۱/۹

الکواکب الدریة ۲٦۹/۱ اور اس میں ہے "اللہ کی طرف سے ناپسندیدگی ہے"

خبر دی ہمیں یحیٰی بن علی نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر محمد بن علی (۱) الخیاط نے ، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین بن حمکان نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو الحسن الدقیق نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن موسٰی الحلوانی نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن منصور الطّوسی نے ، کہا: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے متعلق بھلائی کا ارادہ فرمالیتا ہے تو اسے عامل بناتا ہے اور اسے فقراء کے درمیان جگہ دیتا ہے، اور جب کسی بندے کے متعلق اس کے علاوہ (برائی کا) ارادہ فرماتا ہے تو اسے عمل سے روک دیتا ہے اور اسے مالداروں کے درمیان ٹھہراتا ہے۔ (۲)

خبر دی ہمیں ابو بکر بن حبیب نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابو سعد بن ابو صادق (۳) نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابن باکویہ نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے فضل بن عبد اللہ (٤) الہاشمی نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبد اللہ بن سلیم المقدسی نے ، کہا: میں نے ابراہیم البکاء سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، فرماتے ہیں (٥): جب اللہ تعالیٰ کسی

---

(۱) ابو بکر محمد بن علی الخیاط، المقری ء ثقہ ہیں، ٤٦٧ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: الانساب ٥/٢٢٤ ، المنتظم ٨ / (رقم ٣٥١) طبقات الحنابلة ٢/٢٣٣ ، مناقب ابن حنبل : ٥٢١ ، طبقات القراء ٢/٢٠٨

(۲) اسے ابونعیم نے حلیہ میں ایک اور طریق سے روایت کیا۔ حلية الاولياء ٨/٣٦١

(۳) وہ: علی بن ابو صادق النیشاپوری ہیں۔

(٤) الفضل بن عبد الملک، الہاشمی، تاريخ بغداد ١٢/٣٧٥

(٥) سیر اعلام النبلاء ٩/٣٤٠ میں ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں برائی کا ارادہ فرما لیتا ہے تو اس پر عمل کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور اس پر لڑائی جھگڑے کا دروازہ کھول دیتا ہے“

الكواكب الدرية ١/٢٦٩ ، مناقب الابرار (ق/٣١)

بندے کے متعلق بھلائی کا ارادہ فرمالیتا ہے تو اس کے لئے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اس پر جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ (۱)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر نے کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن خلف نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعبدالرحمٰن السلمی (۲) نے، کہا: میں نے ابوبکر الرازی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابو العباس الفرغانی (۳) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے جنید سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے السری سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں:

اپنی نگاہوں کو پست رکھو اگر چہ سامنے بکری ہی ہو۔ (٤)

معروف کرخی علیہ الرحمہ نے فرمایا (٥): وفا کی حقیقت، باطن کو غفلت کے پردوں سے دور رکھنا اور اپنے مقصد کو فضول آفات سے خالی کرنا ہے۔

اور فرمایا: سخاوت، اس چیز کا ایثار ہے جس کی تجھے تنگی کے وقت ضرورت ہو۔

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم نے الحافظ نے، کہا: میں نے اپنے والد کا خط پڑھا کہ سیدنا معروف کرخی رحمہ اللہ سے حقیقت وفا کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: باطن کو غفلت

(۱) الحلیة ۸/۳٦۱، طبقات السلمی: ۹۰ اور اس میں ہے "اور اس پر سستی اور کمزوری کا دروازہ کھول دیتا ہے" طبقات الحنابلة ۱/۳۸٤

(۲) طبقات السلمی: ۸۸

(۳) ابوالعباس الفرغانی، حاجب بن مالک بن ارکین، الدمشقی، ۳۰٦ ہجری میں وفات پائی۔
دیکھیں: الانساب ۹/۲۷۷، تاریخ بغداد ۸/۲۷۲

(٤) الحلیة، السلمی

(٥) طبقات السلمی: ۸۸ اور اس میں ہے "غفلت کی نیند سے" الکواکب الدریة ۱/۲٦۹

کے پردوں سے دور رکھنا اور اپنے مقصد کو فضول آفات سے خالی کرنا، وفا ہے۔ (۱)

حضرت معروف رحمہ اللہ نے فرمایا(۲): بغیر عمل کے جنت طلب کرنا گناہ، بلاسبب شفاعت کا انتظار کرنا، دھوکہ اور اطاعت کے بغیر رحمت کی امید، جہالت اور حماقت ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا(۳): دنیا کس چیز کے ذریعے دل سے نکلتی ہے؟ فرمایا: محبت کو خالص (اللہ تعالیٰ کے لئے) کر لینے سے اور حسن معاملہ کے ذریعے دنیا، دل سے نکل جاتی ہے۔ اور جوانمردی (٤) کے لئے تین علامتیں ہیں: وفا بغیر خوف کے ہو، عطا بغیر سوال کے ہو اور مدح (تعریف) بلا جود وسخا کے ہو۔

اور اولیاء کرام کی علامتیں (٥) بھی تین ہیں: ان کے تمام غموں کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ ہوتا ہے، ان کی مصروفیت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے اور وہ بھاگ کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف جاتے ہیں۔

خبر دی ہمیں محمد بن ابومنصور نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن احمد (٦) بن الیسری نے،

(۱) اس خبر کا فقرہ سابقہ میں دوسری روایت سے تکرار ہے۔ اور دیکھیں: مناقب الابرار (ق/۳۱)

(۲) طبقات السلمی: ۸۹، الشذرات ۱/ ۳٦۰

(۳) طبقات السلمی: ۸۹۔ ۹۰

(٤) کشف المحجوب ۳۲٥ میں ہے:

''جوانمرد کے لئے تین علامتیں ہیں: وفاداری میں پورا اترنا، مدح بلا امید اور عطا بلا سوال''

(٥) طبقات السلمی میں ہے: ''تین ہیں...... ان کے تمام غموں کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ ہوتا ہے''

دیکھیں: مناقب الابرار (ق/۳۱)

(٦) علی بن احمد بن الیسری، ابوالقاسم، البغدادی، ٤۷٤ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: العبر ۳/ ۲۸۱، الشذرات ۳/ ۳٤٦

کہا: خبر دی ہمیں ابوعبداللہ (۱) بن بطہ نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے محمد بن حسین نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابونصر (۲) بن کردی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوبکر احمد بن محمد بن الحجاج (۳) المروذی نے، کہا: میں نے عبدالوہاب سے سنا، وہ کہتے ہیں:

ایک شخص معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور بغداد آنے کے بارے میں آپ سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بھائی! اگر تو دو صفوں کے درمیان تھا اور پرہیز گار نہیں تھا تو کونسی چیز تجھے نفع دے گی؟ اور کس چیز نے فرعون کی بیوی کو نقصان دیا؟

﴿اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ ......﴾

جب اس نے عرض کی کہ اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے اور مجھے بچالے فرعون سے۔ (٤)

خبر دی ہمیں محمد بن ابومنصور نے، کہا: خبر دی ہمیں مبارک (٥) بن عبدالجبار نے، کہا:

---

(۱) ابن بطہ، عبیداللہ بن محمد بن محمد، ابوعبداللہ العکبری، حنبلی، کثیر سماعت روایت اور سفر والے تھے۔

۳۸۷ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۱۰/۳۷۱۔۳۷۵، میزان الاعتدال ۲/۱۵، طبقات الحنابلة:۳٤٦،

العلو للذهبی :۲۹۷، مناقب ابن حنبل :٥۱۷

(۲) ابن کردی، احمد بن محمد، ابونصر الفلاس، بغداد میں ۳۲۱ ہجری میں حدیث پڑھی، تاریخ بغداد ٥/۸۳

(۳) احمد بن محمد بن الحجاج، ابوبکر المروذی، امام احمد بن حنبل کے جلیل القدر شاگرد ہیں۔

۲۷٥ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ٤/٤۲۳۔٤۲٤، طبقات الحنابلة ۱/٥٦۔٦۳

مناقب ابن حنبل :٥۰٦

(٤) التحریم ٦٦:۱۱

(٥) المبارک بن عبدالجبار، المعروف بابن الطیوری۔

خبر دی ہمیں علی بن المحسّن (۱) التنوخی نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن عبدالرحیم المازنی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو علی (۲) الکوکبی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن جنید (۳) نے، کہا: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، فرماتے ہیں:

جس نے مسجد سے تنکے کو نکالا (یعنی مسجد کو صاف کیا) پھر اپنی ضرورت کے لئے چلا گیا اس کی حاجت پوری کر دی جائے گی۔

خبر دی ہمیں یحییٰ بن حسن بن البناء نے قاضی ابو یعلی (٤) ابن الفراء سے، انہوں نے حسن بن عثمان بن بکران سے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن حسن الطّوسی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبیداللہ بن جعفر الرازی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو محمد التمیمی نے،

(۱) علی بن حسن التنوخی، ادیب، شاہد اور صدوق ہیں، ان سے خطیب نے روایات لکھیں۔

٤٤٧ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔ الانساب ۹٤/۳، تاریخ بغداد ۱۱٥/۱۲

میں کہتا ہوں: اور وہ ابن المحسّن "نشوان المحاضرة" کے مؤلف ہیں۔

(۲) الکوکبی، ابو علی: الحسین بن القاسم، محدث، ثقہ ہیں۔ ۳۱۷ ہجری میں وفات پائی۔

الانساب ٥۰۰/۱۰، تاریخ بغداد ۸٦/۸، آپ کے آثار سے اخبار میں ایک کتاب ہے اس مخطوطہ کا ایک چھوٹا ٹکڑا "الظاہریہ" میں باقی ہے۔ (الظاهرية، فی مجموع لرقم ٤/۱۱۰ قسم/۹)

دیکھیں: تاریخ التراث العربی، سزکین ٤٤٦/۱

(۳) وہ: ابراہیم بن عبداللہ بن الجنید، ابو اسحاق الختلی ہیں، ۲٦۰ ہجری کی حدود میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۱۲۰/٦، تذکرة الحفاظ ۱٤۸/۲

(٤) ابو یعلی ابن الفراء، محمد بن الحسین بن محمد، الحنبلی البغدادی، اپنے زمانے کے مشہور عالم بغداد میں چوٹی کے حنبلی علماء سے تھے۔ ان کی کثیر تالیفات ہیں۔ صلاح، عبادت اور نیکی کے ساتھ محبت کرنے میں مشہور تھے۔ ٤٥۸ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی اخبار کثیرہ ہیں۔

طبقات الحنابلة ۱۹۳/۲ ـ ۲۳۰، الاعلام ۲۳۱/٦، معجم المؤلفین ۲٥٤/۹

کہا: روایت بیان کی ہم سے صالح الاسدی نے، کہا:

ایک شخص حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو محفوظ! میں نے ایک گھر بنایا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ میرے گھر تشریف لے چلیں اور میرے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ اس کے ساتھ چل پڑے اور اس کے گھر داخل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بھائی! مکان کیا خوب ہے! لیکن ہم تیرے لئے اس گھر میں کیا دعا کریں؟

خبر دی ہمیں ابوبکر احمد بن ظفر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو علی الحسن بن احمد بن البناء نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالقاسم عبدالکریم (۱) بن ہوازن نے، فرمایا: میں نے عبدالرحمٰن السلمی (۲) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوبکر الرازی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے سری سے سنا، وہ فرماتے ہیں:

میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوا پس ایک شخص کھڑا ہوا اور درخواست کی کہ: اے ابو محفوظ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری تھیلی لوٹا دے، وہ چوری ہو گئی ہے اور اس میں ایک ہزار دینار ہیں۔ مگر آپ خاموش رہے۔ اس شخص نے پھر وہی بات دہرائی، آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اس نے پھر کہا تو حضرت معروف فرمانے لگے: میں کیا

(۱) ابوالقاسم، عبدالکریم بن ہوازن، القشیری، الشافعی، فقہ، حدیث، تفسیر اور لغت کے ائمہ سے ایک بڑے امام تھے۔ آپ عرب (الاستوا) سے تھے۔ پھر خراسان تشریف لائے، آپ کی اخبار کثیرہ ہیں۔
٤٦٥ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: طبقات الاسنوی ۲/ ۳۱۳۔۳۱۵، ابن خلکان ۲/ ۳۷۵ مقدمة القشيرية مطبوعہ ڈاکٹر عبدالحلیم محمود، ومحمود بن الشریف

(۲) طبقات السلمی میں مَیں نے اسے اخبار معروف میں نہیں پایا۔

کہوں؟ کیا یہ کہوں کہ جو چیز تو نے اپنے انبیاء کرام اور اصفیاء عظام کو نہیں دی، (۱) وہ اسے دے (۲)۔ (یہ سن کر) اس نے کہا: پس آپ میرے لئے دعا کیجئے، تو آپ نے کہا: اَللّٰھُمَّ خُرْ لَہٗ اے اللہ! (جو چیز اس کے لئے بہتر ہو) اسے اس شخص کے لئے منتخب فرمالو۔

خبر دی ہمیں سعد اللہ (۳) بن علی اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی الطریثی (٤) نے، کہا: خبر دی ہمیں ہبۃ اللہ بن محمد بن حسن الطبری (٥) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے قاسم بن جعفر نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے علی بن حسین بن جعفر القطان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن مخلد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے بنی ہاشم کے مولی جعفر بن ابو ہاشم نے، کہا: میں نے صدقہ (٦) المقابری سے سنا، وہ کہتے ہیں:

(۱) سیر اعلام النبلاء میں ہے: ''اَمَّا زَوَیْتَهٗ عَنْ اَنْبِیَائِکَ وَ اَوْلِیَائِکَ''

(۲) سیر اعلام النبلاء ۳٤۲/۹

(۳) سعد اللہ بن علی، ابو البرکات، محدث بغدادی، ابن الجوزی کے شیوخ سے ہیں۔
بغداد میں ٥٥۷ ہجری میں وفات پائی اور حربیہ میں دفن ہوئے۔
دیکھیں: مشیخة ابن الجوزی: ۱۹۱۔۱۹۳، المنتظم ۲۰٤/۱۰

(٤) احمد بن علی، ابو بکر، الطریثیثی، بغداد میں رہے، محدث، صوفی شافعی ہیں، ابن زہراء کے نام سے معروف تھے۔ ٤۹۷ ہجری میں وفات پائی۔
دیکھیں: السبکی ۱٦/۳، العبر ۳٤٦/۳، الاسنوی ۱۷۲/۲
(انہوں نے آپ کی نسبت کا ضبط کیا ہے)

(٥) صدقہ بن ابراہیم المقابری، البغدادی، زہد، صلاح اور ورع والے تھے۔ معروف کرخی رحمہ اللہ کے دوست تھے۔

تاریخ بغداد ۳۳۲/۹۔۳۳۳، حلیة الاولیاء ۳۱۷/۱۰

(٦) ان کے حالات گزر گئے۔

میں ایک دن حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر تھا کہ ایک پاگل سا شخص آیا اور کہا: اے ابو محفوظ! آپ اللہ سے میرے لئے دعا کریں میرے دس ہزار دراہم کہیں کھو گئے ہیں۔ صدقہ المقابری نے کہا: حضرت معروف علیہ الرحمہ نے اس شخص سے اِعراض کیا۔ (توجہ نہ کی، رخ پھیرلیا) اس آدمی نے اپنی بات دہرائی۔ آپ نے پھر اِعراض کیا۔

اس آدمی نے تیسری مرتبہ پھر وہی بات کہی، آپ نے پھر اعراض کیا۔ پھر فرمایا: میرے بھائی! کیا میں تیرے لئے اس چیز کی دعا کروں جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء اور اصفیاء کرام کو الگ رکھا، کیا میں تیرے لئے (اس چیز کی) دعا کروں؟

راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی، اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم میں اس حال میں کھڑا ہوا کہ اس چیز کی محبت میرے دل میں قطعاً نہیں تھی۔

سولھواں باب:

شعر کے مماثل کلام کے ذکر میں

خبر دی ہمیں ابوبکر بن حبیب نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوسعد (۱) بن ابوصادق نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعبداللہ ابن باکویہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ الازدی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن الفضل القصار نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے الحسن بن احمد بن المبارک الطوسی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے قاسم بن (۲) محمد البغدادی نے، کہا: میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کا پڑوسی تھا۔ میں نے ایک رات سحری کے وقت آپ کو نوحہ کرتے، روتے اور یہ شعر پڑھتے سنا: (۳)

اَیَّ شَیْءٍ تُرِیْدُ مِنِّی الذُّنُوْب　　شُغِفَتْ بِیْ، فَلَیْسَ عَنِّیْ تَغِیْبُ

مَا یَضُرُّ الذُّنُوْبُ لَوْ اَعْتَقْتَنِیْ　　رَحْمَةً لِّیْ، فَقَدْ عَلَانِی الْمَشِیْبُ

[۱] کونسی چیز مجھ سے گناہ کرانا چاہتی ہے، مجھے گناہوں میں مشغول رکھتی ہے اور مجھ سے (ایک لحظہ بھی) اوجھل نہیں ہوتی۔

[۲] گناہ ہرگز کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے اگر تو مجھ پر رحم فرماتے ہوئے بخش دے بیشک اب تو مجھ پر بڑھاپا طاری ہو گیا ہے۔

(۱) ابوسعد، علی بن ابوصادق، النیشاپوری، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

(۲) تاریخ بغداد ۱۲/۴۳۵

(۳) صفة الصفوة ۲/۳۲۱، طبقات ابن الملقن: ۲۸۳، (۲) میں: سیر اعلام النبلاء ۹/۳۴۲ اور اس میں "مَا یَضُرُّ" کی بجائے "مَا تَضُرُّ" کا لفظ ہے۔

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں ثابت (۱) بن بندار نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو الفرج الطناجیری (۲) نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر النُوشری (۳) نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو عبداللہ بن مخلد نے، کہا: میں نے احمد (٤) بن نصر کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں (٥):

مَوْتُ التَّقِيِّ حَيَاةٌ لَا نَفَادَ لَهَا
قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَ هُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

پرہیزگار شخص کی موت اصل میں حیات جاودانی ہے، اور بہت سارے لوگ مر کر بھی زندہ ہوتے ہیں۔

(۱) ثابت بن بندار، ابو المعالی الدینوری البغدادی، ابن الحمامی کے نام سے معروف ہیں، محدث ہیں حدیث کی سماعت کی اور آگے روایت بھی کی۔ ٤۹۸ ہجری میں وفات پائی۔

المنتظم ۹/۱٤٤ ، العبر ۳/۳٥۱ ، الشذرات ۳/٤۰۸

(۲) الطناجیری، الحسین بن علی، ابو الفرج البغدادی۔ ٤۳۹ ہجری میں فوت ہوئے۔

تاریخ بغداد ۸/۷۹ ، الانساب ۸/۲٥۱

(۳) النُوشری، ابو بکر احمد بن منصور بن محمد، الوراق، بغدادی، ۳۸۸ ہجری میں فوت ہوئے۔

تاریخ بغداد ٥/۱٥٥

(٤) احمد بن نصر، ابو عبداللہ الخزاعی، اہل سامراء سے ہیں، امر بالمعروف پر عمل پیرا بڑے علماء سے تھے، محدث ہیں۔ حضرت مالک بن انس، حماد اور ہشیم وغیرہم نے ان سے سماعت کی۔ واثق نے انہیں سامراء میں ۲۳۱ ہجری میں شہید کر دیا کیونکہ آپ نے ''خلق قرآن'' کے قول سے انکار کر دیا تھا۔ آپ کا سر مبارک بغداد میں چھ سال تک سولی پر ہی رہا جیسا کہ ابن الجوزی نے ذکر کیا۔ پھر آپ اپنے جسم کے ساتھ ۲۳۷ ہجری میں بغداد کے معروف قبرستان ''مالکیہ'' میں دفن ہوئے۔ صفۃ الصفوۃ ۲/۳٦۳-۳٦٥

(٥) تاریخ بغداد ۱۳/۲۰۷ ، الحلیة ۸/۳٦۰ ، ابن الملقن :۲۸٥ ، طبقات الحنابلة ۱/۳۸۷

مجھے کسی عابد سے یہ بات معلوم ہوئی، انہوں نے کہا: میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ان کے گھر حاضر ہوا۔ وہ میرے لئے جو کی روٹی اور پسا ہوا نمک لائے اور فرمایا: کھا، مستقل اور مسلسل ایک ہی چیز کھانا منع ہے اور یہ شعر پڑھا،

وَ مَتٰی تَفْعَلُ الْکَثِیْرَ مِنَ الْخَیْرِ

وَ اِذَا کُنْتَ تَارِکًا لِاَقَلِّہٖ

تو کثیر بھلائی کب کرے گا جبکہ تو تھوڑی نیکی کو چھوڑنے والا ہے۔

سترھواں باب:

فنون میں آپ کے کلام کے ذکر میں

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی المدیر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن علی الخیاط نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین بن حمکان نے، کہا: میں نے حسن ابن عثمان (۱) بن عبداللہ البزاز سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوبکر (۲) الزیات سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابن شیرویہ (۳) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا،

آپ فرماتے ہیں: جس نے خرید وفروخت کی اگر چہ رأس المال کے ذریعے ہو اس کے لئے اس میں برکت رکھی گئی، جیسا کہ بارش، کھیتی میں برکت کا باعث ہوتی ہے۔ (٤)

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونُعیم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عمر (٥) بن احمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے حسین بن صدقہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن زیاد (٦) نے

(۱) الحسن بن عثمان بن عبدویہ (تاریخ بغداد میں)، ابومحمد البزاز، تاریخ بغداد ۳٦۱/۷

(۲) ابوبکر الزیات، البغدادی

(۳) ابن شیرویہ، عبداللہ بن محمد، دیکھیں: تاریخ بغداد ۱۲۷/٦، الانساب ٤٦۸/۷،
اس کتاب میں ان کا ذکر مکرر ہوا ہے۔

(٤) طبقات الحنابلة ۳۸۷/۱

(٥) عمر بن احمد بن عمر، ابوعبداللہ، المعروف بابن شق القصبانی، اور یہ وہ شخص ہیں جن سے ابونعیم روایت کرتے ہیں، ۳٦۲ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۲٥۱/۱۱_۲٥۲

(٦) احمد بن زیاد بن مہران، ابوجعفر البزاز، البغدادی، ۲۸۱ ہجری میں وفات پائی، تاریخ بغداد ۱٦٤/٤

کہا: میں نے بکر بن خنیس سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت معروف رحمہ اللہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: تو خرید و فروخت کیا کرا گر چہ رأس المال (اصل پونجی) ہی کے بدلے میں کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اصل پونجی میں اس طرح (نمو) ترقی ہوتی ہے جس طرح کھیتی میں۔ (۱)

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو نُعیم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عثمان بن محمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے المحاملی نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن منصور الطّوسی نے، کہا:

ایک بار حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا، میرے پاس ایک کپڑا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: اے محمد! تم اس کا کیا کرو گے۔ میں نے کہا کہ میں اس کی ایک قمیص بناؤں گا۔ فرمایا: اس کی ایک چھوٹی قمیص بناؤ، اسے پہن کر تین کام کرو: ﴿۱﴾ سنت پر عمل پیرا ہو جاؤ، ﴿۲﴾ اپنے کپڑے صاف رکھو، ﴿۳﴾ کپڑے کو اس وقت اتارو جب وہ پھٹ جائے۔ (۲)

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر الخیاط نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن حمکان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالحسن الدقیقی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن موسیٰ الحلوانی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن منصور الطّوسی نے، کہا: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، آپ فرماتے ہیں:

جس نے اپنے امام پر لعنت کی وہ اس کے عدل سے محروم ہو گیا۔ (۳)

---

(۱) حلية الاولياء ٨/٣٦٤

(۲) حلية الاولياء ٨/٣٦٤

(۳) طبقـات الحنابلة ١ ٣٨٦ اسے اسود بن سالم نے اس طرح روایت کیا۔ ''بے شک جس نے امام پر لعنت کی وہ اس کے عدل سے محروم ہو گیا'' سیر اعلام النبلاء ٩/٣٤٢

یہ مصنف کے لکھے ہوئے اجزاء کے پہلے جزء کا آخر ہے۔

سب تعریفیں اللہ وحدہ کے لئے ہیں اور صلوات اس کی بہترین مخلوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ پر اور آپ کے اصحاب پر قیامت کے دن تک کثیر سلام ہو۔ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

جزءثانی

فوائد معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ

﴿ تألیف ﴾

شیخ امام عالم ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن الجوزی

اِسے اُن سے ابو موسیٰ عبداللہ بن شیخ امام حافظ عبدالغنی بن عبداللہ (عبدالواحد) بن علی بن سرور المقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمیں خبر دی ابو موسیٰ عبداللہ بن شیخ امام حافظ عبدالغنی بن عبداللہ (عبدالواحد) بن علی بن سرور المقدسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے،

فرمایا: ہمیں خبر دی شیخ امام عالم ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی نے، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ ان کی تائید فرمائے۔ ہمیں اور مسلمانوں کو اُن کے علوم کی برکات سے نفع عطا فرمائے۔ آمین

اٹھارھواں باب:

آپ کی مناجات اور دعا کے ذکر میں

خبر دی ہمیں محمد بن عبدالملک اور محمد بن ناصر نے ، کہتے ہیں: خبر دی ہمیں احمد بن حسن (۱) بن خیرون نے ، کہا: خبر دی ہمیں الازجی (۲) نے کہا: خبر دی ہمیں مفید (۳) نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابن منیع (٤) نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن منصور الطوسی نے ، کہا: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا ، وہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ تو ہمیں صالحین سے بنا یہاں تک کہ ہم صالحین ہو جائیں۔

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے ، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم حافظ نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر

(۱) اصل سے ساقط ہے ، ابن خیرون کے حالات گزر چکے ہیں۔

(۲) ازجی کے حالات گزر چکے ہیں ، آپ نے ٤٤٤ ہجری میں وفات پائی۔

(۳) المفید ، میں انہیں جانتا کہ کون ہیں؟ اور جن کا ذکر تاریخ بغداد ۱ك۳٤٦ میں ہے وہ ایک اور محدث ہیں جو مفید کے نام سے معروف ہیں ، اور ان کا نام محمد بن احمد ، ابوبکر ہے ، لیکن ان کا سن ولادت ۲۸٤ ہجری ہے اور سن وفات ۳۷۸ ہجری ہے۔ نیز دیکھیں: ٥/٣٤٤ ۔ اور وہ جرجرائی کے نام سے معروف ہیں۔ دیکھیں: الانساب ۳/۲۲٤ ۔ اس میں ہے کہ آپ ٤٠٠ ہجری سے پہلے وفات پا گئے تھے۔ دیکھیں: تاریخ بغداد ٤/ ۲۲۳ اور وہ یہاں مقصود نہیں ہیں کیونکہ ان کے اور ابن منیع کے درمیان بُعد زمانہ ہے (ت۔ ۲٤٤ ھجری)۔ اور مفید ۲۸٤ ہجری میں پیدا ہوئے۔

(٤) ابن منیع ، احمد بن عبدالرحمٰن ، ابوجعفر بغوی ، بغداد آئے اور ۲٤٤ ہجری میں وفات پائی۔

العبر ۱/٤٤۲ ، الجمع ۱/۷ ، الاعلام ۱/۲٤٥ ، معجم المؤلفین ۲/۱۸٤

نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن حسین الحذاء(۱) نے اور خبر دی ہمیں یحیٰی بن عیسٰی مدیر نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن محمد مہروانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسن ابن رزقویہ نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے جعفر بن محمد بن عباس البزاز نے، دونوں نے کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن ابراہیم الدورقی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے سلمہ (۲) بن عقار نے معروف ابومحفوظ رحمہ اللہ سے کہ آپ بادشاہ کے ذکر کے وقت کہتے تھے: اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا چہرہ نہ دکھا جن کی طرف نظر کرنا تجھے پسند نہیں (۳)

خبر دی ہمیں یحیٰی بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن محمد مہروانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن رزقویہ نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے جعفر بن محمد بن عباس البزاز نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن ابراہیم الدورقی نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے ابومحمد نے، کہا:

میں نے معروف رحمہ اللہ کو دیکھا اور فوجیوں (۴) کی طرف نظر دوڑائی، آپ نے اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لئے۔(۵)

(۱) احمد بن حسین بن نصر، ابوجعفر الحذاء، ہمدان کے مولیٰ ہیں، بغداد میں رہے اور وہیں ۲۹۹ ہجری میں وفات پائی، اہل سامراء سے تھے۔ تاریخ بغداد ۴/۹۷-۹۸

(۲) نسخہ (ق) میں ہے: ابن عقاب، اور وہ غلط ہے۔ اور سلمہ بن عقار، کرخی، فضیل عیاض، الدورقی اور ابن عیینہ وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ ابن معین ان کے متعلق فرماتے ہیں: کہ آپ ثقہ مأمون ہیں۔

تاریخ بغداد ۹/۱۳۴

(۳) حلیۃ الاولیاء ۸/۴۶۴

(۴) المسودد: عباسی فوجی، ان کا نام مسودہ اس لئے رکھا گیا کیونکہ وہ سیاہ لباس پہنتے تھے۔ اور اس اصطلاح کا اطلاق فوجی اور عام سپاہی پر ہوتا ہے۔ دیکھیں: تصحیح الفصیح لابن درستویہ ۲/۳۰۰

(۵) شاید آپ نے اس لئے کیا کہ انہیں دیکھ کر وحشت پیدا ہوئی جب ان کی ہیئت سے رعب طاری ہوا۔

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن علی الخیاط نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین (۱) بن حمکان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے علی بن احمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن موسیٰ نے، کہا: میں نے محمد بن منصور الطّوسی سے سنا، وہ کہتے ہیں (۲): میں ایک مرتبہ جامع مسجد میں معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قریب بیٹھا، پس آپ یہی کلمات دہراتے رہے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، میرا گمان ہے کہ آپ نے یہ کلمات دس ہزار مرتبہ کہے۔ کہا: کہ آپ فرماتے تھے: مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف استغاثہ کرنے کی دعا پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ......﴾ [الانفال ۸:۹]

جب تم فریاد کرتے تھے اپنے رب سے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر الخیاط نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے حسن بن حسین بن حمکان نے، کہا: میں نے ابوالفتح حمصی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے احمد بن مروان سے سنا، وہ کہتے ہیں: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن ابوالدنیا نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عمر بن (۳) موسیٰ نے، کہا: ایک شخص معروف کرخی علیہ الرحمہ کے پاس

(۱) ابن حمکان، حسن بن حسین، فقیہ شافعی، بغدادی ہیں، ۴۰۵ ہجری میں وفات پائی۔

الانساب ٤/٢٢٤، تاريخ بغداد ٧/٢٩٩، ميزان الاعتدال ٢/٥٣٣

(٢) طبقات الحنابلة ١/٣٨٥، سير اعلام النبلاء ٩/٣٤٢

(٣) تاريخ بغداد ١١/٢١٤، ترجمہ: عمر بن موسیٰ، ابوحفص الجلاء، اور ان سے ایک روایت مکرر گزر چکی وہاں عمر بن موسیٰ اور ہیں جو ابوحفص توزی مخرمی کے نام سے معروف ہیں اور ۲۸۴ ہجری میں وفات پائی، وہ بشر بن حارث سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ یہاں مقصود نہیں ہیں۔ تاريخ بغداد ١١/٢١٤

آیا اور کہا: اے ابو محفوظ ! آپ دعا کریں تا کہ ہم آمین کہیں۔ پس حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا: بلکہ آپ دعا کریں یہاں تک کہ ہم آمین کہیں۔ پس اس آدمی نے دعا کی اور معروف رحمہ اللہ نے اس کی دعا پر آمین کہی۔

کہا: ایک شخص سیدنا معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا: آپ اللہ سے دعا کریں تا کہ وہ میرا دل نرم کر دے۔ راوی نے کہا: آپ نے اسے فرمایا: تو کہہ، اے دلوں کو نرم فرمانے والے میرا دل نرم فرما دے اس سے پہلے کہ تو اسے موت کے وقت نرم کرے۔

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبد اللہ حافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ نے کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق سراج نے، کہا: میں نے ابو بکر بن ابو طالب سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معروف علیہ الرحمہ کو یہ دعا کرتے ہوئے دیکھا، اے اللہ! اہل خیر میں سے جو بھلائی کو پہنچے اس کی مدد فرما، ہماری اصلاح اور اس پر ہماری مدد فرما (۱)

سراج نے کہا: میں نے علی بن (۲) موفق سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معروف علیہ الرحمہ کو یہ دعا کرتے ہوئے دیکھا، اے مالک! اے قدرت والے! اے وہ ذات کہ جس کا کوئی ہمسر اور جانشین نہیں۔

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد نے کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبد اللہ [الحافظ] نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو محمد بن حیان نے، کہا:

(۱) حلیۃ الاولیاء ۳٦۱/۸، وہاں "و اعنا" کی بجائے غلطی سے "و اعاننا" لکھا ہے۔

(۲) علی بن الموفق، ابو الحسن العابد، زاہدین صادقین سے تھے۔ ۲٦۵ ہجری میں وفات پائی۔ ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

دیکھیں: صفۃ الصفوۃ ۳۸٦/۲۔۳۸۸، حلیۃ الاولیاء ۳۱۲/۱۰

روایت بیان کی ہم سے احمد بن مہروانی نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابن رزقویہ نے ، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے ، کہا: خبر دی ہمیں حسین (۱) الحذاء نے اور خبر دی ہمیں یحیٰ (۲) بن علی نے ، کہا: خبر دی ہمیں یوسف نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے الدورقی نے ، کہا: روایت بیان کی مجھ سے ہمارے ایک ساتھی نے ، کہا: (۳)

اصحاب زہیر (٤) سے ایک قوم حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس سے گزری ، وہ لڑائی کرنے جارہے تھے۔ان کے ساتھ ایک نوجوان لڑکا بھی تھا۔آپ نے فرمایا: اے اللہ ان کی حفاظت فرمانا، آپ سے کہا گیا: آپ تو انہیں دعا دے رہے ہیں! فرمایا: تجھ پر افسوس! اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی وہ واپس لوٹ آئیں گے اور آگے نہ جاسکیں گے۔

خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن حبیب نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابوسعد علی بن ابو صادق نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابن باکویہ شیرازی نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبدویہ (٥) مؤدب نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے......

(۱) احمد بن حسین بن نصر ، ابوجعفر الحذاء ، ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

(۲) وہ یحیٰ بن علی المدیر ہیں جو ابن الطراح کے نام سے معروف ہیں، مؤلف کے شیخ ہیں۔ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

(۳) الحلیة ۳٦٦/۸

(٤) زہیر ، وہ زہیر بن مسیب الضبی ہے عباسی فرماں روا تھا، امین کے ساتھ مامون کے فتنہ میں یہ مامون کے ساتھ تھا، پھر اسے حسن بن سہل نے خانقین اور خوزستان کے درمیان جوخی کا عامل بنایا۔پھر بغداد میں حسن کے خلاف فتنہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے شعلے زہیر تک پھیل گئے پس یہ قید ہوا اور پھر ۲۰۱ ہجری میں ذبح کردیا گیا۔دیکھیں: الاعلام ۵۲/۳ ، الکامل ابن اثیر ۹۰/٦ ، ۱۰۳ ، ۱۰۷

(٥) احمد بن عبدویہ ، وہ: احمد بن ابراہیم العبدوی ، ابوالحسن زاہد محدث ہیں ، ۳۸۵ ہجری میں وفات پائی ، الانساب ۳٥٤/۸ ، ۳٥٥

ابوعبداللہ (۱) الفضل بن عبداللہ الہاشمی نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن جعفر سامری (۲) نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم الاطروش (۳) نے ، کہا: معروف کرخی رحمہ اللہ بغداد میں دجلہ (٤) کے کنارے بیٹھے تھے کہ اتنے میں ہمارے سامنے سے نوعمروں کی ایک ٹولی گزری۔ وہ دف بجا رہے تھے اور شراب پی رہے تھے۔ آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: اے ابومحفوظ! کیا آپ انہیں نہیں دیکھتے کہ پانی میں (علی الاعلان) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہے ہیں؟ آپ ان کے لئے بددعا کیجئے۔ آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا:

اے اللہ! اے میرے آقا اور مولا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو انہیں جنت میں خوش رکھ جس طرح تو نے انہیں دنیا میں خوش رکھا ہے۔ آپ کے ساتھیوں نے کہا: ہم نے تو آپ کو ان کے لئے بددعا کرنے کو کہا تھا، ہم نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ ان کے لئے اللہ سے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ انہیں آخرت میں خوش رکھے گا تو دنیا میں ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور تمہارا اِس میں کوئی نقصان نہیں۔ (٥)

خبر دی ہمیں ابراہیم بن (٦) دینار نے، کہا:

(۱) تاریخ میں ہے: ابوعبداللہ، فضل بن عبدالملک، الہاشمی، جامع رصافہ کے امام تھے۔ ۳۰۷ ہجری میں فوت ہوئے۔ تاریخ بغداد ۳۷۵/۱۲

(۲) احمد بن جعفر بن محمد، ابوالعباس السامری، صاحب اخبار ہیں، تاریخ بغداد ٦۲/٤

(۳) صفۃ الصفوۃ میں ہے: الاطرش ، میں کہتا ہوں: والاطروش ، جسے ادنیٰ یقین ہے۔

(٤) اصل میں ہے: (الدجلۃ) یہ اسم علم ہے جو معرفہ نہیں ہوتا۔ دیکھیں: معجم البلدان ٤٤١/۲

(٥) صفۃ الصفوۃ ۳۲۱/۲ ، طبقات الاولیاء :۲۸۳ ، مناقب الابرار (ق/۳۲)

(٦) ابراہیم بن دینار، ابوحکیم نہروانی، ابن جوزی کے شیخ ہیں، ٥٥٦ ہجری میں وفات پائی۔ دیکھیں: مشیخۃ ابن الجوزی :۱۸٤-۱۸٦ ، اعلام ۳۲/۱

خبر دی ہمیں ابوعلی بن (۱) نبہان نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین بن دوما (۲) نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن نصر ذارع (۳) نے، آپ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے اپنے سے قطع نہ کر اور مجھ سے وہ چیز لے جو مجھ میں تیرے لئے ہے۔

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن احمد بن (٤) رزق نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن سعید حربی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن احمد بن (٥) خالد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو الفضل / یعنی محمد بن ابو ہارون الوراق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن مبارک نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے خلف بن ہشام نے، کہا: میں نے معروف سے سنا / یعنی کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، فرماتے ہیں: اس دعا کو فقراء کے لئے کہا جاتا ہے۔

(خلف راوی کو شک ہے کہ آپ نے لِلْفُقَرَاء کہا یا لِلدَّيْن کہا) یہ کہ بندہ صبح کے

---

(۱) ابوعلی بن نبہان، محمد بن سعید بن نبہان، بغدادی، شاعر محدث ہیں۔ ۵۱۱ ہجری میں وفات پائی،

دیکھیں: المنتظم ۹/۱۹۵، العبر ٤/۲٥، الشذرات ٤/۳۱

(۲) ابن دوما، حسن بن حسین، ابوعلی النعالی، البغدادی، ٤۳۱ میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۷/۳۰۰، المنتظم ۸/۱۰٦، میزان الاعتدال ۱/٤۸٥

(۳) احمد بن نصر، الذارع، ابوبکر البغدادی، ایک جماعت سے حدیث پڑھی۔ ان کے متعلق خطیب نے کہا: ثقہ نہیں ہیں، اور دارقطنی نے کہا: دجال ہیں۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ٥/۱۸٤، میزان الاعتدال ۱/۱٦۱، لسان المیزان ۱/۳۱۷

(٤) محمد بن احمد بن رزق، المعروف بابن رزقویہ۔ دیکھیں: تاریخ بغداد ۱/۱٤٥

(٥) محمد بن احمد بن خالد، ابوجعفر بیکندی، البخاری، البغدادی، تاریخ بغداد ۱/۲۹٤

وقت پچیس بار کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَثِيْرًا ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ ، فَاِنَّهُمَا بِيَدَيْکَ ، لَا يَمْلِكُهُمَا اَحَدٌ سِوَاکَ اَوْ غَيْرُکَ .(١)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ بہت پاک ہے، اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک یہ دونوں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ ان دونوں کا تیرے سوا اور کوئی مالک نہیں۔

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن سوار نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبداللہ جریری نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسن، احمد بن محمد جندی (٢) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن محمد صیدلانی (٣) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالطیب مؤدب نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوبکر بن حماد مقری ء (٤) نے، کہا:

میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ سے عرض کیا: اے ابو محفوظ! مجھ پر بھاری قرض ہے

(١) تاريخ بغداد ٣١٢/٥ ، طبقات الحنابلة ٣٨٤/١

(٢) الجندی، احمد بن محمد (جیم کے پیش اور نون کے سکون کے ساتھ) یہ جند/لشکر کی طرف نسبت ہے اور آپ ابوالحسن، احمد بن محمد بن عمران، بغدادی، قاضی الطیور تھے، کبوتروں کی طبیعتیں پہچانتے تھے۔

٣٩٦ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ٧٧/٥، الانساب ٣٢٢/٣

(٣) ابوبکر صیدلانی، محمد بن سفیان بن ابوالزرد الابلی سے حدیث پڑھی، عبدالصمد بن علی الطستی نے آپ سے روایت کی۔ دیکھیں: تاریخ بغداد ٣٦١/٤

(٤) المقری ء، ابوبکر: محمد بن حماد، بغدادی، ٢٦٧ ہجری میں وفات پائی، قراء اور صالحین سے تھے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ٢٧٠/٢ ، طبقات الحنابلة : ٢١٠

آپ نے فرمایا: میں تجھے ایک چیز سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کے سبب تیرا قرض ادا فرمائے گا(۱) تو ہر صبح پچیس مرتبہ کہا کر:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ، وَاللّٰـهُ اَكْبَرُ ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا.(۲)

ابوبکر بن (۳) حماد نے کہا: میں نے اسی طرح کیا پس اللہ تعالیٰ نے میرا قرض ادا فرما دیا اور مجھے کثیر بھلائی عطا فرمائی۔ میں معروف کرخی کے پاس گیا اور انہیں کہا: جیسے آپ نے کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے میرا قرض ادا فرما دیا اور مجھے بہت بھلائی عطا فرمائی۔

حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ فرمانے لگے: اس دعا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بے شک یہ عقل مند کا درہم ہے۔(٤)

ابوالطیب المؤدب نے کہا: میں بھی مقروض ہو گیا تھا پس میں نے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے میرا قرض ادا فرما دیا۔

احمد بن محمد نے کہا: اللہ کی قسم! میں بھی مقروض تھا میں نے ان کلمات کو پڑھا پس اللہ عزوجل نے میرا قرض ادا فرما دیا۔

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبد اللہ حافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن

(۱) نسخہ (ق) میں ''يَقْضِي اللّٰهُ بِهٖ'' کی بجائے ''يَقْضِيْ بِهٖ دَيْنَكَ'' کے الفاظ ہیں۔

(۲) تاریخ بغداد ٥/٣١٢

(۳) ابوبکر بن حماد، کبار صالحین سے تھے، ضابط للحرف اور امام ابن حنبل کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ خطیب نے آپ کی تعریف کی ہے۔

(٤) یعنی: وہ دعا جو آپ نے انہیں سکھائی اور اس دعا کی مثل دیکھیں: جامع الاصول ٤/٣٧٤، ٣٧٩

عبداللہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے، کہا: میں نے ابراہیم بن جنید سے سنا۔ وہ اپنے شیخ سے اس کا ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معروف کرخی رحمہ اللہ کی دعا اکثر یوں ہوتی تھی، اے اللہ! ہمیں لوگوں کی تعریف سے دھوکہ کھانے والا نہ بنا اور نہ ہماری خطاؤں کو پوشیدہ کر کے ہمیں دھوکے میں رکھ، تو ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جن کا تیرے ساتھ ملاقات پر ایمان ہے اور جو تیرے فیصلے پر راضی رہتے ہیں اور تیری عطا پر قناعت کرتے ہیں اور اس طرح ڈرتے ہیں جس طرح تجھ سے ڈرنے کا حق ہے۔ (۱)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عمر بن عثمان واعظ نے کہا: میں نے عبداللہ بن محمد سے سنا، وہ کہتے ہیں: روایت بیان کی مجھ سے محمد بن منصور الطّوسی نے، کہا: میں نے معروف رحمہ اللہ کو یہ کہتے سنا، اے اللہ! بے شک میں طول (۲) امل (لمبی چوڑی امید) سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ نیک عمل سے روکتی ہے۔ (۳)

خبر دی ہمیں ابن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالملک بن محمد بزوغانی (۴)۔ نے، کہا:

---

(۱) حلية الاولياء ۳٦١/۸ ، الكواكب الدرية ۲٦۸/۱

(۲) حلية الاولياء ۳٦١/۸ ، صفة الصفوة ۳١۹/۲

(۳) نسخہ (ق) اور الاصول الاخرى میں ہے "میں طول امل سے تیری پناہ مانگتا ہوں، طول امل، نیک عمل سے روکتا ہے" دیکھیں: الكواكب الدرية ۲٦۹/۱

(۴) نسخہ (ق) میں البز رغانی غلط لکھا ہے۔ البز وغانی، یہ بغداد کے ایک گاؤں بزوغی کی طرف نسبت ہے۔ عبدالملک بن محمد، ابومحمد اہل حربیہ کے ایک محدث ہیں۔ ۵۰۰ ہجری میں وفات پائی اور حربیہ میں دفن ہوئے۔

تاريخ ابن نجار ۱۳۳/۱، معجم البلدان ١٦٥/۲ ، تهذيب التهذيب ۳۲۸/١۲

خبر دی ہمیں علی بن عمر قزوینی (۱) نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن عمر القواس نے، کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ بن محمد بن شاذان نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے صندل خادم نے، کہا: میں معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا کرتا تھا۔ آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اے اللہ! تو اپنی سزا کے سبب مجھے تکلیف نہ پہنچا اور نہ میری خطا کی وجہ سے میرا مؤاخذہ فرما...... پس تو بخشش فرما اور میرا کام آسان فرما اور قبول فرما، مجھے اس شخص کی طرح نہ بنانا جو اچھا کام کر کے تجھ سے اور تیرے عذاب سے بے پرواہ ہو جائے اور نہ اس کی طرح جو تیرے سامنے برا کام کرے۔ اے انبیائے کرام کے مولا اور اے نیکوں کے دوست! تو جدید ہے بوسیدہ نہیں ہوتا، تو زندہ ہے تجھے موت نہیں، بلکہ میں نے تجھے پہچانا ہے، اگر تو نہ (۲) بتاتا تو میں نہ جانتا کہ تو کون ہے، تو برکت والا اور بلند ہے۔

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر الحمال (۳) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے علی بن رستم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن معمر نے، کہا: میں نے ثابت بن ہیثم (٤) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، فرماتے ہیں:

جس نے ہر روز دس بار کہا: اسے ابدال میں لکھا جائے گا۔ (٥)

(۱) دیکھیں: تاریخ ابن نجار ۱/۱۳۳

(۲) نسخہ (ق) میں "لَوْ لَا" کی بجائے "وَ لَوْ لَا" ہے۔

(۳) (الحمال) اصل نسخہ سے ساقط ہے۔

(٤) اصل نسخہ میں ہے: ثابت بن ہشیم

(٥) الحلية ٣٦٦/٨، الكواكب الدرية ٢٦٨/١-٢٦٩

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ ،اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔

اے اللہ! تو اُمت محمد ﷺ کی اصلاح فرما، اے اللہ! تو اُمت محمد ﷺ کی مشکلات کو حل فرما، اے اللہ! تو اُمت محمد ﷺ پر رحم فرما۔

عبداللہ بن محمد (۱) نے کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن جعفر (۲) جمّال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن خالد الخلال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد انصاری نے، کہا: میں نے معروف رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کہ جو شخص اپنے بستر پر لیٹتے وقت یہ کلمات پڑھے، (۳) اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام (اور وہ (۴) بندوں کی حاجتیں پوری کرنے کے موکل ہیں) کو حکم دیتا ہے، اے جبریل! تو میرے بندے کی حاجت پوری کر دے۔

(۱) عبداللہ بن محمد بن جعفر الجمال، ابونعیم اصفہانی سے روایت ہے۔

(۲) الانساب ۲۹۷/۳ ، تاریخ بغداد ۵۹/٤ ، الجمال: ابوجعفر احمد بن جعفر بن سلم۔

(۳) یَتَعَارَّ: اور نسخہ (ق) اور الاصول الاخری میں ہے (یتعاری) اور یہ غلط ہے۔ اور 'تعارّ' راء کی شد کے ساتھ، آواز کے ساتھ بیدار ہونا۔ یعنی جب کلام اور گھبراہٹ کے ساتھ بیدار ہو۔ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے طریق سے حدیث میں آیا ہے، "جب آپ رات کو بیدار ہوئے تو ایسے ایسے کہا......"

الفائق ۲۰۲/۱ ، النہایۃ ۲۰٤/۳ ، اللسان و الصحاح (ع / ر / ر) غریب ابی عبید ۱۳٤/٤

(٤) نسخہ (ق) اور الحلیۃ میں ہے: اور وہ موکل فرشتہ ہے۔

(۵) سنن ابی داؤد ۳۰۵/۵ (رقم ۵۰٦۰) میں ہے: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی آنکھ رات کو کھل جائے تو بیداری کی حالت میں کہے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اور وہ جو چاہے اس پر قادر ہے، پاک ہے اللہ، اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں [نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ] اور اللہ بہت بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔ پھر دعا کرے: اے اللہ مجھے بخش دے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ ،(١) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَ رَحْمَتِکَ ، فَاِنَّهُمَا بِيَدِکَ ، لَا يَمْلِکُهُمَا اَحَدٌ سِوَاکَ .(٢)

اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں بے شک یہ دونوں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ ان دونوں کا تیرے سوا اور کوئی مالک نہیں۔

کہا: میں نے معروف رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ ایک شخص نے گھر کو الوداع کرتے ہوئے کہا:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ عَفْوِکَ عَنْ خَلْقِکَ۔

اے اللہ! تیرے ہی لئے حمد ہے تیری مخلوق سے تیری معافی کے بقدر۔

پھر وہ تھوڑے عرصہ کے بعد لوٹا، اس نے پھر وہی کلمہ دہرایا تو اس نے (غیب سے) ایک آواز سنی کہ گزشتہ سال(٣) جب تو نے یہ کلمہ کہا تھا(٤) اس وقت سے ہم اس (کے ثواب) کو نہیں گن سکے۔(٥)

---

(١) ابوعبید: کہتے تھے کہ وہ کہے: " سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّيْنَ وَ اِلٰهِ الْمُرْسَلِيْنَ "

(٢) الحلية ٣٦٧/٨

(٣) نسخہ (ق) اور الحلية میں " مِنْ قَلِيْلٍ " کی بجائے " مِنْ قَابِلٍ " ہے۔

(٤) الحلية ٣٦٦/٨

(٥) نسخہ (ق) میں " عَامَ اَوَّل " کی بجائے " عَامَهَا الْاَوَّل " ہے۔

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی المدیر نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن محمد مہروانی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن رزقویہ نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: خبر دی ہمیں اسحاق بن ابراہیم ختلی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے معروف کرخی رحمہ اللہ کے بھتیجے حسین بن عیسٰی نے، کہا: میں نے اپنے چچا جان سے سنا، فرماتے ہیں: جب بندہ اپنے بستر پر آئے اور یہ دعا پڑھ کر سو جائے:

اَللّٰھُم لَا تُنسِنَا ذِکرَکَ، وَ لَا تُؤمِنَّا مَکرَکَ، وَ لَا تَھتِکَ عَنَّا سِترَکَ، وَ لَا تَجعَلنَا مِنَ الغَافِلِینَ، وَ نَبِّھنِی لِاَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَیکَ، اَسألُکَ فَتُعطِینِی، وَ اَستَغفِرُکَ فَتَغفِرُ لِی وَ اَدعُوکَ فَستَجِیبُ لِی.

اے اللہ! تو ہمیں اپنا ذکر نہ بھلا، اور ہمیں اپنی خفیہ تدبیر سے بے پرواہ نہ کر، اور تو ہم سے اپنا پردہ چاک نہ کر، اور تو ہمیں غافلوں سے نہ بنا، اور اپنی پسندیدہ ساعتوں سے ہمیں باخبر رکھ، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو مجھے عطا فرما، اور میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں تو میری بخشش فرما، اور میں تجھ سے دعا کرتا ہوں پس تو میری دعا قبول فرما۔

تو اس بندے کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو اسے جگاتا ہے پس اگر وہ اس سے پہلے (۱) اٹھ جائے فبہا، ورنہ فرشتہ درود پڑھتا اوپر چلا جاتا ہے اور اس کلام کے کہنے والے کا ثواب لکھتا ہے۔

خبر دی ہمیں محمد بن منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالملک بن محمد بزوغانی نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن عمر قزوینی نے، کہا: خبر دی ہمیں یوسف بن عمر القواس نے، کہا: میں نے محمد بن مخلد عطار سے پڑھا، میں نے انہیں کہا: کہ آپ سے ابو یوسف الدعاء نے روایت

(۱) نسخہ (ق) میں "قَبلَ" کی بجائے "قُبَیلَ" ہے۔اور یہ خبر گزر چکی ہے۔

بیان کی، انہوں نے کہا: روایت بیان کی مجھ سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے، کہا: میں نے محمد بن حسان(١) سے سنا، وہ کہتے ہیں: مجھے معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا میں تجھے دس کلمات نہ سکھاؤں؟ پانچ دنیا کیلئے اور پانچ آخرت کے لئے؟ جو بندہ ان کلمات کے ساتھ اللہ عزو جل سے دعا مانگے وہ اللہ تعالیٰ کو ان کلمات کے ساتھ پائے گا۔ کہا: میں نے عرض کی کیا میں انہیں لکھ لوں؟ فرمایا: نہیں، لیکن میں ان کلمات کو تجھ پر دہراتا ہوں جیسے انہیں مجھ پر بکر بن خنیس نے دہرایا۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ (٢)، حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدُنْیَایَ (٢)، حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَا اَھَمَّنِیْ، حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ (٣) حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ لَغٰی عَلَیَّ، حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَالْمَوْتِ، حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ مُسَاءَ لَۃِ الْقَبْرِ، حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ النُّشُوْرِ، حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ، حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ قِرَاءَ ۃِ الْکَتَبَۃِ .(٤)

اللہ میرے دین کے لئے کافی ہے، اللہ میری دنیا کے لئے کافی ہے، اللہ اس کے لئے کافی ہے جو میرے لئے اہم ہے، اللہ اس کے لئے کافی ہے جو میرا ساتھ (برائی کا) ارادہ کرے، اللہ اس کے لئے کافی ہے جو مجھ پر بیہودہ کلام کرے، اللہ موت کے وقت کافی ہے، اللہ قبر کے سوال جواب کے وقت کافی ہے، اللہ قیامت کے دن کافی ہے، اللہ میزان کے وقت کافی ہے، اللہ کراماً کاتبین کے لکھنے کے وقت کافی ہے۔

(١) دیکھیں: تاریخ بغداد ٢/٢٧٤-٢٧٦

(٢-٢) نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(٣) نسخہ (ق) میں "کَادَنِیْ بشر" کے الفاظ ہیں۔

(٤) نسخہ (ق) میں ہے: الْکُتُبِ.

میں کہتا ہوں: دونوں کلام صحیح ہیں۔ وہاں کراماً کاتبین علیہم السلام کا پڑھنا مراد لیتے ہیں۔ قیامت کے دن بنی آدم کے اعمال کا رجسٹر۔

خبر دی ہمیں ہبۃ اللہ بن احمد الحریری نے، کہا: خبر دی ہمیں ابراہیم بن عمر برمکی نے، کہا: میں نے ابو (عمر (۱) بن احمد) کی کتاب میں پایا، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابومحمد حسن بن عبداللہ مقری ء نے جو النقاش کے نام سے معروف ہیں، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن ابو الثلج (۲) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے سعدان (۳) بن یزید البزاز نے، کہا: مجھے معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یاد ہے کہ آپ نے فرمایا: جب آدمی کوئی چیز بھول جائے تو وہ کہے:

اَللّٰهُمَّ مُذَكِّرُ الْخَيْرِ وَ فَاعِلُهُ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَ اذْكُرْنِيْ حَاجَتِيْ.

اے اللہ! بھلائی کی یاد دلانے والے اور بھلائی کرنے والے! تو سیدنا محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر درود و سلام بھیج اور میری حاجت یاد رکھ۔

---

(۱) عمر بن احمد، ابوحفص البرمکی، البغدادی، محدث فقیہ ہیں۔ خطیب نے کہا: ثقہ صالح اور دیندار تھے۔ بغداد میں ۳۸۹ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۲۶۸/۱۱۔۲۶۹

(۲) محمد بن احمد بن محمد، ابوبکر بن ابوالثلج، کاتب۔ ۳۲۲ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۳۳۸/۱، الانساب ۱۳۹/۳

(۳) سعدان بن یزید، ابومحمد البزاز، محدث ہیں۔ ۲۶۲ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۲۰٤/۹

انیسواں باب:

آپ کی کرامات کے ذکر میں

خبر دی ہمیں عبدالملک بن ابوالقاسم (۱) نے، کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ بن محمد انصاری (۲) نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو یعقوب (۳) حافظ نے، کہا: میں نے علی بن محمد بن اسحاق الہمدانی سے سنا، کہا: میں نے ابوبکر رازی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن موسیٰ العابد (٤) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے احمد بن عباس الشامی سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں حج کے ارادے سے بغداد سے نکلا، میرا سامنا ایک دیہاتی شخص سے ہوا۔ میں نے اس میں عبادت کا اثر دیکھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ (٥) میں نے جواب دیا بغداد سے، وہاں میں نے ایسا فساد اور فسق دیکھا (٦) جس سے مجھے خوف لاحق

(۱) عبدالملک بن ابوالقاسم، کروخی کے نام سے معروف ہیں، ان کے حالات زندگی آئیں گے۔

(۲) عبداللہ بن محمد الانصاری، الہروی، جلیل القدر صحابی حضرت ابوانصاری کے پوتوں سے ہیں اور کتاب "منازل السائرین" کے مؤلف ہیں۔ سن ٤٨١ ہجری میں وصال ہوا۔

ذیل طبقات الحنابلة ٦٤/١ ـ مناقب ابن حنبل : ٥٢٤

(۳) خبر، مناقب ابن حنبل : ١٤٥ میں ہے۔

(٤) نسخہ (ق) میں ہے: الطلحی، اس کتاب میں ایک مقام میں ان کا نام اس نسبت (الطلحی) کے ساتھ آئے گا، اور یہ اسی طرح مناقب ابن حنبل میں ہے۔

(٥) مناقب ابن حنبل میں "مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتَ" کی بجائے "مِنْ اَیْنَ خَرَجْتَ" کے الفاظ ہیں۔

(٦) نسخہ (ق) میں "هَارِبًا لَمَّا رَأَيْتُ فِيهَا" اور مناقب میں "مِنْ بَغْدَاد، خَرَجْتُ مِنْهَا لَمَّا رَأَيْتُ فِيهَا مِنَ الْفَسَادِ" کے الفاظ ہیں۔

ہوا کہ کہیں اس شہر کے باشندوں کو زمین میں نہ دھنسا دیا جائے۔ پس میں وہاں سے بھاگتے ہوئے نکل آیا ہوں۔

اس شخص نے مجھے کہا: تو خوف نہ کر، بے شک اس سرزمین میں اللہ عزوجل کے چار اولیاءِ کرام کی قبور ہیں جو اُن تمام بلاؤں کو جمع کرنے اور چھپانے والے ہیں۔(۱)

میں نے پوچھا: وہ چار کون ہیں؟ اس نے کہا: احمد بن حنبل، (۲) معروف کرخی، (۳) بشر بن حارث اور منصور بن عمار (۴) رحمہم اللہ۔ میں نے اسے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟

(۱) نسخہ (ق) اور مناقب ابن حنبل میں ہے: حِصْنٌ لَهُمْ۔

(۲) آپ کی قبر، شمالی بغداد میں دجلہ کے ایک طرف کاظمیہ شہر کے شمال مغرب میں باب الحرب (حربیۃ) میں تھی۔ اور اب اس کا مقام ٹورسٹ کاظمیہ ہوٹل کے تقریباً قریب ہے۔ اور حربیہ، ابوجعفر منصور کے ایک سردار حرب بن عبدالملک کی طرف نسبت ہے۔ باب حرب کا قبرستان جمہور صالحین، فقہاء اور محدثین کی قبور کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ ان صالحین میں سے احمد بن حنبل، بشر بن حارث رضی اللہ عنہما کے مزار بھی ہیں۔ دجلہ کا پانی انہیں بہا لے گیا تھا۔ اور یہ تین سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے تھا۔

دیکھیں: طبقات الاسنوی ۱/۴۷، معجم البلدان (باب حرب)، دلیل خارطة بغداد: ۲۰۳، تلخیص مجمع الآداب ج ۴، قسم ۱/، ص: ۵

(۳) شیخ معروف رحمہ اللہ کی قبر مبارک اب ظاہر ہے، کرخ میں ہے اور زیارت گاہ عام ہے۔ اس پر ایک جامع مسجد بھی ہے جس میں نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔

(۴) منصور بن عمار بن کثیر، ابوالسری الواعظ، البصری، الخراسانی۔ وعظ و نصیحت کرنے میں آپ کی نظیر و مثال نہیں تھی۔ آپ کا وعظ دلوں میں گھر کر جاتا تھا۔ بغداد میں سن ۲۲۵ ہجری میں انتقال فرمایا۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۷۱/۳، طبقات السلمی: ۱۳۰، صفة الصفوة ۲/ ۳۰۸، الحلیة ۹/ ۳۲۵، ابن الملقن: ۲۸۶، التاریخ الکبیر ۷/ ۳۵۰، القشیریة ۱/ ۱۳۵، میزان الاعتدال ۱۸۷/۴، النجوم الزاهرة ۲۴۴/۲، سیر اعلام النبلاء ۹۳/۹

کہا: میں وہیں جا رہا ہوں۔ میں نے کہا: تجھے کون دکھایا گیا ہے؟(۱) اس نے کہا: اپنے پیچھے دیکھ۔ میں نے نظر دوڑائی تو کسی کو نہ دیکھا۔ پھر میں نے اپنی نظر لوٹائی تو اس شخص کو نہ دیکھا۔ پس میں لوٹا اور ان قبور کی زیارت کی اور اس سال حج چھوٹ گیا۔

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر محمد بن علی خیاط نے اور خبر دی ہمیں ابومنصور قزاز نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین بن حمکان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابومحمد الحسن بن عثمان بن عبداللہ بزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر الزیات بغدادی نے، کہا: میں نے شیرویہ (۲) سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس بہت زیادہ بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے آپ کے چہرے کو لاغر (کمزور) دیکھا۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے ابومحفوظ! مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ آپ پانی پر چلتے ہیں؟ انہوں نے مجھے فرمایا: میں پانی پر کبھی نہیں چلا۔ لیکن جب میں (عبور) پار کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اس کے دو کنارے ملا دیئے جاتے ہیں(۳) تو میں (نہر، دریا وغیرہ) سے گزر جاتا ہوں۔(٤)

خبر دی ہمیں (٥) سعد الخیر بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن الحسین بن ایوب

---

(۱) شاید صحیح یہ ہے: (مَنْ اَرَاکَ) ۔ ابن الجوزی نے "مناقب ابن حنبل" میں اسے ابویعقوب کی روایت سے معناً بیان کیا ہے۔

(۲) ابن شیرویہ، عبداللہ بن محمد، الانساب ٤٦٨/٧، تاریخ بغداد ١٢٧/٦۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

(۳) صفة الصفوة ٣٢٢/٢، تاریخ بغداد ٢٠٦/١٣، سیر اعلام النبلاء ٣٤٢/٩

(٤) نص میں نقص ہے، اسے سیاق خبر پورا کرتا ہے جیسا کہ سیر اعلام النبلاء میں وارد ہے:

(وَلٰكِنْ اِذَا هَمَمْتُ بِالْعُبُوْرِ، جُمِعَ لِيْ طَرَفَا النَّهْرِ، فَاَتَخَطَّاهُ) معنی تقریباً وہی ہے۔

(٥) نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

نے(۱)، کہا: خبر دی ہمیں ابو محمد الحسن بن محمد الخلال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے یوسف ابن عمر بن مسرور نے، کہا: خبر دی ہمیں جعفر بن محمد بن نصیر نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد ابن محمد بن مسروق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن منصور طوسی نے، کہا:

میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر تھا۔ اگلے دن حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے چہرے پر ایک نشان ہے۔ میرے پہلو میں بیٹھے ایک شیخ نے، جو کہ میری نسبت اُن سے زیادہ انس اور محبت کرنے والے تھے، انہیں کہا: اے ابو محفوظ! ہم کل آپ کے پاس حاضر تھے اس وقت تو آپ کے چہرے پر یہ نشان نہیں تھا۔ ہم آج آئے ہیں تو یہ نشان موجود ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟

حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے، کام کی بات پوچھ۔(۲) اس شیخ نے اُن سے کہا: میں اللہ کی قسم دے کر آپ سے سوال کرتا ہوں اس نشان کا کیا سبب ہے؟ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُف اُف اُف، تجھ پر افسوس! تجھے کیا ضرورت پڑ گئی کہ تو مجھے اللہ کے نام کی قسم دے رہا ہے؟

(محمد بن منصور طوسی نے) کہا: حضرت معروف رحمہ اللہ کا چہرہ متغیر ہو گیا پھر فرمایا: میں نے گزشتہ رات تاریکی میں یہاں نماز پڑھی،(۳) مجھے شوق پیدا ہوا کہ میں بیت اللہ کا طواف کروں تو میں مکہ مکرمہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَكْرِيْمًا چلا گیا۔ میں نے طواف کیا، پھر زمزم کے کنویں کی طرف چلا تا کہ اس کا پانی پیوں۔ میں دروازے پر پھسل گیا تو میرے چہرے

(۱) علی بن الحسین بن ایوب، البزاز البغدادی، ۴۹۲ ہجری میں فوت ہوئے،

المنتظم ۱۱۱/۹، العبر ۳۳۴/۳

(۲) ابن الملقن: ۲۸۳-۲۸۴، القشيرية: ۲۱۸

(۳) اَلْعَتَمَة: تاریکیاں، عَتَمَةُ اللَّيْل، رات کی تاریکیاں، دیکھیں: ابو داؤد ج ۲۶۱/۵

پر یہ نشان پڑ گیا۔(۱)

خبر دی ہمیں ابو منصور عبد الرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں حسین بن عثمان نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن مالک(۲) القطیعی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے العباس بن یوسف (۳) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے سعید بن عثمان نے، کہا: میں نے محمد بن منصور (۴) سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں ایک دن حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس گیا، پھر اگلے دن حاضر ہوا تو میں نے اُن کے چہرے پر زخم کا ایک نشان دیکھا۔ میں اُن سے اس زخم کے متعلق سوال کرنے سے ڈرا، اُن کے پاس ایک شخص تھا جو مجھ سے زیادہ اُن کے ہاں جرأت والا تھا۔ اس شخص نے حضرت علیہ الرحمہ سے پوچھا: ہم گزشتہ رات آپ کے پاس حاضر تھے اور ہمارے ساتھ محمد بن منصور تھا، ہم نے آپ کے چہرے پر یہ نشان نہیں دیکھا تھا؟

حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تو اس چیز کے بارے میں سوال کر جس سے تو نفع حاصل کرے۔(۵)

اس شخص نے کہا: میں آپ کو اللہ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، راوی نے

(۱) تاریخ بغداد ۱۳ /۲۰۲، احکام الدلالۃ ۱ /۸۲، ابن الملقن: ۲۸۴، طبقات الحنابلۃ ۳۸۳/۱

(۲) ابن مالک القطیعی، ابو بکر احمد بن جعفر، المتوفی سنہ ۳۶۸ ہجری

(۳) عباس بن یوسف الشکلی، زاہد، عابد ہیں۔ السری، علی بن الموفق اور ابراہیم بن الجنید سے حدیث پڑھی۔ سن ۳۱۴ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۱۲ /۱۵۳، الانساب ۳۷۵/۷۔۳۷۶

(۴) وہ محمد بن منصور الطوسی ہیں۔

(۵) تاریخ بغداد ۲۰۲/۱۳، طبقات الحنابلۃ :۲۵۳

کہا: پس حضرت معروف کرخی استغفار کرنے لگے۔ پھر اس شخص سے فرمایا: تجھ پر افسوس! تجھے اس کی کیا حاجت پڑ گئی؟ میں گزشتہ رات بیت اللہ الحرام گیا، پھر زمزم کی طرف پھرا، میں نے اس سے پیا۔ میرا چہرہ دروازے سے ٹکرایا، یہ اسی وجہ سے ہے جو تُو دیکھ رہا ہے۔(۱)

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی ابن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن عثمان واعظ نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن جعفر (۲) بن حمدان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے العباس بن یوسف شِکلی (۳) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے سعید (۴) بن عثمان نے، کہا: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھائی سے کہا کہ لوگ اس شادی کی باتیں کر رہے ہیں جو آپ کے ہاں تھی، تم نے معروف رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ وہ دکان پر بیٹھ جائیں یہاں تک کہ تمہارا شادی اور ولیمے کا معاملہ گزر جائے۔ وہ بیٹھ گئے اور سوال کرنے والے ان کے اردگرد جمع ہو گئے تو انہوں نے سارا آٹا تقسیم کر دیا۔ تم غمگین ہو گئے تھے۔ تم نے اُن سے آٹے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: غمگین نہ ہوں، تم غور کرو تمہارے آٹے کی جو قیمت تھی وہ صندوق میں ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے بھائی نے مجھے کہا: اس قصہ کا بعض ایسے ہی تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ کیا تمہیں صندوق میں وہ دراہم مل گئے جیسا کہ لوگوں نے کہا تھا؟

(۱) صفة الصفوة ۲/۳۲۲

(۲) وہ ابوبکر القطیعی، احمد بن جعفر، البغدادی مشہور محدث ہیں۔ سن ۳۶۸ ہجری میں وصال ہوا۔
دیکھیں: تاریخ بغداد ۴/۷۴، الانساب ۱۰/۲۰۳، الاکمال ۷/۱۵۰

(۳) الشکلی، العباس بن یوسف ہیں۔ ان کے حالات زندگی گزر چکے ہیں۔

(۴) سعید بن عثمان بن عیاش، ابوعثمان الحناط۔ بغداد میں حدیث کا درس دیا۔ ان سے ایک جماعت نے سماعت کی۔ سن ۲۹۴ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۹/۹۹

انہوں نے کہا: ہاں۔(۱)(یعنی ہم نے اپنے بھائی معروف کے بتانے کے مطابق اس صندوق میں وہ دراہم پائے)

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد بن ابن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم حافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن اسحاق السراج نے، کہا: میں نے القاسم (۲) بن روح سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ کے بھائی عیسی سے سنا، (۳) وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے بھائی معروف سے کہا: کیا میں آپ کو آٹا بیچنے کے لئے دکان میں بٹھا دوں تا کہ میں اپنی ایک ضرورت پوری کرلوں؟ انہوں نے مجھے کہا: لیکن ایک شرط پر کہ میں کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاؤں گا۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے، اور میں گمان کرتا تھا کہ وہ (مانگنے والے کو) ایک مٹھی یا اس سے کم زیادہ دیں گے۔ عیسی نے بتایا: میں (اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد) لوٹا،

میں نے کیا دیکھا کہ وہ کئی مکوک (وزن کا ایک پیمانہ) (٤) یا اس سے بھی زیادہ میں تصرف کرتے ہوئے سائلوں کو دے چکے ہیں۔ میرے تو رخسار (غصے سے) سرخ ہو گئے۔ (میرے بھائی) معروف نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا: میں دوبارہ اس جگہ نہیں لوٹوں گا۔ جب میں صندوق کی طرف بڑھا تو کیا دیکھا کہ وہ صندوق (گلا) درہموں سے بھرا ہوا

(۱) تاریخ بغداد ۲۰۵/۱۳ (۲) ان کا نام القاسم بن نوح آتا ہے۔

(۳) تاریخ بغداد ۱۶۲/۱۱

(٤) المکوک : مشہور معروف پیمانہ ہے جو عراق میں اور خاص طور پر بغداد اور کوفہ میں تھا۔ یہ تین کلیجات کے مساوی ہے۔ اور ہر کلیجہ (600) درہم کا ہے یعنی 5،625 کلوگرام کے برابر ہے۔

المکاییل والاوزان الاسلامیة، فالتر هنتس، ترجمه د۔ کامل العسلی، ص :۷۸

ہے۔(۱)

خبر دی ہمیں ابوبکر ابن حبیب صوفی نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن ابوصادق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابن باکویہ شیرازی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد المالکی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن یوسف البغدادی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوعلی القصیری نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے الفضل بن محمد الرقاشی نے، کہا:

میں نے ایک دن حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ کو روتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا: آپ کو کس چیز نے رلایا؟ فرمایا: بھائی چلے گئے، لوگ دنیا پر حریص ہو گئے، انہوں نے دلوں کی رقت چھوڑ دی(۲) اور آخرت کو بھول گئے۔ پھر کھڑے ہوئے(۳) اور چل پڑے۔ میں بھی ان کے ساتھ ان کے بھائی کی دکان کی طرف چل پڑا۔ انہوں نے اپنے بھائی کو سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

اُن کا بھائی آٹا فروش تھا۔(۴) آپ کے (اس آٹا فروش) بھائی نے آپ سے کہا: ایک گھڑی بیٹھیں، مجھے کوئی کام ہے۔ (یہ کہہ کر) بھائی کھڑا ہوا اور اپنا کام پورا کرنے کے لئے چلا گیا۔ معروف رحمہ اللہ تعالیٰ نے مفلسوں، بچوں اور کمزوروں کو بیٹھے دیکھا تو ان پر آٹا تقسیم کرنے لگے یہاں تک کہ دکان خالی کر دی۔ آپ کا بھائی لوٹا تو چیخ اٹھا اور کہا: کیا تو نے مجھے فقیر کر دیا؟

(۱) المجری، وہ صندوق جس میں درہم وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ اور یہ آج کل اہل عراق کے ہاں (المجر) کے نام سے معروف ہے۔

(۲) نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(۳) نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(۴) دَقَّاق: یعنی آٹا بیچتے تھے۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہوئے اور اپنی مسجد کی طرف لوٹ گئے۔ جب دکان کے مالک بھائی نے صندوق کھولا تو دیکھا کہ وہ دراہم سے بھرا ہوا ہے۔ پھر وہ بھائی معروف سے کہتا ہے: کل تو ایک گھڑی دکان پر آجانا۔ تو معروف کرخی نے جواب دیا: یہ چیز تجربہ کرنے پر آتی ہے اور نہ کرامت پر۔(۱)

پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو مالک ہے جسے چاہے عطا کرتی ہے، اگر ہم نے اس سے دنیا و مافیہا کا سوال کیا تو اس نے ہمیں اس سے نہیں روکا لیکن ہم نے اس سے کہا وہ ہمیں اس سے بچائے رکھے۔ پس اس نے اسی طرح کیا۔

راوی نے اس چیز کا ذکر کیا جو اس سے پہلے والی حکایت میں ہے۔(۲) انہوں نے اپنے بھائی سے آٹا صدقہ کرنے کی اجازت طلب کی، اسی لیے اس طرح کیا۔

خبر دی ہمیں سعد الخیر بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن حسین بن ایوب نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو محمد الحسن بن محمد الخلال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے یوسف بن عمر القواس نے، کہا: میں نے جعفر (۳) بن محمد بن نصیر الخواص سے سنا، میں نے انہیں کہا: آپ کو احمد بن محمد بن مسروق نے بیان کیا، انہوں نے کہا: روایت بیان کی ہم سے حضرت معروف رحمہ اللہ کے بھتیجے یعقوب نے، انہوں نے معروف رحمہ اللہ سے عرض کیا: اے ابو محفوظ! آپ اللہ عز وجل سے سوال کریں کہ وہ ہم پر بارش نازل کرے۔

(آپ کے بھتیجے یعقوب نے) کہا: وہ دن صاف اور شدید گرمی والا تھا۔ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تب اپنے کپڑے اُٹھالو۔ یعقوب نے بتایا کہ ہم نے

---

(۱) نسخہ (ق) میں "هٰذَا وَ لَا كَرَامَةَ" کی بجائے "و اِكرامه" کے الفاظ ہیں۔

(۲) نسخہ (ق) میں "ذكر ما" کی بجائے "فذكرنا ما" کے الفاظ ہیں۔

(۳) وہ جعفر الخلدی ہیں۔

ابھی پوری طرح کپڑے نہیں اٹھائے تھے کہ بارش برسنا شروع ہوگئی۔ (۱)

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالفرج الحسین بن (۲) علی الطناجیری نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن العباس الخزاز نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن مخلد نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے عبیداللہ ابن محمد الصابونی (۳) نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوشعیب (٤) نے، کہا:

مجھے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے بتایا: میں ایک رات مسجد میں تھا۔ اچانک میں نے ایک آواز سنی جو ملاح سے کہہ رہی تھی: مجھ پر تین بچوں کی ذمہ داری ہے، میں صبح سے نکلا ہوں اور ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ تو مجھ سے ہماری روزی سے روٹی لے کر مجھے دریا پار کرادے۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ (کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں کنارے کی طرف کھڑی ایک چھوٹی کشتی کی طرف گیا اور اس میں بیٹھ گیا۔ میں نے اپنا ہاتھ چپو پر مارا۔ میں نے اچھی طرح چپو نہیں چلایا۔ کشتی کا چپو خود بخود چلنے لگا۔ میں نے وہاں کسی کو نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ کشی پار ہوگئی، اس طرح میں نے اس آدمی کو پار کرادیا اور چپو کے پاس بیٹھ گیا۔ چپو خود بخود چلنے لگا یہاں تک کہ میں نے اس شخص کو اس کی منزل تک پہنچادیا۔ (٥)

خبر دی ہمیں ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعمر الحسن (٦) بن

---

(۱) تاریخ بغداد ۲۰۷/۱۳، سیر اعلام النبلاء ۳٤۳/۹

(۲) الطناجیری، الحسین بن علی، ابوالفرج، ان سے خطیب نے لکھا۔ ان کے حالات زندگی گزر چکے ہیں۔

(۳) دیکھیں: الانساب ٥/۸، تاریخ بغداد ۳۳۷/۱۰

(٤) ابوشعیب البراثی

(٥) تاریخ بغداد ۲۰٦/۱۳

(٦) الحسن بن عثمان، ابن احمد، ابوعمر واعظ بغدادی، ابن الغلو کے نام سے معروف ہیں۔ خطیب نے ان سے لکھا۔ بغداد میں سن ٤۲٦ میں وفات پائی اور ابوالحسین بن السماک کے پہلو میں دفن ہوئے۔

تاریخ بغداد ۳٦۲/۷۔۳٦۳

عثمان الواعظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن جعفر القطیعی (۱) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے العباس بن یوسف الشکلی نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے سعید بن عثمان نے، کہا:

ہم ایک دن محمد بن منصور الطوسی (۲) کے پاس حاضر تھے۔ اُن کے پاس محدثین اور زاہدین کی ایک جماعت حاضر تھی۔ وہ جمعرات کا دن تھا۔ میں نے ان سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے ایک دن روزہ رکھا اور کہا: میں حلال ہی کھاؤں گا۔ وہ دن گزر گیا اور میں نے کوئی چیز نہ پائی۔ پھر دوسرا، تیسرا اور چوتھا دن گزر گیا۔ یہاں تک کہ جب افطار کا وقت ہوا میں نے کہا: میں ضرور رات کو اس شخص کے پاس افطار کروں گا اللہ تعالیٰ جس کے کھانے کو پاکیزہ رکھتا ہے۔

پس میں معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلا گیا۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔ میں نے اپنے دل میں کہا: میں نے چار دن روزہ رکھا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ کس چیز اور کس حالت پر افطار کروں گا۔ میں نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ وہ شخص نکلا جو اُن کے ساتھ مسجد میں تھا۔ پس میں، معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ اور وہ شخص باقی رہ گئے۔

حضرت معروف رحمہ اللہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طوسی! میں نے کہا: لبیک، میں حاضر ہوں۔ مجھے فرمایا: اپنے بھائی کے پاس جا اور اس کے ساتھ شام کا کھانا کھا۔ (یہ کہہ کر) انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ انہوں نے پھر مجھ پر یہ بات دہرائی۔ میں نے عرض کیا: میرے پاس شام کے کھانے سے کچھ نہیں ہے۔ پھر انہوں نے تیسری بار یہ بات کہی۔ میں

(۱) احمد بن جعفر بن حمدان، ابوبکر القطیعی، البغدادی، محدث ہیں۔ سن ۳۶۸ ہجری میں وصال ہوا۔

تاریخ بغداد ۴/۷۳-۷۴

(۲) محمد بن منصور الطوسی، المتوفی سن ۲۵۴ ہجری، زاہد عابد ہیں، انکی کچھ کرامات کا ذکر خطیب نے کیا ہے

نے کہا: میرے پاس شام کے کھانے سے کچھ نہیں ہے۔ پس وہ ایک گھڑی خاموش رہے۔ پھر مجھے فرمایا: میری طرف آ۔ میں نے (اٹھنے میں) مشقت برداشت کی۔ شدت ضعف کی وجہ سے مجھ میں اٹھنے کی طاقت نہ تھی۔ میں اُن کے بائیں طرف بیٹھ گیا۔ انہوں نے میرا دائیں ہاتھ پکڑ کر اپنی بائیں آستین میں داخل کیا۔ میں نے اُن کی آستین سے تروتازہ بہی (پھل) لئے اور انہیں کھایا۔ میں نے ان میں ہر اچھے کھانے کا ذائقہ پایا اور اس بہی کی وجہ سے پانی پینے سے بے پرواہ ہو گیا۔

راوی نے کہا: ہمارے ساتھ ایک حاضر شخص نے ان سے پوچھا: اے ابوجعفر آپ؟ فرمایا: ہاں۔ اور میں تیرے لیے یہ زیادہ کرتا ہوں کہ میں نے اس وقت سے کوئی میٹھی چیز وغیرہ نہیں کھائی مگر اس میں اس بہی کا ذائقہ پایا ہے۔ پھر محمد بن منصور اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میری زندگی میں یہ بات نہ بتانا۔

محمد بن منصور رحمہ اللہ صالح اور ثقہ ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے: تجھے ابوجعفر کافی ہیں۔ (۱)

خبر دی ہمیں ابوالحسن سعد الخیر بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن الحسین ابن ایوب نے، کہا: (۲) خبر دی ہمیں الحسن بن محمد الخلال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبدالواحد ابن علی الفامی (۲) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو محمد عبداللہ بن سلیمان الفامی (۳) نے، روایت بیان کی ہم سے محمد بن ابو ہارون نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوبکر بن حماد نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے ہمارے ایک ساتھی نے، انہوں نے کہا:

---

(۱) تاریخ بغداد ۳/۳۴۸، ۱۳/۲۰۱، صفة الصفوة ۲/۳۹۸

(۲-۲) نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(۳) (الفامی) فامیہ کی طرف نسبت ہے جو واسط کا ایک گاؤں ہے۔ الانساب ۹/۲۳۵

ایک شخص کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اس کی بیوی نے کہا: اس بچے کو حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس لے جائیں وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا فرمائیں۔ وہ شخص اس بچے کو لے کر آپ کے پاس حاضر ہوا۔ کہا: اے ابو محفوظ! آپ میرے اس بچے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ ! خِرْ لَہٗ ۔(۱) اے اللہ! اس کا کام بھلا کر دے۔ اس شخص نے بتایا کہ وہ بچہ مر گیا۔ کہا:

پھر اس کے ہاں ایک اور بچہ پیدا ہوا۔ اس کی ماں نے کہا: اسے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس لے جائیں وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا فرمائیں۔ کہا: وہ شخص اپنے بچے کو آپ کے پاس لایا اور عرض کیا: اے ابو محفوظ! آپ میرے اس بچے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ ! خِرْ لَہٗ ۔ اے اللہ! اس کا کام بھلا کر دے۔ اس شخص نے بتایا کہ وہ بچہ بھی مر گیا۔

پھر اس عورت کے ہاں تیسرے بچے کی ولادت ہوئی۔ اس عورت نے (اپنے شوہر سے) کہا: میں نہیں چاہتی کہ آپ اسے معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس لے کر جائیں۔

راوی نے کہا: پھر ہم نے اس بچے میں ایسی عبرت دیکھی کہ ہمارے لئے اس کے ساتھ نیند تھی نہ قرار، کھانا تھا نہ پینا۔ راوی نے کہا: جب ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا، میں نے کہا: اسے حضرت معروف رحمہ اللہ کے پاس لے جاؤ وہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہا، میں آپ کے پاس آیا اور انہیں بات بتائی اور عرض کیا: آپؒ اس کے لیے دعا فرمائیں۔ انہوں نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ اخِرْ لَہٗ۔ اے اللہ! اس کا کام بھلا کر دے۔ تو وہ بچہ مر گیا۔

(۱) خِرْ بِہٖ : خَارَ اللّٰہُ لِفُلَانٍ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اس نے چنا۔ اور یہ الخیرۃ سے ہے، (و زان المسیرۃ) اللسان (خ/ی/ر) اور نبی کریم ﷺ جب کسی امر کا ارادہ فرماتے تو عرض کرتے: اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ ۔ میرا کام بھلا کر دے اور جو میرے لئے بہتر ہو وہی میرے لیے اختیار کر۔ الترمذی ۵/۵۳۵

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے کہا: خبر دی ہمیں الحسن بن ابوبکر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوسہل احمد بن محمد بن (۱) عبداللہ زیاد القطان نے، (انہوں نے مجھے اجازت دی تھی کہ میں اُن کی طرف سے روایت کروں) کہا: روایت بیان کی مجھ سے ابوالعباس المؤدب سے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے میرے پڑوسی ہاشمی نے یحییٰ بازار (۲) میں۔ اُن کی حالت پتلی تھی۔ (غربت تھی) میرے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی۔ مجھے میری بیوی نے کہا: یہ بچہ (آپ کے سامنے ہے) آپ میرا حال اور صورت دیکھ رہے ہیں۔ میرے لیے کوئی چیز ضرور ہونی چاہیے جس کے ذریعے میں غذا حاصل کرسکوں اور اس حال پر میرے لیے صبر کرنا ممکن نہیں ہے۔ لہذا آپ میرے لیے کچھ طلب کریں۔

میں رات کے آخری پہر نکلا اور ایک سبزی فروش کے پاس گیا میں اس سے لین دین کا معاملہ کرتا تھا۔ میں نے اسے اپنی حالت بتائی اور اس سے کسی چیز کا سوال کیا تاکہ وہ مجھے دے۔ اُس کا مجھ پر کچھ قرضہ تھا۔ اس نے کچھ نہ کیا۔ میں اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف گیا جس سے مجھے امید تھی کہ وہ میری حالت بدل دے گا۔ لیکن اس نے بھی مجھے کچھ نہ دیا۔ میں دِجلہ کی طرف مڑا۔ میں نے ایک (سُمَیرِیَّة) (۳) چھوٹی کشتی میں ایک ملاح کو دیکھا۔

(۱) احمد بن محمد، القطان ابوسہل، بغدادی، اخباری، ادیب ہیں۔ ۳۵۰ ہجری میں وصال ہوا۔

تاریخ بغداد ۵/۴۵، المنتظم ۷/۳، العبر ۳۲/۲۸۵

(۲) سوق یحییٰ، بغداد کے مشرقی جانب دجلہ کے کنارے ایک قدیم محلہ ہے۔

دیکھیں: مناقب بغداد: ۲۶، اسواق بغداد: ۱۰۱

(۳) سُمَیرِیَّه: تاریخ بغداد میں ہے سماویہ چھوٹی کشتیوں کی ایک قسم ہے جو دریائے دجلہ میں سامان کی منتقلی کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔ دیکھیں: حبیب الزیات کی کتاب، معجم المراکب والسفن فی الاسلام (المشرق/ م ۴۳)

وہ (مختلف محلوں کے نام) پکار رہا تھا۔فرضہ عثمان، (۱) قصر عیسی، (۲) اصحاب (۳) الساج۔
میں نے اسے آواز دی۔ وہ کنارے کے قریب ہوا اور میں اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔
وہ میرے ساتھ پانی میں اترا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا میں کہاں کا رُخ کروں۔ (٤) میں نے اسے اپنا قصہ سنا دیا۔

ملاح نے مجھے کہا: غم نہ کر میں اصحاب الساج (محلے) سے تعلق رکھتا ہوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میں طلب میں تیرے ساتھ مدد کا ارادہ رکھتا ہوں۔ وہ مجھے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی مسجد (٥) تک لے گیا جو اصحاب الساج میں دجلہ (٦) پر واقع ہے۔ اس نے مجھے کہا: یہ معروف کرخی ہیں، (۷) مسجد میں رات گزارتے ہیں اور یہیں نماز پڑھتے ہیں۔ تو نماز کے لئے

(۱) فرضه عثمان : بغداد کا ایک پرانا محلہ ہے۔

(۲) قصر عیسی : ابوجعفر المنصور کے چچا عیسٰی بن علی کی طرف نسبت ہے۔ بغداد کے محلات سے یہ اس کا پہلا محل تھا۔ (مزید معلومات کے لیے دیکھیں)

تاريخ بغداد ١/ ٩٥ ، مناقب بغداد : و اخبار بغداد (مخطوط للآلوسی ،ق /٣٧)
دليل خارطة بغداد : ٥ ، ٦٣ ، اسواق بغداد : ٢٤ـ ٢٥ معجم البلدان ٤/ ٨٤٢ (نہرعیسٰی)

(۳) بغداد کے دو قدیم محلوں یعنی بغداد میں کرخ کے محلوں (الشيخ بشار، الشوكة) کے درمیان واقع ہے
(د ـ مصطفى جواد ، مجلة الاستاذ م/٦ ص ١١٢ ، ١٩٥٨ ك)

(٤) تاريخ بغداد ١٣/ ٢٠٣

(٥) دجلہ کے کنارے پر محلہ (خضر الیاس) کے قریب یہ مسجد معروف تھی۔ اب کرخ میں ہے۔ یہ موجودہ مسجد کے علاوہ ہے اور تربۃ معروفہ میں اپنے نام سے موجود ہے۔ یہ مسجد ابن الساعی البغدادی (٥٩٣ـ٦٧٤ ہجری) کے زمانے تک معروف تھی۔ جیسا کہ ان کی مختصر تاریخ میں مذکور ہے۔

(٦) یعنی اصحاب الساج کے محلّہ میں۔

(۷) نسخہ (ق) میں "هٰذَا مَعْرُوْفُ الْكَرْخِي" کی بجائے "فِيْ هٰذَا مَعْرُوْفُ الْكَرْخِي" ہے۔

وضو کر اور مسجد میں اُن کے پاس حاضر ہو جا۔انہیں اپنا حال بیان کر اور اپنے لئے دعا کا سوال کر۔ میں نے ایسا ہی کیا (یعنی وضو کیا) اور مسجد میں داخل ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ محراب میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا، دو رکعت نماز ادا کی اور بیٹھ گیا۔

جب حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلام پھیرا میرے سلام کا جواب دیا اور مجھے فرمایا: تو کون ہے؟ اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ میں نے انہیں اپنا قصہ اور حال بیان کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے ساری روئیداد سنی اور کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ بہت تیز بارش ہونے لگی۔ میں غمگین ہو گیا اور (دل میں) کہا: میں اس جگہ تک کیسے پہنچا ہوں، میری منزل سوق یحیٰ (یحیٰ بازار) ہے۔اب یہ بارش شروع ہو گئی ہے۔ میں اپنے گھر کیسے لوٹوں گا؟

میرا دل اسی سوچ میں اٹک گیا۔ہم اسی کیفیت میں تھے کہ اتنے میں نے کسی چوپائے کے کھروں کی آواز سنی۔ میں نے کہا: اس وقت چوپائے کے کھروں کی آواز؟ کیا دیکھا کہ اس کا سوار مسجد آنا چاہتا ہے۔وہ اُترا اور مسجد میں داخل ہو گیا۔اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔اُس نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک تھیلی پیش کی۔(۱) حضرت رحمہ اللہ نے پوچھا: تو کون ہے؟ اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

اس آدمی نے جواب دیا: میں فلاں شخص کا ایلچی (بھیجا ہوا) ہوں۔ وہ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے کہتا ہے کہ میں بستر پر سویا ہوا تھا اور میرے اوپر چادر تھی۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت کی صورت پر بیدار ہو گیا۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور آپ کی خدمت میں یہ تھیلی پیش کی ہے۔آپ یہ کسی مستحق کو عنایت فرما دیں۔حضرت کرخی رحمہ اللہ نے اسے فرمایا:

(۱) اصل میں ہے: پس معروف رحمہ اللہ نے سلام کیا اور پوچھا: تم کون ہو؟ اور صحیح وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔یہی ہے جو نسخہ (ق) میں وارد ہوا ہے۔

یہ اس ہاشمی شخص کو دے دیں۔ اس شخص نے انہیں عرض کیا: یہ پانچ سو دینار ہیں۔ حضرت کرخی نے فرمایا: اسے دے دے۔ اسی طرح اس کے لیے طلب کئے گئے ہیں۔ (۱) اس شخص نے وہ دینار مجھے دے دیئے۔

میں نے وہ تھیلی اپنی کمر کے ساتھ باندھی اور رات کو کیچڑ اور مٹی میں گھس گیا یہاں تک کہ اپنی منزل تک پہنچ گیا۔ میں سبزی فروش کے پاس آیا۔ اسے کہا: تو میرے لیے اپنا دروازہ کھول۔ اس نے دروازہ کھولا۔ میں نے کہا: یہ پانچ سو دینار ہیں، مجھے اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے۔ تو اپنا مال لے جو میرے ذمہ ہے۔ اور اس کی قیمت بھی رکھ لے جو سامان میں چاہتا ہوں۔ اس نے مجھے کہا: یہ دینار کل تک اپنے پاس رہنے دے اور جو تو لینا چاہتا ہے لے لے۔ پس اس نے اپنی چابیاں اٹھائیں اور اپنی دکان کی طرف چل پڑا۔

مجھے شہد، شکر، شیرہ، چاول، گھی اور دیگر چیزیں دیں جن کی ہمیں ضرورت تھی۔ مجھے کہا: لے پکڑ۔ میں نے کہا: میں انہیں نہیں اٹھا سکتا۔ اس نے مجھے کہا: میں آپ کے ساتھ اٹھاتا ہوں۔ کچھ چیزیں اس نے اور کچھ میں نے اٹھالیں۔ میں اپنے گھر آ گیا۔ دروازہ کھلا تھا۔ میری بیوی میں اٹھ کر دروازہ بند کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ وہ تو مرنے کے قریب تھی۔ مجھے بڑی شرم محسوس ہوئی کہ میں نے اسے اس حالت میں چھوڑ دیا تھا۔

میں نے اسے کہا: یہ شہد، شکر، شیرہ اور وہ تمام چیزیں ہیں جن کی تمہیں ضرورت ہے۔ پس اس کا وہ غم جاتا رہا جو وہ پاتی تھی۔ میں نے اسے دیناروں کے متعلق نہ بتایا کہ کہیں خوشی سے مر ہی نہ جائے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے وہ دینار اُسے دکھائے (۲) اور سارا قصہ بھی بیان کیا۔ پھر میں نے زمین خریدی۔ ہم اس سے غلہ اناج حاصل کرتے تھے اور اس کے

(۱) نسخہ (ق) اور تاریخ بغداد میں ہے: طلب له ۔

(۲) اصل میں ہے: ادویتھا ۔ اور یہ واضح طور پر غلط ہے۔

فضل وکرم اور زمین کے غلے سے زندگی بسر کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے وہ دکھ درد دُور فرما دیئے جن میں ہم مبتلا تھے۔ (۱)

عبدالرحمٰن بن محمد نے خبر دی ہمیں، کہا: احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی ہمیں، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن الحسین التوزی (۲) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے حسن بن حسین بن حمکان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو محمد الحسن بن عثمان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوبکر ابن الزیات نے، کہا: میں نے ابن شیرویہ سے سنا، وہ کہتے ہیں:

ایک شخص حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے ابو محفوظ! گزشتہ رات میرے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی ہے، میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کی زیارت سے برکت حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جا، اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے، اور سو بار کہہ، مَا شَاءَ اللّٰہ۔ اس شخص نے سو بار کہا۔ آپ نے فرمایا: پھر سو بار کہہ۔ اس شخص نے سو بار مَا شَاءَ اللّٰہ کہا۔ آپ نے فرمایا: پھر سو بار کہہ۔ جب اس شخص نے پانچ سو کی گنتی پوری کی تو اُم جعفر (۳) کا ایک خادم داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ اور

(۱) تاریخ بغداد ۱۳/ ۲۰۴۔۲۰۵

(۲) نسخہ (ق) میں ہے، النوری، اور یہ غلط ہے۔ توزی فارس کے کسی شہر کی طرف نسبت ہے۔ احمد بن علی بن الحسین، قاضی اور محدث ہیں۔ ان سے خطیب نے روایت لیں۔ اور کہا: صدوق تھے۔

۴۴۲ ہجری میں وصال ہوا۔ خیزران کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

تاریخ بغداد ۴/ ۳۲۴، الانساب ۳/ ۱۰۴

(۳) ام جعفر، امۃ العزیز بنت جعفر بن ابی منصور، زبیدہ کے نام سے معروف ہیں، ہارون الرشید کی بیوی اور امین کی ماں ہیں۔ صالحہ خواتین سے اور بھلائی اور صلاح سے محبت کرنے والی تھیں۔ سن ۲۱۶ ہجری میں فوت ہوئیں۔ مشہد الامامین الکاظمین کے قرب میں قریش قبرستان میں دفن ہیں۔........

تھیلی تھی۔اس خادم نے حضرت رحمہ اللہ سے عرض کیا: اے ابومحفوظ! ہماری مالکہ (۱) آپ کو سلام کہتی ہیں اور آپ کو پیغام بھیجا ہے کہ یہ تھیلی قبول فرمائیں اور مسکینوں پر بانٹ دیں۔آپ نے اسے فرمایا: یہ اس شخص کو دے دو۔اس نے عرض کیا: اے ابومحفوظ! اس میں پانچ سو درہم ہیں۔آپ نے فرمایا: اس نے بھی پانچ سو بار ہی کہا ہے، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ۔پھر آپ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اگر تم زیادہ بار کہتے تو ہم بھی تمہیں زیادہ دیتے۔(۲)

ابن شیرویہ (۳) نے کہا: میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر تھا۔ اتنے میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور ایک ضرورت کی شکایت کی۔آپ نے فرمایا: جا، اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے، اور اپنے اہل کے پاس لوٹ جا اور کہہ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ۔پس وہ

.... تاریخ بغداد ٤٣٣/١٤

میں کہتا ہوں: ان کی قبر کی جگہ استرابادی کے معروف بازار کے شروع میں تھی۔اس کا باقی نشان تقریباً پچاس سال قبل سن 1939م میں برابر کردیا گیا۔اب یہ جگہ ایک ہوٹل کی عمارت میں داخل ہے۔

دیکھیں: لب الالباب للسهروردی ۹۸/۱ ، المسلك الاذفر :۲۱۸ (الحاشية) طبعة بيروت ۱۹۸۲م

(۱) سِتُّنَا : یعنی سَيِّدَتُنَا ۔ میں کہتا ہوں: عورتوں کے لیے عزت وتکریم کا یہ لفظ عراق میں ہمیشہ استعمال ہوتا رہا۔اور یہ قدیم عربی لفظ ہے۔لوگوں نے کہا ہے: اس سے مراد وہ مالکن ہے جو شوہر کے گھر کے چھ کونوں کی مالکن ہو۔اسے امام ابوالثناء آلوسی نے اپنے (مجموعه صغری) میں ذکر کیا ہے۔اور کہا: یہ عربی لفظ نہیں ہے بلکہ یہ عوام کی زبان اور گفتگو کا ایک لفظ ہے۔

(۲) تاریخ بغداد ۲۰۵/۱۳ ، الحلية ۳٦۳/۸ ، ابن الملقن :۲۸٤

(۳) نسخه (ق) میں "قَالَ" کی بجائے "اَخبَرَنَا ابنُ شِيرَوَيه" کے الفاظ ہیں اور یہ غلط ہے۔کیونکہ مؤلف (ابن الجوزی) سن ۵۹۷ ہجری میں فوت ہوئے۔اور ابن شیرویہ، حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے معاصر (ہم زمانہ) ہیں۔

نابینا شخص چلا گیا، اس کے ساتھ اس کا قائد تھا جو اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ جب وہ نابینا معبدی پل(۱) پر پہنچا تو محسوس کیا کہ ایک سوار اس کے پیچھے آ رہا ہے اور اسے کہہ رہا ہے: اے نابینا شخص! اس جگہ رک جا۔ اور پھر ایک تھیلی اس کے سپرد کی اور چلا گیا۔

نابینا شخص نے اپنے رہنما سے کہا: دیکھ یہ کیا ہے؟ کیا دیکھا کہ وہ دینار ہیں۔ نابینا نے کہا: شیخ کی طرف لوٹ کر انہیں اس کی خوشخبری دے۔ (ابن شیرویہ نے) کہا: وہ نابینا شخص شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا تا کہ انہیں اس کی خوشخبری دے۔ جب دونوں حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: تم کیوں لوٹے ہو جبکہ تمہاری حاجت پوری ہو چکی ہے؟ جا اور کہہ: مَا شَاءَ اللّٰه كَانَ۔(۲)

محمد ان یعنی محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبد الباقی نے ہمیں خبر دی، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد ابن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو نعیم حافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق السراج نے، کہا: میں نے قاسم بن روح(۳) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابو الحجاج مقریء سے سنا، وہ کہتے ہیں:

(۱) قنطرة المعبدی : بغداد کا ایک محلّہ ہے۔ اور یہ اصل میں بغداد کے مغربی جانب نہر عیسیٰ پر ایک پل ہے اور عبد اللہ بن محمد المعبدی کی طرف منسوب ہے۔ جس نے اپنے لیے ایک گھر اور چکی بنائی تھی۔ پس یہ سب اس کے نام سے پکارا جانے لگا۔

دیکھیں: دليل خارطة بغداد ص :۸۶ ـ ۸۷

(۲) تاریخ بغداد ۲۰۵/۱۳

(۳) نسخہ (ق) اور اصل میں ہے القاسم بن نوح۔ اور ان کا ذکر اس کتاب میں پہلے گزر چکا ہے (القاسم بن روح) اور میزان الاعتدال ۳۸۱/۲ میں ہے، القاسم بن نوح مجہول ہے۔ میں کہتا ہوں: شاید یہ وہی ہے۔

میرے گھر ایک بچے کی ولادت ہوئی۔ میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ میں معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابو محفوظ! میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے لیکن میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ فرمایا: میرے بھائی! اللہ سے دعا کرو۔ راوی نے کہا: چنانچہ وہ دعا کرنے لگے اور میں آمین کہنے لگا۔ میں کہتا تھا: اَللّٰھُمَّ آمِیْن ۔ میں دعا کرتا تھا اور وہ آمین کہتے تھے۔ جب دعا کرتے کرتے کافی دیر ہوگئی، میں اٹھا اور چپکے سے کھسک گیا۔ اچانک ایک سوار مجھے پیچھے سے آواز دینے لگا۔ اے شخص! میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ اس سوار کے پاس ایک تھیلی ہے اور وہ مجھے کہہ رہا ہے: ابو محفوظ نے فرمایا ہے: یہ تھیلی اپنی اس ضرورت میں خرچ کر جس کا تو نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ میں نے تھیلی لے کر اس میں دیکھا کہ تقریباً سو دینار ہیں۔ (۱)

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد ابن احمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن عبداللہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن علی بن حبیش نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن خلف بن المرزبان (۲) نے، کہا: میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا:

ہم حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا، اس کے ساتھ اس کا اونٹ بھی تھا۔ اس نے آپ سے کہا: اے ابو محفوظ! یہ میرا اونٹ ہے اور میرے ساتھ

---

(۱) الحلیۃ ۳۶۳/۸

(۲) ابن المرزبان: محمد بن خلف بن بسام، ابوبکر الآجری، المحولی، بغدادی مؤرخ اور اچھے مصنف تھے۔ ان سے ابو بکر الانباری وغیرہ نے روایت لی۔ سن ۳۰۹ ہجری میں وصال ہوا۔

آپ کے آثار سے "فضل الکلاب علی کثیر ممن لبس الثیاب" ہے۔

تاریخ بغداد ۲۳۷/۵-۲۳۹، الوافی ۴۴/۳، تذکرۃ الحفاظ ۲۹۰/۲، لسان المزان ۱۵۷/۵، النجوم الزاہرۃ ۲۰۳/۳

اہل وعیال کی ایک جماعت ہے۔ میں اس پر محنت مزدوری کرتا ہوں (۱) اور اسی پر سوار ہو کر اپنے اہل کے پاس آتا ہوں۔ تین دن سے اس اونٹ کا پیشاب بند ہو گیا ہے۔ اس نے پیشاب نہیں کیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کریں۔ کہا: آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اپنے بھائی کے لئے اللہ سے دعا کرو، شاید اللہ تعالیٰ اس سے مصیبت دور فرما دے۔

(راوی نے) کہا: آپ نے ہاتھ اٹھائے پھر آپ نے دعا کی اور ہم نے بھی دعا کی اونٹ نے ٹانگیں پھیلائیں اور پیشاب کرنا شروع کر دیا۔

میرے والد کہتے ہیں: آپ کی اکثر دعا یہ ہوتی،

يَا مَنْ وَفَّقَ اَهْلَ الْخَيْرِ لِلْخَيْرِ، وَ اَعَانَهُمْ عَلَيْهِ، وَفِّقْنَا لِلْخَيْرِ وَ اَعِنَّا عَلَيْهِ

اے وہ ذات! جس نے بھلائی والوں کو بھلائی کی توفیق دی اور اس پر اُن کی مدد فرمائی، ہمیں بھی بھلائی کی توفیق عطا فرما اور اس پر ہماری مدد بھی فرما۔ (۲)

خبر دی ہمیں سعد اللہ بن علی البزاز اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی طریثیثی (۳) نے، کہا: خبر دی ہمیں ہبۃ اللہ (۴) بن الحسن الطبری نے، کہا: خبر دی ہمیں قاسم بن جعفر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو الحسن علی بن الحسین بن جعفر بن محمد بن سعید

(۱) حلیة الاولیاء ۳۶۲/۸، اس میں خبر، اُن کے قول "اکد علیه" پر منقطع ہو جاتی ہے۔

(۲) حلیة الاولیاء ۳۶۱/۸

(۳) ان کے حالات زندگی گزر چکے ہیں۔

(۴) ہبۃ اللہ بن الحسن، الطبری، ابو القاسم اللالکائی، محدث شافعی فقیہ ہیں۔ ۴۱۸ ہجری میں فوت ہوئے

تاریخ بغداد ۷۰/۱۴، المنتظم ۴۳/۸، العبر ۱۳۰/۳، البداية والنهاية ۲۴/۱۲، طبقات الاسنوی ۳۶۶/۲ (والهامش نمبر ۳،۲)

البغدادی القطان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن مخلد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے بنی ہاشم کے مولیٰ جعفر بن ابوہاشم نے، کہا: میں نے صدقۃ المقابری سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے ابومحفوظ! میرا ایک اونٹ ہے، اسی کے ذریعے ہماری گزر بسر ہے۔ تین دن سے اس کا پیشاب بند ہو گیا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا فرمائیں۔ پھر وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھا اور آپ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ اونٹ کے پاس کھڑے ہوئے اور اس کے پیٹ کو چھوا، پھر یہ کلمات پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَعِیْذُکَ بِالْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا.

آپ نے یہ دعا پڑھی تو اونٹ کا پیشاب جاری ہو گیا۔

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی بن المدیر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالقاسم یوسف بن محمد المہروانی نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد بن رزقویہ نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابویعقوب الدقاق نے، کہا: میں نے سیار ابن النصر (۱) سے سنا، وہ کہتے ہیں:

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نماز کے لیے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص ایک بچے کی محبت میں گرفتار ہے اور اس بچے کی ماں رو رہی ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ اس عورت نے جواب دیا: یہ شخص میرے بچے کی محبت میں مبتلا ہے۔ خدا کے لیے مجھ پر رحم کیجیے۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا: اسے چھوڑ دے۔ اس نے آپ سے کہا: اپنا کام کرو۔ آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دے۔ اس نے کہا: اپنا کام کرو۔ آپ نے پھر فرمایا: اسے چھوڑ

(۱) سیار بن نصر، ابوالحکم البغدادی، محدث ہیں۔ ان کا ذکر خطیب بغدادی نے کیا ہے۔

تاریخ بغداد ۹/۲۳۷

دے۔اس نے پھر کہا: اپنا کام کرو۔آپ نے فرمایا: تجھے میرے کام سے کیا مطلب؟اور پھر اسے ایک تھپڑ رسید کیا، وہ زمین پر گر کر ڈکرانے لگا۔آپ نے اس عورت سے فرمایا: اپنے بیٹے کا ہاتھ تھام (اور چلی جا)۔ پھر آپ اس (گرے ہوئے شخص) کے سرہانے بیٹھ گئے۔ جب اسے افاقہ ہوا تو پوچھا: تو پھر لوٹے گا؟اس نے کہا: نہیں۔ (۱)

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد ابن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق ثقفی نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے ابو طالب، یحییٰ ابن علی (۲) بن الطیب الدسکری نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو طاہر محمد بن (۳) الفضل ابن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری نے، کہا: میں نے ابوالعباس السراج ثقفی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوسلیمان الرومی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے خلیل (۱) صیاد سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میرا بیٹا انبار شہر میں گم ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی ماں شدید جزع فزع کرنے لگی

(۱) نسخہ (ق) میں ہے: وَ هَلْ تَعُوْدُ لِمِثْلِ هٰذَا ، قَالَ لَا ۔

(۲) نسخہ (ق) میں ہے: السکر ی: اور یہ غلط ہے۔اور الدسکری: یحییٰ بن علی، محدث ہیں۔خطیب نے ان سے حلوان میں روایات لکھیں۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ٤/٨٨ ، الانساب ٥/٣١١

(۳) ابو طاہر، محمد بن الفضل، ابوبکر ابن خزیمہ کے پوتوں سے ہیں۔محدث، صدوق ثقہ اور اہل نیسابور سے ہیں۔خطیب نے ان سے روایت لی۔٣٨٧ ہجری میں وصال ہوا۔دیکھیں: الانساب ٥/١١٤۔١١٥

(٤) تاریخ بغداد ١٣/٢٠٧ ، طبقات الحنابلة ١/٣٨٥

ہے۔ میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: اے ابو محفوظ! میرا بیٹا غائب ہو گیا ہے۔ اس کی ماں بہت پریشان ہے۔ فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اسے اس کی ماں کے پاس واپس لوٹا دے۔ پس حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ دعا کرنے لگے:

اَللّٰھُمَّ! اِنَّ السَّمَاءَ سَمَاؤُکَ وَالْاَرْضَ اَرْضُکَ وَ مَا بَیْنَھُمَا لَکَ فَأْتِ بِہٖ۔

اے اللہ! بیشک آسمان تیرا ہے اور زمین بھی تیری ہے اور ان دونوں کے درمیان کا خلا بھی تیرا ہی ہے پس تو اس گم شدہ لڑکے کو واپس کر دے۔

خلیل نے کہا: میں باب الشام پر آیا۔(۱) اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہیں میرا بیٹا کھڑا ہے اور ہانپ رہا ہے۔ میں نے کہا: اے محمد! وہ کہنے لگا: میرے ابا جان! ابھی ابھی میں انبار میں تھا۔ (۲)

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد ابن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم حافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم (۳)

(۱) باب الشام، بغداد کے چار دروازوں میں سے ایک ہے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۷۵/۱ ، بغداد دار الخلافة ۲۹ ، دلیل خارطة بغداد :۳۵۸

(۲) صفة الصفوة ۳۲۲/۲ ، الحلیة ۳۶۲/۸ ، مناقب الابرار (ق/۳۲)

طبقات الحنابلة ۳۸۵/۱

(۳) ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، ابواسحاق اصفہانی، القصار اور یہ محمد بن اسحاق السراج سے روایت کرتے ہیں۔ نیسابور میں ۳۷۳ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۱۲۷/۶ ، الحلیة ۳۱۲/۶

بن عبداللہ نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن اسحاق (۱) نے، کہا: میں نے محمد بن عمرو (۲) بن مکرم الثقہ سے سنا، وہ کہتے ہیں: روایت بیان کی مجھ سے ابو محمد الضریر نے، کہا:

مردویہ نے مجھے بلایا میں ان کے پاس گیا۔ وہ کہنے لگا: میرا بیٹا کئی دنوں سے گم ہے۔ عورتوں کے رونے نے مجھے پریشان کرر کھا ہے۔ لہذا صبح کو ہمارے ساتھ سیدنا معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلیں۔ (چنانچہ صبح کو ہم دونوں معروف کرخی کے پاس گئے) انہیں سلام کیا۔ وہ مسجد میں تھے۔ آپ نے پوچھا: اے ابوبکر! آپ یہاں کیسے چلے آئے؟ مردویہ نے عرض کیا: میرا بیٹا گم ہو گیا ہے اور عورتوں کے رونے نے میرا جینا محال کر دیا ہے۔

معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کہنے لگے:

يَا عَالِمًا بِكُلِّ شَيْءٍ، وَيَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَيَا مَنْ عِلْمُهُ مُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، اَوْضِحْ لَنَا اَمْرَ ذِي الْغُلَامِ۔

اے ہر چیز کے جاننے والے! اور اے وہ ذات! جس پر کوئی شے پوشیدہ نہیں، اور اے وہ ذات! جس کا علم ہر شے کو محیط ہے، اس لڑکے کا حال ہمارے لیے واضح کر دے۔

(یہ کلمات تین بار دہرائے)

کہا: پھر ہم ان کے ہاں سے واپس لوٹ آئے۔ چنانچہ جب فجر کا وقت ہوا، مردویہ کا قاصد میرے پاس آیا کہ مردویہ آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا خبر ہے؟ اس نے کہا: لڑکا واپس آ گیا ہے۔ چنانچہ میں مردویہ کے پاس آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکا مردویہ کے

(۱) محمد بن اسحاق، السراج ثقفی کے مولا نیساپوری ہیں۔ نیساپور میں اپنے دور کے محدث تھے۔ سن ۳۱۳ ہجری میں وفات پائی۔ ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔ دیکھیں: الحلیة ۱/۱۵۰، الانساب ۷/۶۵

(۲) محمد بن عمرو بن مکرم، ابوبکر الصفار۔ سن ۲۷۷ ہجری میں وفات پائی۔

ثقہ معروف ہیں کیونکہ علماء کرام نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔ تاریخ بغداد ۳/۱۳۱

سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ مردویہ کہنے لگا: عجیب بات سنو! لڑکا کہتا ہے کہ میں کوفہ میں کہیں جا رہا تھا۔ اچانک دو آدمی آئے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کوفہ سے نکال دیا۔ انہوں نے کہا: اپنے گھر چلے جاؤ۔ پس میں بیٹھا اور کچھ نہ کھایا پیا۔ حالانکہ میں تقیام (۱) کے کنویں کے پاس سے گزرا۔ پس میں نے (اس طرح ستر) کنویں دیکھے۔ ان دونوں نے حرکت نہیں کی (وہیں جم کے کھڑے رہے) یہاں تک کہ میں آپ کے پاس آ گیا۔ لہذا مجھے کچھ کھلاؤ۔ کیونکہ میں نے کوئی چیز نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کے پاس آ گیا۔ (۲)

خبر دی ہمیں محمد بن ابو طاہر (۳) البزاز نے ابوالحسین (٤) بن المہتدی سے، انہوں نے ابو حفص (٥) ابن شاہین سے، کہا: روایت بیان کی اسماعیل بن علی بن اسماعیل الخطیب نے، کہا:

مجھے پتہ چلا کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو کوئی بیماری لاحق ہوگئی۔ آپ کے کسی

(۱) نسخہ (ق) میں ہے، (ببئر فقال: فرأیت سبعا او قال) حلیہ میں ہے: ببئر تسع، او قال تسعین

(۲) الحلیۃ ۳٦۳/۸

(۳) یہ ابن الجوزی کے شیوخ سے ہیں۔

(٤) ابوالحسین ابن المہتدی، محمد بن علی بن محمد، مہتدی باللہ العباسی کے پوتوں سے ہیں اور ابن الغریق کے نام سے معروف ہیں۔ سن ٤٦٥ ہجری میں فوت ہوئے۔ دیکھیں: المنتظم ۲۸۳/۳، العبر ۲٦۰/۳

(٥) ابو حفص، عمر بن احمد بن عثمان، الشاہینی، ابن شاہین کے لقب سے معروف ہیں۔

اپنی والدہ کے جد امجد احمد بن محمد ابن شاہین الشیبانی کی طرف منسوب ہیں۔ اہل بغداد سے تھے، محدث اور ثقہ صدوق تھے۔ حدیث اور تاریخ میں آپ کے بہت آثار ہیں۔ سن ۳۸٥ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۲٦٥/۱۱، الاکمال ۲۹۱/٤، الانساب ۲۷۰/۷۔۲۷۱

تذکرۃ الحفاظ :۹۸۷۔۹۸۸

پڑوسی نے کہا: آپ کے قریب اس دیر (عبادت گاہ) (۱) میں ایک راہب رہتا ہے۔ وہ کچھ علم طب جانتا ہے، وہ اس کے ذریعے کچھ کمانے کی کوشش نہیں کرتا۔ (۲) جو بھی اس کے پاس جاتا ہے وہ شفایاب ہو جاتا ہے۔ اس کے پاس پانی لائے جاتے ہیں وہ انہیں دیکھتا ہے اور بیماروں میں سے جو نسخہ مناسب سمجھتا ہے، تجویز کرتا ہے۔ پس آپ بھی وہ پانی تھوڑی دیر بعد پی لیجئے اور اس کا خیال رکھیں جو وہ تجویز کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ اور علی الصبح پانی اس شخص کی طرف بھیج دیا۔

جب وہ راہب بیٹھا پانی دیکھ رہا تھا اور نسخہ تجویز کر رہا تھا۔ آپ کا بھیجا ہوا پانی پیش کیا گیا تو اس نے (وہ پانی دیکھ کر نسخہ تجویز کرنے سے) انکار کر دیا۔ اور کہنے لگا: یہ کس کا پانی ہے؟ پانی لانے والے نے آپ کو چھپا دیا اور آپ کو نہیں بلایا یہاں تک کہ اس راہب کو آپ کا تعارف کرایا۔ راہب نے کہا: میں اُن کے پاس جاؤں گا تاکہ اُن کا کلام سنوں اور دیکھوں جو وہ محسوس کرتے ہیں۔ میں اُن کے لیے جو دوا مناسب ہوگی تجویز کروں گا۔ پانی لانے والے نے کہا: پہلے میں ان سے اجازت لے لوں۔ پس پانی لانے والا شخص آیا اور اجازت مانگی،

(۱) یہ دیر، دیر الجاثلیق کے نام سے معروف اور نہر رفیل پر تھا۔ دیر (کلیلیشوع) سے بھی معروف تھا۔ اور (الجاثلیق طیماثاوس) کی طرف منسوب تھا جس نے اس کی تجدید کی اور مأمون کے داخل ہونے کے زمانے میں اُسے اس کی موت کے بعد اس دیر میں دفن کیا گیا۔ یہ بغداد کے اہم دیارات سے ایک تھا۔ ابن عبدالحق (سن ۷۳۹ھ۔ ۱۳۳۸م) کے زمانے تک آباد تھا۔ اسی لیے شیخ معروف رحمہ اللہ کا مقبرہ، مقبرہ باب الدیر کے نام سے معروف ہے۔

دیکھیں: طبقات الاسنوی ۱/ ۴۲۵ (الھامش)، الدیارات: ۲۸، مراصد الاطلاع ۵۵۶/۲، دلیل خارطة بغداد: ۱۰، ۸۹

(۲) اصل میں ہے: (وَ لَا یَقْصِدُ اَحَدًا ، وَ یُقْصَدُ اِلَیْهِ بِالْمِیَاهِ)

(یعنی حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے) حضرت کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی۔

راہب، حضرت علیہ الرحمہ کے پاس حاضر ہوا۔ کیا دیکھا کہ حضرت معروف اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ راہب نے جب دیکھا تو کھڑا ہوا، آپ کے گھر میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔ اس دیرانی (راہب) نے اجازت لانے والے شخص سے کہا: حضرت کیوں کھڑے ہیں؟ اللہ کی قسم! اگر مجھے کہیں، اسلام قبول کرلو تو میں ضرور اسلام لے آؤں گا۔ بیشک ان کی ہیبت میرے دل میں داخل ہوگئی ہے۔ اس شخص نے کہا: میں جانتا ہوں۔ اپنی جگہ ٹھہریں یہاں تک کہ میں اُن سے سوال کرلوں۔ پس وہ شخص آپ رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ سے اجازت طلب کی۔ (۱) آپ نے اجازت دے دی۔

اس شخص نے دیکھا کہ آپ محراب میں کھڑے ہیں۔ اس نے آپ سے عرض کیا: اے ابومحفوظ! آپ کیوں کھڑے ہیں؟ یہ شخص (راہب) آپ کی اجازت سے آیا ہے۔ فرمایا: میں اس کی حاجت میں کھڑا ہوں میں اسے آتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کا مجھ پر حق واجب ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا سوال کر رہا ہوں کہ وہ اسے ہدایت عطا فرمائے۔ اس شخص نے بتایا کہ میں نے کہا: بیشک یہ شخص مجھے کہہ چکا ہے کہ اگر آپ اِسے اسلام لانے کا ارشاد فرمائیں تو وہ ضرور اسلام قبول کر لے گا۔ آپ نے فرمایا: اسے بلا لاؤ۔ اس گھڑی وہ اسلام قبول کر لے گا۔ پھر راہب آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی تو اس نے اسلام قبول کرلیا۔

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد ابن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبد اللہ نے، کہا: خبر دی ہمیں جعفر بن محمد (۲) بن

---

(۱) اصل میں: وَاسْتَأْذَنَهُ کی بجائے فَاسْتَأْذَنَهُ ہے۔

(۲) جعفر بن محمد بن نصیر، ابو محمد الخلدی، المتوفی سن ۳۴۸ ہجری۔

نصیر نے اپنی کتاب میں، اور مجھ سے روایت بیان کی اُن سے عثمان بن محمد عثمانی نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن محمد بن مسروق نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھتیجے یعقوب (۱) نے، کہا: مجھے میرے چچا معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے میرے بیٹے! جب تجھے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو اس سے میرے وسیلے سے دعا مانگ۔

(۱) تاریخ بغداد ۲۷٦/۱٤

(۲) الحلیة ۳٦٤/۸ ، طبقات الحنابلة ۳۸۳/۱

بیسواں باب:

اپنی عبادات اور کرامات کے اخفاء پر آپ کی حرص کے ذکر میں

خبر دی ہمیں ابو منصور قزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی مجھے خلال (۱) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبد الواحد (۲) بن علی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبد اللہ (۳) بن سلیمان الفامی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن ابو ہارون نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو العباس احمد بن یعقوب (٤) نے، کہا: مجھے پتہ چلا کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا گیا: اے ابو محفوظ! لوگ کہتے ہیں کہ آپ پانی پر چلتے ہیں، (آپ نے ٹالتے ہوئے) فرمایا: یہ پانی ہے اور یہ میں ہوں۔ (٥)

مصنف نے کہا: میں کہتا ہوں: معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام معاریض کی

(۱) خلال، وہ حسن بن محمد بغدادی ہیں۔ ٤٣٩ ہجری میں وفات پائی ان کے حالات پیچھے گزر چکے ہیں۔

(۲) عبد الواحد بن علی، یہاں اس نام کے دو محدث ہیں اور خلال نے دونوں سے روایت کی۔ پہلے ابن اللحیانی کے نام سے معروف ہیں ۳۷٦ ھ میں وفات پائی۔ اور دوسرے ابن خشیش الوراق کے نام سے معروف ہیں اور ۳۷۷ ھ میں انتقال ہوا۔ تاریخ بغداد ۱۱/ ۹

(۳) عبد اللہ بن سلیمان الفامی، ابو محمد الوراق محدث ہیں ۳۲۸ھ میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۹ /٤٦٩

(٤) احمد بن یعقوب بن ابراہیم، ابو العباس المقری ء ابن اخی العرق کے نام سے معروف ہیں محدث ہیں۔ ۳۰۰ھ یا ۳۰۱ھ میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ٥ /۲۲٥ ، طبقات القراء ۱/ ۱٥۰

(٥) تاریخ بغداد ۱۳ /۲۰٦

جنس سے ہے(۱)۔ کیونکہ آپ نے انہیں جواب نہیں دیا۔اسی کی مثل اس شخص کا قول ہے جس نے حضرت ابن المبارک (۲) سے کہا: ہمیں اس بات کا پتہ چلا ہے کہ آپ جب بھی بغداد تشریف لاتے ہیں دینار صدقہ کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا: تب تو ہمارے دینار ضرور کثیر ہیں۔

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے، کہا: میں نے عبید بن محمد الوراق(۳) سے سنا، انہوں نے کہا: کہ میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو کبھی نفل پڑھتے نہیں دیکھا، صرف جمعہ کے دن دو ہلکی رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔(٤)

(۱) المعاریض: معراض کی جمع ہے، تعریض سے ہے۔ تصریح کے خلاف بات۔ اس کے ذریعے کسی چیز سے کسی چیز کے توریہ کا ارادہ کیا جاتا ہے۔

اور حدیث میں ہے: "اِنَّ فِی الْمَعَارِیْضِ لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الْكِذْبِ" بے شک اشارے کنائے میں آدمی جھوٹ سے بچ سکتا ہے۔

الصحاح (عرض ۱۰۸۳/۳)، اللسان، النهاية ۲۱۲/۳

(۲) ابن المبارک، عبداللہ بن المبارک، ولاء حنظلی ہیں۔ ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔ آپ کے کثیر آثار ہیں ان میں زیادہ ظاہر "الجهاد" مطبوع اور مشہور ہے۔

آپ کے متعلق دیکھیں: الاعلام ۲۵٦/٤، برو کلمان ۱۵۳/۳

(۳) عبید بن محمد بن قاسم، ابو محمد بن الوراق نیشاپوری ہیں۔ بغداد میں سکونت اختیار کی اور وہیں حدیث پڑھائی۔ ۲۵۵ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۱۱/ ۹۷

(٤) یعنی: دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔ اور یہ خبر الحلية ۳٦٥/۸ میں ہے۔

اکیسواں باب:

آپ کے فنون اخبار کے ذکر میں

ہمیں اسماعیل (۱) بن ابوبکر نے خبر دی، انہوں نے کہا: خبر دی ہمیں طاہر (۲) بن حسین بن [احمد] نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن محمد بن بشران نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن مُغَلَّس (۳) نے، کہا روایت بیان کی مجھ سے معروف رحمہ اللہ تعالیٰ کے بھتیجے یعقوب نے، کہا:

میرے چچا (٤) کا صدقہ (٥) بن ابراہیم اور اسود بن سالم (٦) کے ساتھ بھائی چارہ تھا۔ دونوں حضرت معروف رحمہ اللہ کے ساتھ صحیح محبت کرتے تھے۔ (۷) انہوں نے میرے

(۱) میں نے (مشیخة) میں انہیں ابن الجوزی کے شیوخ میں نہیں پایا۔

(۲) طاہر بن احمد بن الحسین، فقیہ حنبلی زاہد، بغداد میں سن ٤٧٦ ہجری میں وفات پائی۔

المنتظم ۸/۹، العبر ۲۸٤/۳، مناقب الامام ابن حنبل :٥٢٣

(۳) ابن المغلس (غین معجمہ کے ساتھ) وہ احمد بن محمد ہیں، خطیب نے ان کا ذکر تاریخ بغداد ۳۰٥/۳ میں کیا ہے۔ انہوں نے ایک جماعت سے روایت لی۔ ان میں امام احمد بن حنبل، قاسم بن سلام ابوعبید، ابراہیم بن منذر وغیرہم ہیں۔ آپ بغدادی ہیں۔ آپ کے بارے میں ابوالحسن دارقطنی نے فرمایا: میں نے جھوٹوں میں ان سے کم حیاوالا نہیں دیکھا۔ سن ۳۰۸ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۳۳/٥_۳٤

(٤) صفة الصفوة ۳۰۷/۲

(٥) وہ صدقہ المقابری ہیں۔ ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔ اور خبر تاریخ بغداد ۳۳۳/۹ میں ہے۔

(٦) اسود بن سالم، ابوالعابد، صالح عابد زاہد ہیں۔ سن ۲۱٤ ہجری میں وصال ہوا۔

دیکھیں: صفة الصفوة ۳۰۷/۲، تاریخ بغداد ۳٥/۷_۳۷

(۷) تاریخ بغداد ۳٥/۷ _ ۳۳۳/۹

چچا سے کہا: بشر ابن الحارث (۱) چاہتے ہیں کہ وہ آپ سے بھائی چارہ کریں لیکن وہ کثرت ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں اور اسے بھی ناپسند کرتے ہیں کہ آپ اُن پر کچھ حقوق واجب کریں جیسے آپ اُن کے پاس آئیں جائیں اور اُن کا آپ کے پاس آنا جانا لگا رہے۔ پس اگر آپ اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ آپ صرف اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے ملیں تو اس بات کو اُن کے لیے مضبوط کیا جائے۔

آپ کے بھتیجے (یعقوب) نے کہا: ان دونوں کو میرے چچا حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اگر کسی شخص سے اللہ کی رضا کی خاطر محبت کروں تو میں دن رات میں کسی گھڑی اُس سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا اور یہ کہ تمام اعمال نوافل میں انہیں شریک کروں اور اگر میرے لئے جنت تقسیم کی جائے تو میں ضرور پسند کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اُسے مجھ سے پہلے داخل کرے کیونکہ میں تو اُس سے محبت کرتا ہوں۔ اور جو اللہ کے لئے کسی سے محبت کرے اور اللہ کی خاطر بغض رکھے وہ اپنا ایمان مکمل کر لیتا ہے۔

میں نے تمہارے پیغام کے سبب اُن (بشر حافی رحمہ اللہ) کے ساتھ محبت کے رشتے کو مضبوط کر لیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اور حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ (۲) کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ انہیں اپنی دنیا کے ساتھ ملایا، ان کے ساتھ علم تقسیم کیا، اُنہیں کچھ ایسی چیزوں کے ساتھ خاص فرمایا جن کے ساتھ آپ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دعا،......

(۱) بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ

(۲) دیکھیں: جامع الاصول ۸/ ۶۴۹-۶۶۵ (فضائل الامام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) و مناقب الامام علی، لابن الدنیا (مخطوط، الورقة/ ۱۲)، جامع الترمذی ۵/ ۶۳۵، مسند احمد بن حنبل (۱۶۰۸ ط/ احمد محمد شاکر ۳۰۶۲ - ۳۷۱۶) مناقب علی والحسنین و امهما فاطمة الزهراء، للدکتور/ عبدالمعطی امین قلعجی، حلب، ۱۹۷۹ م

ذکر(۱)اور خلوت کے اعتبار سے خاص کیا تھا۔اور میں اُن سے اس چیز کا اللہ کے لیے عہد لیتا ہوں جب وہ اللہ کے لیے تنہا ہوں۔

اور تم جان لو! بیشک عالم جب علم پر عمل کرے تو اس کے لیے مؤمنوں کے دل برابر ہو جاتے ہیں۔جب کوئی شخص کسی سے صرف اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہے تو محبوب پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے لیے دعا کرے، اور ہر چیز خرچ کرے جو اس کے ہاتھ آئے، ہر پسندیدہ چیز میں اسے حصہ دار بنائے۔اور بیشک بندہ جب اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرنے میں سچا ہوتا ہے تو اپنے محبوب کے لیے اس کی پوشیدگی اور ظاہر میں اس کی اصلاح کرتا ہے۔ اور ان میں سے بعض، بعض کی شفاعت کرتے ہیں۔اُن کی نجات ہو جاتی ہے جس سے ان کے دل پر سکون ہو جاتے ہیں۔

اپنے احسان پر اللہ تعالیٰ شکر کی توفیق دیتا ہے اور انہیں بتاتا ہے کہ یہ چیز اس کی طرف سے ہے۔پس آخرت کے اعمال بڑھتے ہیں اور دنیا سے فقیری کی حالت میں اٹھتے ہیں۔گم شدہ کی تلاش پر وقت ضائع نہیں کرتے۔جس گھڑی ان کے پاس موت آتی ہے انہیں حسرت نہیں ہوتی اس پر جو صحت اعمال سے فوت ہو جائے۔اُس وقت اُن کی محبت خالص ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت ان کے دلوں سے نکل جاتی ہے۔

خبر دی ہمیں ابن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں رزق اللہ التمیمی نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن محمد بن بشران نے، کہا: خبر دی ہمیں عثمان بن احمد الدقاق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے

(۱) یہیں سے صوفیہ کرام نے (رابطہ) کی مشروعیت لی ہے۔اور یہ ان کی ایک اصطلاح ہے، اور اس سے مراد لیتے ہیں: مرید کا اپنے شیخ کی روحانیت سے استمداد کرنا۔

دیکھیں: المسلك الاذفر للامام محمود شكرى الآلوسى، ص: ۲۱۶، ۳۲۶ (طبعة بيروت ۱۹۸۲م) الحدائق الوردية، محمد بن عبدالله الخانى، ص: ۲۹۵

ابونصر الفلاس نے، کہا:

ابوجعفر(۱) راشدی میری دکان(۲) پر آئے۔ مجھ سے کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے بیٹے کے ولیمے میں کھانا کھائیں۔ میں نے انہیں کہا: اے ابوجعفر! میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا: میں تو مغرب کے بعد کھلانے کا ارادہ رکھتا ہوں، لیکن میں آپ سے ایک بات کروں گا، میں نے کسی شیخ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کے بھائیوں سے ایک شخص آیا۔ اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت معروف رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں عصیدہ (ایک قسم کا کھانا جو گھی اور آٹا ملا کر پکایا جاتا ہے) کھلاؤں؟ اس شخص نے آپ کو عرض کیا: اے ابومحفوظ! میں روزے سے ہوں۔ حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جس نے ایک دن کا روزہ رکھا پھر اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لیے افطار کر لیا تو اس کے لیے ایک ہزار روزے لکھے جائیں گے۔ پس اگر اس شخص نے اس ایک روزے کے بدلے چند روزے رکھنے کی نیت کی تو اس کے لیے ایک لاکھ روزوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

خبر دی ہمیں ابن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسین بن عبدالجبار نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن عبدالواحد بن جعفر نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے......

(۱) ابوجعفر الراشدی، محمد بن جعفر بن عبداللہ، اہل بغداد سے ہیں۔ بغداد کے ایک پرانے گاؤں کی طرف ان کی نسبت ہے۔ اوراب (۱۴۰۳ھ۔۱۹۸۳م) میں یہ گاؤں، بغداد کے تابع ایک علاقہ ہے۔

ابوجعفر راشدی محدث ثقہ ہیں۔ سن ۳۰۱ ہجری میں وصال فرمایا۔

الانساب ٦/٤٦ ، تاریخ بغداد ٢/١٣١۔١٣٢

(۲) اَلــدُّکّــان : کہا گیا ہے کہ یہ فارسی معرب ہے۔ (اڈی شیر) نے اس پر جزم کیا ہے کہ یہ یونانی لفظ ہے۔ الالفاظ الفارسية المعربة ، ص :٦٥

ابو عمر(۱) بن حَیّو یہ نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد(۲) بن اسحاق نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے عمر بن سعد قراطیسی (۳) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو بکر [المکتّب](٤) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو بکر(٥) مقری ء نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے روح(٦) مقری ء نے، کہا:

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ پانی کے پاس تشریف لائے تا کہ وضو کریں۔ (پھر) آپ نے اپنے کپڑے اور اپنا قرآن عظیم اٹھایا۔ اتنے میں ایک عورت آئی اور اُس نے آپ

(۱) اصل میں ہے: ابو عمر بن جنویہ اور یہ غلط ہے۔ اور ابو عمر بن حیویہ، محمد بن العباس بن محمد، الخزاز ثقہ ہیں۔ مصنفات کبار سے سنا جیسے طبقات ابن سعد، مصنفات ابن الانباری، مغازی الواقدی وغیرھا۔ سن ۲۹۵ ہجری میں ولادت اور سن ۳۸۲ ہجری میں وفات ہوئی۔ تاریخ بغداد ۱۲۱/۳-۱۲۲

(۲) عبداللہ بن محمد بن اسحاق، ابو القاسم، حامض رأسہ کے نام سے معروف ہیں۔ سن ۳۲۹ ہجری میں وفات پائی۔ یہ وہ ہیں جن سے ابو عمر ابن حیویہ روایت کرتے ہیں۔ تاریخ بغداد ۱۲٤/۱۰

(۳) عمر بن سعد القراطیسی، ابو بکر۔ ابن ابی الدنیا اور الآجری وغیرہما سے حدیث کا درس لیا۔ ثقہ تھے۔

تاریخ بغداد ۲۳۳/۱۱

(٤) اصل میں (الملتب) ہے۔ اور شاید (المکتّب) تاء کی تشدید کے ساتھ صحیح ہے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۸٦/۳

(٥) ابو بکر المقری ء، محمد بن حماد بن بکر، المقری ء، ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔ سن ۲٦۷ ہجری میں انتقال ہوا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کے پیچھے بیٹھتے تھے اور صلاح وثقاہت کی وجہ سے ان کی بہت عزت و تکریم فرماتے تھے۔

(٦) روح المقری ء، شاید یہ روح بن عبدالمؤمن البصری، ابو الحسن، الھذلی کے مولا ہیں۔ سن ۲۳٥ ہجری میں وفات پائی۔ اُن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی (صحیح) میں روایت لی۔

دیکھیں: ابن الجزری، طبقات القراء ۲۸٥/۱

کے کپڑے اور قرآن عظیم اٹھالیا۔ آپ اس عورت کے پیچھے چل پڑے اور کہا: میری بہن! کیا تو قرآن پاک خوبصورت انداز میں پڑھتی ہے؟ تو کپڑے لے لے اور قرآن کریم مجھے لوٹا دے۔ جب آپ نے اسے دیکھا کہ وہ کوئی جواب نہیں دیتی۔ آپ اس عورت کے پیچھے دوڑ پڑے یہاں تک کہ اس تک پہنچ گئے۔ پس آپ نے قرآن عظیم لے لیا اور اپنے کپڑے اس کے پاس چھوڑ دیئے۔ (۱)

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر محمد بن علی خیاط نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے حسن بن حسین (۲) بن حمکان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالحسن دقیقی نے، کہا: محمد بن موسیٰ حلوانی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن منصور طوسی (۳) نے، کہا:

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دن مسجد میں تھے۔ آپ کے کپڑے اور آپ کا قرآن پاک آپ کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے قرآن پاک اور کپڑے اٹھا لیے۔ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کو پتہ چل گیا۔ آپ اس کے پیچھے چل پڑے اور اسے کہا: میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تیری پکڑ نہ فرمائے، کپڑے رکھ لو اور قرآن عظیم واپس کر دو۔ پس آپ نے قرآن عظیم لے لیا اور کپڑے چھوڑ دیئے۔

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد بن ابن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر

(۱) ابن الملقن: ۲۸۳، اور اس میں ایک اور روایت ہے۔ الکواکب الدریة ۲۶۹/۱

(۲) الحسن بن الحسین بن حمکان، ابوعلی الہمذانی شافعی فقیہ ہیں۔ بغداد میں رہائش پذیر رہے۔ ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

(۳) محمد بن منصور بن داؤد، ابوجعفر الطوسی، زاہد عابد اور محدث ہیں۔ بغداد میں سن ۲۰۴ میں وصال ہوا۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ۳۴۷/۳۔۳۴۹، صفة الصفوة ۳۹۸/۲

ان سے روایت مکرر آ چکی ہے۔ اور دیکھیں: مناقب الابرار (ق ۳۲)

دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم حافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے، کہا: میں نے عبید بن محمد وراق سے سناوہ کہتے ہیں:

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک سقا (پانی پلانے والے) کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ پانی پینے والے پر رحم فرمائے۔ پس آپ آگے بڑھے اور پانی پیا۔ آپ سے کہا گیا: کیا آپ روزے سے نہیں تھے؟ فرمایا: کیوں نہیں! لیکن میں اُس کی دعا کے (قبول ہونے کی) اُمید رکھتا ہوں۔ (۱)

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد قزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی مجھے ابومحمد خلال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبدالواحد بن علی الفامی نے، کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ بن سلیمان وراق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن ابو ہارون نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد (۲) بن مبارک نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن صبیح (۳) نے، کہا:

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ ایک سقا (پانی پلانے والے) کے پاس سے گزرے جو پانی پلاتے ہوئے کہہ رہا تھا: جو پانی پیے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ آپ نے پانی پی لیا حالانکہ آپ روزے سے تھے۔ فرمایا: شاید اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے۔ (٤)

(۱) الحلیة ۳٦٤/۸ ، تاریخ بغداد ۲۰۸/۱۳ ، ابن خلکان ۲۳۳/٥ ، صفة الصفوة ۳۲۲/۲

(۲) محمد بن المبارک الانباری محدث ہیں۔ خطیب نے ان کا ذکر اپنی "تاریخ" ۳۰۳/۳ میں کیا ہے۔

(۳) محمد بن صبیح، المعروف ابن السماک، بڑے زاہدوں سے تھے۔ سن ۱۸۳ ہجری میں وصال ہوا۔

حلیة الاولیاء ۲۰۳/۸۔۲۱۷ ، صفة الصفوة ۱۷٤/۳ ، مرآة الجنان ۳۹۳/۱

ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

(٤) صفة الصفوة ۳۲۲/۲ ، آپ قدس اللہ سرہ غیر رمضان میں نفلی روزے رکھتے تھے۔

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد بن ابن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے ، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے ، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبداللہ حافظ نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ (۱) نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے ، کہا: میں نے عبید بن محمد وراق سے سنا وہ کہتے ہیں:

سیدنا معروف رحمہ اللہ ایک دن ایک راستے سے گزرے جس میں ایک لکڑی رکھی ہوئی تھی۔ آپ نے اس پر چلنا شروع کر دیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کا اس لکڑی پر چلنے کا کیا مقصد ہے؟ فرمایا: میں اس پر اس لیے چلتا ہوں تا کہ اس کا مالک باہر نہ نکل سکے۔ (۲)

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر محمد بن علی خیاط نے ، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین بن حَمکان نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالحسن دقیقی نے ، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن موسیٰ (۳) حلوانی نے ، کہا: میں نے محمد بن منصور طوسی سے سنا ، وہ کہتے ہیں:

ہم حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھے۔ ایک شخص نے ایام فتنہ میں آپ سے کہا: اے ابومحفوظ! آپ اس جیسے شہر میں رہتے ہیں؟ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا: جو ہم سے بہتر تھا وہ اس کے ساتھ ہے جو اِن سے برا ہے۔ فرعون کی بیوی فرعون کے ساتھ رہتی تھی۔ اُس نے کہا:

(۱) ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق ، ابواسحاق اصبہانی ، القصار کے نام سے معروف تھے۔ سن ۲۷۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ ان کے حالات زندگی گزر چکے ہیں۔ تاریخ بغداد ۱۲۷/۶ ، الحلیة ۳۱۲/۶

(۲) الحلیة ۳۶۵/۸

(۳) محمد بن موسیٰ الحلوانی۔ عباس الدوری سے بھی روایت کرتے ہیں۔
دیکھیں: تاریخ جرجان : ۲۱۷

﴿......رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ [التحریم ٦٦:١١]

اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے اور مجھے بچا لے فرعون سے اور اس کے عمل سے اور مجھے نجات دے دے ظالم لوگوں سے۔

(راوی نے) کہا: آپ کے پاس وہ لوگ گزرتے تھے جو فتنہ کے دوران لوگوں کے ساتھ لڑائی کرتے تھے اور حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے: اے اللہ! ان کی حفاظت فرما اور ان کے ساتھ ہو جا۔ آپ سے عرض کیا گیا: آپ ان کے لیے دعا کر رہے ہیں؟ فرمایا: میرے بھائی! اگر اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا تو یہ گناہ نہیں کریں گے۔

مصنف کہتا ہے: یہ فتنہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا، وہ ہے جو امین اور مامون کے درمیان جاری ہوا۔ پس امین بغداد میں قتل کر دیا گیا۔ (١)

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد بن ابن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم احمد بن عبداللہ نے، کہا: میں نے اپنے والد کی ایک تحریر پڑھی۔ جس میں انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت معروف رحمہ اللہ سے کہا: آپ نے میری نیکی کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ آپ نے اسے فرمایا: اگر تیرا بھلائی کرنا بغیر میری حسن توقع کے ہوتا تو میں ضرور آپ کا شکر گزار ہوتا۔ (٢)

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا:

(١) اسے طاہر بن حسین بن مصعب نے بغداد میں سن ١٩٨ ہجری میں قتل کیا۔ یہ قبائل کے مقابلے کا ایک فتنہ تھا۔ اور اس کی اخبار بکھری ہوئی ہیں۔ تاریخ بغداد ٣ /٣٣٦ ۔ ٣٤٢ ، ١٠/١٨٣ ، مرآة الجنان ١/٤٢٢ (ط / الجبوری) ، ابن الاثیر (الکامل ج ٦ حوادث سنة ١٩٨ هجری)

(٢) طبقات السلمی :٨٨ اور اس میں ہے :(...... فَوَقَعَ عِنْدَ غَیْرِ شَاکِرٍ)

خبر دی ہمیں ابن رزق نے، کہا: خبر دی ہمیں جعفر بن محمد خواص نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے عمر بن عاصم (۱) نے، روایت بیان کی مجھ سے احمد (۲) بن خلف نے، کہا: میں نے سری رحمہ اللہ (۳) سے سنا، وہ فرماتے ہیں:

میں جس حالت میں ہوں یہ معروف رحمہ اللہ تعالیٰ کی برکات سے ہے۔ میں عید کے دن لوٹا۔ میں نے حضرت معروف رحمہ اللہ کے ساتھ غبار آلود اور بکھرے ہوئے بالوں والے ایک بچے کو دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرمایا: میں نے دوسرے بچوں کو دیکھا کہ وہ کھیل رہے ہیں اور یہ گردن جھکائے کھڑا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: تم کیوں نہیں کھیلتے؟ اس نے کہا: میں یتیم ہوں۔

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا: آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے؟ فرمایا: شاید میں فارغ ہو کر اس کے لیے کھجوریں جمع کروں جس سے یہ اخروٹ خرید لے اور اس سے خوش ہو جائے۔

میں نے کہا: آپ یہ بچہ مجھے عطا فرما دیں میں اس کی حالت بدلوں گا۔ آپ نے مجھے فرمایا: تم یہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تم اسے لے جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو غنی کر دے۔ پس دنیا میرے نزدیک بالکل حقیر بن کر رہ گئی۔ (٤)

(۱) وہ، عمرو بن عاصم البصری الکلابی المتوفی سن ۲۱۰ ہجری کے علاوہ ہیں۔

تاریخ بغداد ۲۰۲/۱۲

(۲) احمد بن خلف، ان کے بارے میں دیکھا جائے: تاریخ بغداد ١٣٥/٤

(۳) سری السقطی رحمہ اللہ

(٤) صفة الصفوة ٣٢٣/٢، ٣٧١

اور دیکھیں: طبقات السلمی: ٣٩، ابن الملقن (٢٦)، ابن خلکان ٣٥٧/٢

بائیسواں باب:

دورانِ سفر آپ سے ملاقات کرنے والے بعض عباد وصالحین کا ذکر

خبر دی ہمیں محمد بن ابو منصور نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسین بن عبدالجبار نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوسعید مسعود (۱) بن ناصر سجستانی نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن عبداللہ بن جہضم نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوطیب (۲) محمد بن جعفر نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے یحییٰ بن حسن الرازی نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا:

میں نے ایک بستی میں ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھا، اس نے خوبصورت زلفیں (۳) رکھی ہوئی تھیں، سر پر اونی چادر، جسم پر سوتی کپڑے کی قمیص اور پاؤں میں لکڑی کا جوتا (٤) تھا۔ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے اس کو اس جگہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی۔ میں نے اسے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس نے کہا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ، اے چچا! میں نے پوچھا: اے نوجوان! کہاں سے آ رہے ہو؟ کہنے لگا: دمشق سے آ رہا ہوں۔

میں نے پھر پوچھا: وہاں سے کب چلے تھے؟ اس نے جواب دیا: دوپہر کے وقت وہاں سے چلا تھا۔

---

(۱) "الانساب" میں ہے: ابومسعود، مسعود بن ناصر بن ابوزید...... بہت بڑے محدث ہیں۔ ۳۷۰ ہجری کے کچھ عرصہ بعد وفات پائی۔ الانساب ٤٧/٧

(۲) محمد بن جعفر، ابوالطیب الدیباجی، سن ۳۱٦ ہجری میں فوت ہوئے۔ تاریخ بغداد ۱۳٥/۲

(۳) اَلذؤابتان: اس کا مفرد " ذؤابة " ہے۔ پیشانی کے اوپر کے بال۔

(٤) نَعْلُ طَاق: مرد کے جوتوں کی ایک قسم ہے۔ اور طاق فارسی معرب ہے۔ المعرب: ۲۲۹

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا کیونکہ دمشق اور اس بستی کے درمیان کئی منزلیں تھیں۔ بہر حال میں نے پھر پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ تو اس نے جواب دیا: مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ محمول (رجال الغیب سے) ہے۔(۱) خیر میں نے اسے الوداع کہا اور وہ چلا گیا۔

میں نے اسے تین سال تک نہیں دیکھا۔ ایک دن میں اپنے گھر میں بیٹھا اس کے معاملے میں سوچ رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی، میں نے جا کر دروازہ کھولا تو وہی شخص تھا۔ میں نے سلام کرنے کے بعد کہا: مرحبا و اہلاً! خوش آمدید! اور اسے اپنے گھر آنے کی اجازت دے دی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ حسرت زدہ پریشان اور غمگین ہو۔ اس پر زُرمانقہ (ایک اونی جبہ)(۲) تھا۔ میں نے پوچھا: کیا ہوا؟ تو اس نے بتایا: اے استاد محترم! اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص کرم ہے یہاں تک کہ پہلے اس نے مجھے مصیبت میں مبتلا کیا پھر اس سے نجات دی۔ وہ کبھی میرے ساتھ لطف و کرم سے پیش آتا ہے اور کبھی خوف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ کبھی خوف زدہ کرتا ہے اور کبھی معزز بنا دیتا ہے۔ کاش! ایک مرتبہ وہ مجھے اپنے خاص بندے کے بھیدوں پر آگاہ فرما دے پھر میرے ساتھ جو چاہے کرے۔

(۱) یعنی یہ رجال الغیب سے ہے۔

(۲) اَلزُّرمَانَقَة : اونی جبہ، العبرية سے معرب ہے جیسا کہ ابو عبید نے کہا۔ اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد ہے: اَنَّ مُوْسٰی لَمَّا اَتٰی فِرْعَوْنَ اَتَاهُ وَ عَلَيْهِ زُرْمَانَقَةٌ" کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بالوں کا جبہ پہنے ہوئے فرعون کے پاس تشریف لائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ لفظ فارسی معرب ہے۔ اس کی اصل "اشتربانہ" ہے، اور اس سے اونٹ والے کا سامان مراد لیا جاتا ہے۔

دیکھیں: المعرب: ۱۷۱، شفاء الغليل: ۱۱۳

اللسان، القاموس، غریب ابی عبید ۱۰۱/۴، الفائق ۵۲۷/۱

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے اس کلام نے مجھے رُلا دیا۔ میں نے اس سے پوچھا: جب سے تم مجھ سے جدا ہوئے اس وقت سے تمہارے ساتھ کیا کیا معاملات پیش آئے؟ اس نے کہا: میں تو ان کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ مخفی رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن جو اس نے آپ کی طرف میرے راستے میں کیا، میں وہ آپ کو بتاتا ہوں اے میرے مولا میرے آقا! پھر وہ رونے لگا۔ تو میں نے اس سے پوچھا: بتاؤ تو سہی کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ چنانچہ اس نے بتانا شروع کیا:

آپ سے ملاقات کے بعد میں تیس دن تک بھوکا رہا۔ ایک وادی میں پہنچا جہاں ککڑیاں (۱) کاشت کی ہوئی تھیں۔ اس نے ان ککڑیوں میں سے کیڑوں والی نکال کر پھینک دی تھیں۔ میں بیٹھ کر ان سے کھانے لگا۔ مالک نے جب دیکھا تو مجھے پکڑ لیا اور میری پشت اور پیٹ پر مارتے ہوئے کہنے لگا: اے چور! تیرے علاوہ میری ککڑیاں کسی نے نہیں توڑیں، میں کب سے تیری تاک میں تھا کہ تو آئے اور میں تجھے پکڑ لوں۔ وہ ابھی مجھے مار ہی رہا تھا کہ ایک گھوڑ سوار بڑی تیزی سے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا آیا اور اس کے سر پر کوڑا برسایا اور کہنے لگا: تم اللہ کے ایک دوست کو چور کہہ رہے ہو؟

(یہ سن کر) اس مالک نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے جا کر بہت عزت کی اور حسن سلوک سے پیش آیا۔ میرے اور اصحاب معروف کے لیے اپنی ککڑیاں فقراء و مساکین کو صدقہ کر دیں۔ پھر میں نے اسے کہا: مجھے معروف کرخی کے بارے میں بتائیں۔ اس نے مجھے کچھ اوصاف بتائے تو میں نے اس کے بتائے ہوئے اوصاف سے آپ کو پہچان لیا۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابھی اس نوجوان کی گفتگو پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ ککڑیوں کے مالک نے دروازے پر دستک دی اور ہمارے پاس آ گیا۔ وہ بہت خوشحال

(۱) مقثأة: وہ زمین جہاں ککڑیاں زیادہ مقدار میں ہوں۔

تھا اور اپنا سارا مال فقراء پر صدقہ کر کے ایک سال اس نوجوان کی صحبت میں رہا۔ پھر وہ دونوں حج (۱) کے لیے روانہ ہوئے۔ پس دونوں کا مقام ربذہ (۲) میں انتقال ہو گیا۔

خبر دی ہمیں عمر بن ظفر نے، کہا: خبر دی ہمیں جعفر بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالعزیز بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن عبداللہ بن جہضم نے، کہا: میں نے ابو یعقوب طبری سے سنا، کہا: میں نے ابو بشر طالقانی کو کہتے سنا کہ مجھے کسی دوست نے بتایا کہ حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے تھے:

میں نے ایک شخص کو ایک خوبصورت ریشم (۳) میں دیکھا۔ اس کے پاس کچھ نہ تھا وہ جا رہا تھا، میں اس کے قریب گیا اور اسے سلام کیا۔ اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے اسے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو بھی دیکھا ہے جو کہیں جانے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں جا رہا ہے؟ اس نے کہا: میں اُن میں سے ایک ہوں۔ میں نے کہا: کہاں کی نیت ہے؟ اس نے کہا: مکہ مکرمہ جانے کی۔ میں نے کہا: مکہ جانے کی نیت ہے اور یہ نہیں جانتے کہ کہاں جا رہے ہو؟

کہا: ہاں! اور یہ اس لیے ہے کہ کئی بار مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا لیکن اُس نے مجھے

(۱) اس حکایت کا بعض حصہ ابن قدامہ المقدسی کی کتاب "التوابین" ص: ۲۸۶-۲۸۹ پر ہے۔

(۲) "الروض الفائق" میں ہے، دونوں کا مکۃ المکرّمہ میں وصال ہوا اور دونوں "المعلاۃ" میں مدفون ہیں۔ "الربذۃ" مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ وہاں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک ہے۔

معجم البلدان ۲۴/۳

(۳) "مرج الديباج" جس کا منظر خوبصورت عجیب ہے، صحت افزا، شام میں ایک شہر کے قریب ایک جگہ

معجم البلدان ۱۰۱/۵

طرطوس(۱) بھیج دیا، متعدد بار میں نے طرطوس جانے کا ارادہ کیا لیکن وہ مجھے مکہ معظمہ لے گیا اور کئی بار میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے عبادان کی طرف پھیر دیا جاتا ہے۔

میں نے اسے کہا: ذریعہ معاش کیا ہے؟

کہا: جہاں وہ چاہے مجھے بھوکا رکھتا ہے حالانکہ کھانا حاضر ہوتا ہے اور کبھی وہ مجھے سیر کروا دیتا ہے حالانکہ کھانا موجود نہیں ہوتا۔ وہ کبھی میرا اِکرام کرتا ہے اور دوسری بار میری تذلیل وتوہین کرتا ہے۔ کبھی وہ مجھے سنواتا ہے، اے چور! تجھ سے بُرا اِس روئے زمین پر کوئی نہیں ہے اور کبھی مجھے کہتا ہے: اس زمین پر تیرے جیسا اور تجھ سے بڑا زاہد کوئی نہیں ہے۔ کبھی وہ مجھے بستر پر سلاتا ہے اور کبھی مجھے پھینک دیتا ہے، میری توہین کرتے ہوئے مجھے پتھروں میں سلاتا ہے۔(۲)

میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! وہ کون ہے؟ (جو یہ سب کچھ کرتا ہے)

اس نے کہا: اللہ عزوجل، اس نے مجھے ایک ایسے سمندر میں پھینک دیا ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ پھر وہ بہت زیادہ رویا۔ یہاں تک کہ مجھے اس پر رحم آیا اور میں اس کے اس طرح رونے کی وجہ سے رونے لگا۔ پھر میں نے ہر طرف سے ایک چیخ سنی، حالانکہ وہاں بظاہر کوئی نہیں تھا۔

میں نے اسے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! میں آپ کے علاوہ بھی کسی کے رونے کی آواز سن رہا ہوں۔ اس نے کہا: ہاں! جنوں سے میرے کچھ دوست ہیں۔ جب میں روتا ہوں وہ میرے ساتھ روتے ہیں۔ حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر وہ شخص چلا گیا اور

(۱) شام میں مشہور بندرگاہ ہے۔ اور یہ شام کے ساحلی شہروں سے ایک اہم شہر ہے۔

(۲) اَلنَّوَاوِیْس : اور کہا جاتا ہے: اَلنَّاؤُوْس (ہمزہ کے ساتھ) ایک کھدا ہوا پتھر جس میں میت کا جسم رکھا جاتا ہے۔ فاكهة البستان :۱۵۲۲

میں تعجب کرنے لگا جو میں نے اس سے دیکھا۔ اور اپنے آپ کو چھوٹا محسوس کیا۔

پھر میں اس کے ساتھ جا ملا اور اسے کہا: مجھے تفصیل بتا یہ کیسے ہے؟ پس اس نے چیخ ماری اور کہا: اے چور! تو میرے اور میرے آقا کے درمیان دخل دینے آیا ہے۔ نہیں، اس کی عزت کی قسم! میں اسی کے سامنے اس کی تفصیل عرض کروں گا۔ (یہ کہا) اور مجھ سے غائب ہو گیا۔ (۱)

(۱) یہ حکایت ''الروض الفائق'' چونتیسویں مجلس میں ہے۔

تئیسواں باب:

آپ کی بیماری، وفات اور وصیت کے ذکر میں

خبر دی ہمیں محمدان یعنی محمد ابن ناصر اور محمد ابن عبدالباقی نے، انہوں نے کہا: (۱) خبر دی ہمیں حمد ابن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم حافظ نے، کہا: میں نے ابوالحسن (۲) بن مِقسم سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابو مقاتل محمد بن شجاع سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابو بکر (۳) زجاج کو کہتے سنا کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ان کی بیماری (٤) میں عرض کیا گیا کہ آپ وصیت فرمائیں،

آپ نے فرمایا: جب مرا انتقال ہو جائے تو میری یہ قمیص صدقہ کر دینا، مجھے یہ پسند ہے کہ میں دنیا سے اس طرح ننگا جاؤں جس طرح میں دنیا میں ننگا آیا تھا۔ (٥)

تاریخ وصال:

خبر دی ہمیں ابومنصور قزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن ثابت نے، کہا:

---

(۱) نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(۲) ابن المقسم، شاید وہ ابن المقری ءمشہور ہیں، محمد بن الحسن ابن مقسم۔ سن ۳۵۵ ہجری میں وفات پائی دیکھیں: طبقات القراء ۱۲۳/۲

(۳) ابوبکر الزجاج، وہ الزجاج احمد بن بکران، نحوی ہیں۔ سن ۳۵۵ ہجری میں محمد بن علی الایادی سے سماعت کی۔ تاریخ بغداد ٥٦/٤_٥٧

(٤) نسخہ (ق) میں ہے: فِيْ عِلَّةِ مَرَضِهِ ، فَقَالَ ......

(٥) صفة الصفوة ٣٢٤/٢ ، القشيرية :٦١ ، الحلية ٣٦٢/٨ ، ابن الملقن :٢٨٥ ابن خلكان ٢٣٢/٥ ، الكواكب الدرية ٢٦٩/١

خبر دی ہمیں ابو یعلی (۱) احمد بن عبدالواحد الوکیل نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد ابن محمد بن (۲) عمران نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوبکر العجوزی (۳) نے، کہا: میں نے ثعلب (٤) سے سنا وہ کہتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سن دوسو ہجری میں فوت ہوئے۔

خبر دی ہمیں ابن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالجبار نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد ابن عبدالواحد بن جعفر نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن العباس الخزاز (٥) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالحسین ابن المنادی (٦) نے، کہا: میں نے اپنے دادا کو کہتے سنا کہ ہم ۲۰۰ ہجری میں ابوالنضر

(۱) احمد بن عبدالواحد، ابویعلی الوکیل بغدادی ہیں۔ ان سے خطیب سے روایات لکھیں۔ سن ٤٣٨ ہجری میں وصال فرمایا۔ باب الدیر کے قبرستان میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی قبر مبارک کے قریب دفن ہیں۔ تاریخ بغداد ٢٧٠/٤

(۲) احمد بن محمد بن عمران، المعروف بابن الجندی نہسلی، سن ٣٩٦ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ٧٧/٥-٧٨

(۳) العجوزی، احمد بن محمد بن بشار، ابوبکر، ابن ابی العجوز کے نام سے معروف ہیں، بغدادی، محدث اور ثقہ ہیں۔ دارقطنی نے ان کی توثیق کی ہے۔ ایک جماعت نے ان سے سنا اور دوسرے لوگوں نے ان سے روایت لی۔ سن ٣١١ ہجری میں وصال ہوا۔

دیکھیں: الانساب ٤٠٣/٨-٤٠٤، تاریخ بغداد ٤٠٠/٤

(٤) ثعلب، ابوالعباس احمد بن یحییٰ، المتوفی سن ٢٩١ ہجری، لغت وادب کے ائمہ سے تھے۔

ان کے حالات کے لیے دیکھیں: برو کلمان ٢١٠/٢

(٥) الخزاز، محمد بن العباس، ابوعمر، اہل بغداد سے ہیں، ابن حیویہ کے نام سے معروف ہیں۔ محدث اور صالحین سے ہیں۔ بڑی مصنفات روایت کیں۔ سن ٣٨٢ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ٤٣٤/١٤، الانساب ١٠٥/٥-١٠٦، ٢٩٥/٤

(٦) ابوالحسین، احمد بن جعفر بن محمد المعروف بابن المنادی بغدادی ہیں۔ سن ٣٣٦ میں وفات پائی۔ خیزران کے قبرستان میں دفن ہیں۔ تاریخ بغداد ٦٩/٤-٧٠

کے پاس تھے۔ہم ان سے روایت سنتے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا۔اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے بھائی معروف رحمہ اللہ کے معاملے میں آپ کا اجر بلند کرے۔ کیونکہ میں (آپ کے وصال کو) بڑا واقعہ سمجھتا ہوں۔اور کہا ہمارے ساتھ آؤ۔ پس ہم آپ کے جنازے میں شریک ہوئے۔

خبر دی ہمیں القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی نے، کہا: خبر دی مجھے الازہری نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعمر (۱) ابن حیویہ نے محمد مخلد سے، کہا: میں نے عبدالرزاق بن منصور سے سنا، وہ کہتے ہیں سن ۲۰۱ ہجری میں معروف الکرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ہوا۔(۲)

خبر دی ہمیں القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں الحسن بن ابوبکر نے، کہا: میں نے ابوسہل (۳) بن زیاد سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوطالب (٤) کو کہتے سنا کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال سن ۲۰٤ ہجری میں ہوا۔

(۱) وہ ابوعمر بن حیویہ، الخزاز ہیں۔ تاریخ بغداد ١٤/٤٣٤

اور نسخہ (ق) میں (ابوعمرو بن حبوبہ) لکھا ہے جو کہ غلط ہے۔ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

(۲) یہ روایات مندرجہ ذیل کتب میں ہیں:

تاریخ بغداد ۱۳/ ۲۰۸، طبقات الحنابلة ۱/۳۸۹، سیر اعلام النبلاء ۹/ ۳٤٤، الکواکب الدریة ۱/۲٦۹

(۳) ابو سهل بن زیاد القطان ـ تاریخ بغداد ١٤/ ٢٢٠

(٤) یحییٰ بن ابوطالب، اور ابوطالب کا نام جعفر بن عبداللہ بن الزبرقان، ابوبکر الواسطی ہے۔کثیر روایت کرنے والے محدث ہیں۔محدثین کی ایک جماعت نے ان سے روایت لی۔سن ۲۷۵ ہجری میں وفات پائی اور بغداد میں مغربی جانب شونیزیہ میں دفن ہوئے۔آپ کی سن ولادت ۱۸۲ ہجری ہے۔

دیکھیں: تاریخ بغداد ١٤/ ٢٢٠

خطیب نے کہا: (۱) صحیح یہ ہے کہ سن ۲۰۰ ہجری ہے۔

خبر دی ہمیں ابوالحسن محمد بن احمد الصائغ نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن وشاح (۲) بن عبداللہ الکاتب نے ابوالحسن الجندی سے کہ روایت بیان کی مجھ سے ابوعبداللہ احمد بن ہارون نے، کہا: ابونُواس (۳) فوت ہوا تو اس کا جنازہ اور حضرت معروف رحمہ اللہ کا جنازہ ایک ہی دن نکالا گیا۔ پس لوگ حضرت کرخی رحمہ اللہ کے ساتھ جنازے کے ساتھ نکلے اور ابونواس کے جنازے کے ساتھ سوائے ایک شخص کے کوئی نہ نکلا۔ جب لوگ حضرت معروف علیہ الرحمہ کے جنازے سے واپس لوٹے، انہوں نے ابونواس کا جنازہ دیکھا تو اس کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے کہا: الحسن بن ہانی ہے۔ لیکن اُن لوگوں میں سے کسی نے بھی اس کی طرف توجہ نہ کی۔ کسی کہنے والے نے کہا: کیا اسلام نے ہمیں اور اسے جمع نہیں کیا؟ اور شاید اس کا باطن اس کے

(۱) تاریخ بغداد ۲۰۸/۱۳، ابن خلکان ۲۳۱/۵، طبقات السلمی :۸۵، القشیریة ۶۰/۱ ابن الملقن :۲۸۰، العبر ۳۳۵/۱، مرآة الجنان ۴۶۰/۱، طبقات الحنابلة ۳۸۱/۱، شذرات الذهب ۳۶۰/۱، الانساب ۳۹۰/۱۰

(۲) محمد بن وشاح، ابوعلی، محدث اور ادیب تھے۔ معتزلہ سے تعلق تھا۔ بغداد میں سن ۴۶۳ ہجری میں وفات پائی اور جامع منصور کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ تاریخ بغداد ۳۳۶/۳

(۳) الحسن بن ہانی۔ ان کے سن وفات میں چند اقوال ہیں: ۱۹۵ ہجری یا ۱۹۸ ہجری۔ اور ایک قول کے مطابق ۲۰۰ ہجری ہے۔

تاریخ بغداد ۴۳۶/۷، الاغانی ۱۴۸/۱۶، مختار الاغانی ج ۳، ج ۴

الشعر والشعراء: ۵۰۱، سیر اعلام النبلاء ۲۸۰/۹، العبر ۳۲۱/۱

اور دوسرے مراجع جن کا ذکر برو کلمان (۲۴/۲) نے کیا ہے۔

وفات کرخی کے بارے میں بھی دیکھیں: طبقات الصوفیة (مخطوط / ق ۸) شذور العقود لابن الجوزی (مخطوط/ ق ۳۳) مناقب الصالحین (مخطوط /ق ۱۷۸) مناقب الابرار (ق / ۳۰)

ظاہر سے اچھا ہو، لہذا آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بارے میں مایوس نہ ہوں۔تو سب لوگ واپس آئے (١) اور اُس کی نماز جنازہ ادا کی۔

خبر دی ہمیں ابوالحسن (٢) الانصاری نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسین (٣) الصیر فی نے، کہا: میں نے ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن دُوشب (٤) سے سنا۔وہ کہتے ہیں:

حضرت معروف کرخی اور ابونواس شاعر، دونوں ایک ہی دن فوت ہوئے۔(٥) اور محمد بن الحسن اور کسائی دونوں ایک ہی دن فوت ہوئے اور شبلی (٦)

---

(١) نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(٢) ابوالحسن الانصاری، سعد الخیر بن محمد بن سہل اندلسی، ابن الجوزی کے شیوخ سے ہیں۔اندلس سے چین کا سفر کیا پھر بغداد داخل ہو گئے اور امام غزالی سے علم فقہ حاصل کیا۔سن ٥٤١ ہجری میں وفات پائی اور ان کی طرف سے وصیت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تربت میں دفن ہوئے۔

دیکھیں: العبر ١١٢/٤ ، المنتظم ١٢١/١٠ ، مشیخة ابن الجوزی کا حاشیہ : ١٥٢

(٣) ابوالحسین الصیر فی، وہ ابن الطیوری المبارک بن عبدالجبار ہیں۔

(٤) جیسا کہ اصل اور (ق) میں شین معجمہ کے ساتھ ہے۔اور شاید لفظ (دوست) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

دیکھیں :تاریخ بغداد ٤٢٩/٣

(٥) "مَاتَ" کا لفظ نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(٦) امام محمد بن الحسن الشیبانی نے ایک روایت کے مطابق سن ١٨٩ ہجری میں انتقال فرمایا۔اور کسائی علی بن حمزہ سن ١٨٩ ہجری میں فوت ہوئے۔

تاریخ بغداد ٤٤٥/١١ ، طبقات القراء ٥٣٩/١ ، برو کلمان ١٩٨/٢ ، ٢٤٦/٣

(٧) الشبلی، ابوبکر دلف بن جَحدر، جنید بغدادی رحمہ اللہ کے تلامذہ اور مشہور صوفیہ سے تھے۔سن ٢٤٧ ہجری میں بغداد میں ولادت ہوئی اور ٣٣٤ ہجری میں انتقال ہوا۔دکتور کامل مصطفیٰ الشیبی نے ان کی شخصیت پر تخصص کیا اور آپ کے اشعار جمع کر کے ایک دیوان شائع کیا۔...........

اور علی بن عیسٰی (۱) الوزیر دونوں ایک ہی دن فوت ہوئے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

مصنف نے کہا: میں کہتا ہوں ہمیں یہ دونوں روایتیں ایسے ہی روایت کی گئی ہیں اور صحیح یہ ہے کہ ابونواس، حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ (۲) سے پانچ سال پہلے وفات پا چکا تھا۔

ابوعبدالرحمٰن (۳) سُلَمی نے کہا ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ، علی بن (٤) موسیٰ رحمہ اللہ کے حاجب (دربان) تھے۔ پس انہوں نے حضرت معروف کی پسلی توڑ دی تو (٥)

..........آپ کے بارے میں دیکھیں: تاريخ بغداد ١٤/٣٨٩ ، الشعراني (طبقات) ١/٨٩ ، الرسالة القشيرية :٢٧ ، مقدمة ديوان ، برو كلمان ٤/٧٤

شاعر کے معاصر عدنان مردم بک کا ایک مسرحیہ شعریہ ہے جس کا عنوان ہے: ابو بكر الشبلي، بيروت ، ١٩٨١ م

(۱) علی بن عیسی الوزیر بن الجراح البغدادی، الکاتب، المنشی، کتاب (الورقة) کے مصنف، المقتدر باللہ اور القاہر باللہ کے وزیر، بھلائی اور سچے دین والے تھے۔ سن ٢٤٥ ہجری میں ولادت اور سن ٣٣٤ ہجری میں وفات ہے۔ تاريخ بغداد ١٢/١٥_١٦

آپ کی وفات ۲۹ ذوالحجہ بروز جمعہ کو ہوئی۔ اور حضرت شبلی رحمہ اللہ ۲۸ ذوالحجہ جمعہ کی رات کو فوت ہوئے۔

تاريخ بغداد ١٤/٣٩٧

(۲) دیکھیں: مرآة الجنان ١/٤٤٩ (وفيات سنة ١٩٦ ه)

(۳) طبقات الصوفية :٨٥ ، كشف المحجوب :١١٣_١١٥

(٤) علی بن موسی (الامام الرضا)، ابوالحسن ﷺ

(٥) نسخہ (ق) میں ہے کہ شیعہ نے آپ کا پہلو توڑا۔ السلمی میں ہے: اس دن حضرت علی بن موسی رحمہ اللہ کے دروازے پر شیعہ کی بھیڑ تھی۔ انہوں نے حضرت معروف رحمہ اللہ کی پسلیاں توڑیں پس آپ وفات پا گئے۔

ذہبی نے کہا: شاید امام رضا کا، معروف نامی کوئی دربان تھا جس کا نام عراق کے زاہد (حضرت معروف کرخی کے نام کے ساتھ) موافق ہوگیا۔ سير اعلام النبلاء ٩/٣٤٣

آپ فوت ہو گئے۔اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ تو اپنی مسجد کے ایک کونے میں اکیلے گوشہ نشیں تھے اور وہیں عبادت کرتے تھے۔

ہمارے شیخ ابوالفضل ابن ناصر الحافظ نے کہا: جب میں نے اُن کے پاس یہ حکایت پڑھی تو فرمایا: یہ حکایت صحیح نہیں ہے اور اہل نقل کے نزدیک معروف نہیں ہے۔(۱)

نماز جنازہ پڑھنے والوں کی کثرت

خبر دی ہمیں احمد بن علی(۲) بن المجلی نے، کہا: خبر دی ہمیں میرے بھائی ہبۃ اللہ بن علی نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے بن نصر بن قُعَین (۳) کے ابو القاسم النصری نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے میرے والد نے، کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ تین لاکھ لوگوں نے پڑھی ہے۔ دیر(۴) (عیسائیوں کی عبادت گاہ) کے ایک راہب کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے (اپنے احباب سے) کہا: اگر تم میں سے کسی نے اُن جیسا کام کیا ہوتا تو اُن کی مثل ہوتا۔

---

(۱) یہ وہ چیز ہے، حیات معروف کے لئے تاریخی تحقیق جس کی تائید کرتی ہے۔

دیکھیں: مقدمة التحقيق ، المعارف لابن قتيبة : ٦٢٤

(۲) احمد بن علی بن المجلی، ابوالسعود، بغدادی، محدث ہیں آپ ابن الجوزی کے شیوخ سے ہیں۔ سن ٥٢٥ ہجری میں وفات پائی اور جامع منصور کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

مشيخة ابن الجوزی :١٠٣ ، المنتظم ٢١/١٠ ، العبر ٦٤/٤

(۳) بنو نصر بن قعین، بن اسد سے ہے۔

دیکھیں: الايناس بعلم الانساب :١٨٤ ، جمهرة ابن حزم :١٩٤

(۴) دیر کا ذکر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی گزرا ہے۔

چوبیسواں باب:

ان خوابوں کا ذکر جو آپ نے دیکھیں

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن احمد الفقیہ نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن احمد بن ابوالفوارس نے، کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ بن محمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے الحسن بن (۱) علویہ نے، کہا:

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں ایک نوجوان رہتا تھا جس کی شراب نوشی اور فضول یاوہ گوئی کے سبب حضرت کرخی ایذاء (تکلیف) برداشت کرتے تھے۔ (۲) آپ اس نوجوان کو ملامت کرتے اور فرماتے: اے لڑکے! اپنے خوبصورت چہرے کو (جہنم کی) آگ سے بچا۔ لیکن اس کی سرکشی اور نافرمانی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ ایک دن حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آپ کے ایک بھائی حاضر ہوئے اور کہا: اے میرے آقا! وہ نوجوان تو نشے کی حالت میں مر گیا ہے۔ آپ (یہ سن کر) غمگین ہو گئے (۳) اور فرمایا: اے اللہ! تو اس کی بخشش فرما۔

جب رات ہوئی تو آپ نے اسے خواب میں دیکھا۔ اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نوجوان نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ آپ نے اس سے

(۱) الحسن بن علی بن محمد، ابو محمد القطان، المعروف بابن علویہ۔ محدث اور ثقہ ہیں۔ سن ۲۹۸ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۳۷۵/۷

(۲) اصل میں: یَتَاَذّٰی مِنْهُ کی بجائے یَتَاَذّٰی بِهٖ ہے۔

(۳) نسخہ (ق) میں: فَحَزِنَ کی بجائے فَحَزِنَ عَلَيْهِ مَعْرُوْفٌ ہے۔

دریافت فرمایا: کس چیز کے سبب؟ اس نوجوان نے کہا: ایک شعر کے سبب، جس کی میں نے لوگوں کو وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو وہ میری قبر کے سرہانے وہ شعر لکھ دیں۔

جب صبح ہوئی تو حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ اس لڑکے کی قبر پر تشریف لے گئے۔ دیکھتے ہیں کہ اس کے سرہانے ایک لوح ہے جس پر لکھا ہوا ہے،

حَسُنَ ظَنِّیْ بِکَ یَا رَحْمٰنُ جَرَّأَنِیْ عَلَیْکَا

فَارْحَمِ اللّٰهُمَّ عَبْدًا صَارَ رَهْنًا فِیْ یَدَیْکَا

اے رحم فرمانے والے! میرا حسن ظن ہی ہے جس نے مجھے تجھ پر دلیر بنا دیا ہے، پس تو اس غلام پر رحم فرما جو تیرے ہاتھوں میں گروی ہے۔

خبر دی ہمیں عبدالرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے کہا: خبر دی ہمیں ابن رزق نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن (۱) عمر بن حُبَیش الرازی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے علی بن موسیٰ بن داؤد القُمّی نے، کہا: میں نے محمد بن شجاع کو کہتے سنا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن القواس نے بیان کیا کہ ابن شجاع نے کہا: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے کسی مرید سے سنا، انہوں نے کہا:

حضرت کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ ابو یوسف (۲) کسی بیماری میں مبتلا

(۱) احمد بن علی بن عمر، ابو سعید الرازی الاشعری۔ ابو بردہ بن ابو موسیٰ کی اولاد سے ہیں۔ خطیب نے ان کے حالات تاریخ: ۴/۳۱۱-۳۱۲ پر لکھا ہے اور ان کے سن وفات کا تعین نہیں کیا۔

(۲) ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، القاضی، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مشہور شاگرد تھے۔ آپ ہی نے اپنی کتاب (الخراج) میں دولت عباسیہ کے لیے دستور اقتصادی وضع کیا۔

سن ۱۸۲ ہجری میں وصال فرمایا۔ اب آپ کی قبر مبارک ظاہر ہے۔ آپ کے نام سے معروف آپ کے جامع میں ہے۔ اور وہ بغداد میں ''المشهد الكاظمی . الكاظمیه'' میں ہے۔

ہیں، میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ان کے گھر چلو۔ جب وہ وفات پا جائیں تو مجھے اطلاع دینا اس شخص نے کہا کہ میں آ گیا۔ پس جب میں دار الرقیق (۱) کے دروازے کے پاس سے گزرا تو کیا دیکھا کہ ابو یوسف کا جنازہ نکالا گیا ہے۔ میں نے کہا: اگر میں حضرت معروف رحمہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع دینے چلا گیا تو (نماز جنازہ میں) شرکت نہ کر سکوں گا۔ پس میں نے لوگوں کے ساتھ ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر دی۔ آپ پر یہ خبر بڑی گراں گزری۔ آپ اِسترجاع کرنے لگے (یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پڑھنے لگے۔)(۲)

میں نے عرض کیا: اے ابو محفوظ! آپ ان کے جنازہ کی نماز رہ جانے سے کس قدر افسردہ ہیں؟(۳) آپ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا گویا میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں، وہاں کیا دیکھا کہ ایک محل بنایا گیا ہے، اس کی بلندی پوری ہو چکی ہے، اس پر سفیدی کر دی گئی ہے، اس پر دروازے اور پردے لگا دیئے گئے ہیں اور وہ بالکل مکمل ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: (٤) یہ ابو یوسف قاضی کے لیے ہے میں نے ان سے پوچھا: کس چیز کی وجہ سے اُنہوں نے اسے پایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: لوگوں کو تعلیم دینے، اس پر ان کی حرص اور لوگوں کی انہیں تکلیف دینے کی وجہ سے۔(۵)

خبر دی ہمیں عبد الرحمٰن بن محمد القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے

(۱) دَارُ الرَّقِیۡق، بغداد کے پرانے محلوں سے ہے۔

(۲) یَسۡتَرۡجِعُ: یعنی (اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن) پڑھنے لگے۔

(۳) نسخہ (ق) میں ہے: مَا اَشۡغَلَکَ ...... اور یہ غلط ہے۔ دیکھیں: تاریخ بغداد ١٤/٢٦١

(٤) تاریخ بغداد میں قَالُوۡا کی بجائے فَقَالُوۡا ہے۔

(٥) اصل اور نسخہ (ق) میں ہے: فَاذَنِی النَّاس لَهٗ اور تصحیح، تاریخ بغداد ١٤/٢٦٠-٢٦١ سے ہوئی

کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ بن محمد نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے یحییٰ (۱) بن ایوب نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے نصر (۲) بن بسّام اور ہمارے اصحاب نے، انہوں نے کہا:

ہم ابو محفوظ الکرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں بتایا کہ میں نے خواب میں (۳) نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ ﷺ ہشیم (٤) سے فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ تجھے میری اُمت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

ابن بسّام نے کہا: میں نے عرض کیا: اے ابو محفوظ! آپ نے انہیں دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں! ہشیم اس سے بہتر ہے جوان کے بارے میں گمان کیا جاتا تھا، ہشیم اس سے بہتر ہے جوان کے بارے میں گمان کیا جاتا تھا، اللہ تعالیٰ ہشیم سے راضی ہو گیا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالملک بن محمد البزوغانی نے، کہا: خبر دی ہمیں علی بن عمر القزوینی نے، کہا: میں نے یوسف بن عمر القواس سے پڑھا، کہا: میں نے محمد بن مخلد سے پڑھا، میں نے انہیں کہا: آپ کو محمد بن محمد (٥) بن عمر بن الحکم (٦) العطّار نے

(۱) یحییٰ بن ایوب، ابوزکریا، المقابری، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور اہل سنت سے تھے۔
سن ۲۳٤ ہجری میں وفات پائی۔

(۲) نسخہ (ق) میں نصر بن کیسام ہے۔

(۳) دیکھیں: رؤیا المصطفیٰ (ﷺ) جامع الاصول ۱/ ۳۷۸، ج ۲/ ٥۲٤، ٥۲۸، ٥۳۰، مشکاۃ المصابیح ۲/ ۱۲۹۷، الترمذی ٤/ ٥٤٥

(٤) ہشیم بن بشیر بن ابوحازم السلمی، محدث اور ثقہ ہیں۔ سن ۱۸۳ ہجری میں فوت ہوئے۔
دیکھیں: ابن سعد ۷/ ۳۱۳، مرآۃ الجنان ۱/ ۳۹۳، صفۃ الصفوۃ ۳/ ۱٥
التقریب ۲/ ۳۲۰، میزان الاعتدال ٤/ ۳۰٦

(٥) محمد بن محمد، ابوالحسن ابن العطار۔ سن ۲٦۸ ہجری میں وصال ہوا۔ تاریخ بغداد ۳/ ۲۰۳

(٦) تاریخ بغداد میں ہے: ابن العطار، اور یہی درست ہے۔

بیان کیا، کہا: روایت بیان کی مجھ سے سَبَلان نے ،(۱) کہا: روایت بیان کی مجھ سے محمد بن شعیب نے، کہا:

میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، آپ فرماتے تھے: میں خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہشیم کو میری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائی۔

(۱) سبلان، ابراہیم بن زیاد، ابواسحاق، محدث ہیں۔ سن ۲۲۸ ہجری میں بغداد میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ۶/۷۷-۷۹

پچیسواں باب:

وہ خوابیں جن میں آپ کی زیارت کی گئی

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبدالباقی نے، کہتے ہیں: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں ابونعیم الحافظ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن (۱) یحیٰ نے کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوعباس سراج نے، اور: خبر دی ہمیں اسماعیل بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن ہبۃ اللہ طبری نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن بشران نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن صفوان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ (۲) بن محمد قرشی نے اور خبر دی ہمیں یحیٰ بن علی مدیر نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن علی خیاط نے، کہا: خبر دی ہمیں حسن بن حسین بن حمکان نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوالحسن محمد بن ہارون (۳) زنجانی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے احمد بن محمد بن مسروق نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن حسین (٤) برجلانی نے، کہا:

(۱) ابراہیم بن محمد بن یحیٰ، ابواسحاق، المزکی، النیسابوری، ابن سختویہ، محدث ہیں۔ دارقطنی نے بغداد میں ان سے استفادہ کیا۔ ثقہ ثبت تھے۔ سن ۳۶۲ ہجری میں وصال ہوا۔

تاریخ بغداد ٦/١٦٨، ١٤/٤٣٢

(۲) عبداللہ بن محمد القرشی، ابن ابی الدنیا کے نام سے معروف اور ابوبکر، عالم عابد مشہور ہیں۔ اس کتاب میں ان سے روایت کا تکرار ہوا ہے۔ سن ۲۸۱ ہجری میں وصال فرمایا۔

تاریخ بغداد ١٠/٨٩۔٩١

(۳) اصل میں ہے: الریحانی۔ دیکھیں: تاریخ بغداد ٧/٢٩٩

(٤) البرجلانی، واسط کے ایک قصبہ برجلان کی طرف نسبت ہے۔ محمد بن الحسین بغداد میں رہائش پذیر رہے۔ رقائق و حکایات والے تھے۔ سن ۲۳۸ ہجری میں فوت ہوئے۔..........

روایت بیان کی ہم سے ابو بکر خیاط نے، کہا: میں نے خواب میں دیکھا گویا میں قبرستان میں داخل ہوا ہوں۔ قبروں والے اپنی اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے ریحان خوشبو (کا پودا) ہے۔ اچانک میں نے معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ وہ ان کے درمیان کھڑے ہیں اور اِدھر اُدھر آ جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابو محفوظ! آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ یا کیا آپ دنیا سے نہیں جا چکے ہیں ؟ فرمایا: ہاں، پھر آپ نے یہ شعر پڑھا،

مَوْتُ التَّقِيِّ حَيَاةٌ لَا نَفَادَ لَهَا

قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَ هُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

پرہیز گار شخص کی موت اصل میں حیات جاودانی ہے، اور کچھ (مردہ دل) لوگ مرے ہوئے ہیں حالانکہ وہ لوگوں میں زندہ (اور چلتے پھرتے) ہیں۔

خبر دی ہمیں ابو منصور القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر احمد بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن حسن (۱) اہوازی (۲) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے حسن بن عبد اللہ بن سعید عسکری (۳) نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبد اللہ بن احمد بن ایوب نے، کہا: روایت بیان

.... تاریخ بغداد ٤ /١٣٣، الانساب ٢/١٣١، حلية الاولياء ٨/ ٣٦٠، طبقات الحنابلة ١/ ٣٨٧، مناقب الابرار (ق/٣٢)

(۱) اصل اور نسخہ (ق) میں ہے: محمد بن الحسین۔

(۲) الاہوازی، محمد بن الحسن بن احمد، ابو الحسین، المعروف یا بن ابی علی الاصفہانی۔ سن ٤٢٨ ہجری میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ٢/٢١٨۔٢١٩

(۳) اصل اور نسخہ (ق) میں ہے: العکبری، اور تاریخ بغداد ٢ /٢١٨ میں العسکری ہے۔ اور یہ وہ ہیں جنہوں نے الاہوازی سے روایت کیا۔ اور العسکری الحسن بن عبد اللہ بن سعید، ابو علی ہیں۔ ....

کی ہم سے محمد بن موسیٰ نے ، کہا: حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا گیا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ نے فرمایا:

مَوْتُ التَّقِيِّ حَيَاةٌ لَا نَفَادَ(۱) لَهَا

قَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَ هُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

پرہیزگار شخص کی موت اصل میں حیات جاودانی ہے، اور کچھ (مردہ دل) لوگ مرے ہوئے ہیں حالانکہ وہ لوگوں میں زندہ (اور چلتے پھرتے) ہیں۔

خبر دی ہمیں عبدالملک (۲) بن ابوالقاسم الکروخی (۳) نے ، کہا: خبر دی ہمیں عبداللہ ابن محمد (٤) الانصاری نے ، کہا: خبر دی ہمیں ابو یعقوب نے ، کہا: خبر دی ہمیں الحسن بن حفص اندلسی نے ، کہا:

..........التوفی سنۃ ۳۸۲ ہجری۔ محدث ہیں، (خوزستان/الاہواز) میں ان پر حدیث کی ریاست ختم ہو گئی۔ مقصود اسی سے ثابت ہو گیا۔ اور العکبری غلط ہے۔ دیکھیں: برو کلمان ۲/ ۲۰۰

(۱) نسخہ (ق) میں ہے: لَا اِنْقِطَاعَ لَهَا ۔ دیکھیں: تاریخ بغداد ۱۳/ ۲۰۷

(۲) عبدالملک بن ابوالقاسم بن ابوسہل الکروخی، اہل ہرات سے ہیں اور کروخ اس کے اعمال سے ہے۔ نیک اور صدوق تھے۔ سنن الترمذی کتاب کے لکھنے پر گزر بسر تھی۔ جو بیچتے اسی سے روزی حاصل کرتے۔ بغداد میں رہے۔ سن ٥٤٨ ہجری میں وفات پائی۔ مکہ مکرمہ میں مجاور اور ابن الجوزی کے شیوخ سے تھے۔

دیکھیں: مشیخۃ ابن الجوزی :۸۷۔۸۸، المنتظم ۱۰/ ۱٥٤ ، العبر ٤/ ۱۳۱ ، مرآۃ الجنان ۳/ ۲۸۸ ، اللباب ۳/ ۳۹

(۳) نسخہ (ق) میں الکرخی لکھا ہے جو کہ غلط ہے۔

(٤) عبداللہ بن محمد الانصاری، الہروی، بڑے فقہاء حنابلہ میں شمار ہوتا تھا۔ شیخ الاسلام، الصوفی، الحافظ تھے۔ وہ اہل بدعت کی نظروں میں کانٹا تھے۔ سن ٤٨١ ہجری میں وفات پائی۔

اعلام ٤/ ۲٦۷ ، معجم المؤلفین ٦/ ۱۳۳ ، ان کا ترجمہ تھوڑی دور ہی گزرا ہے۔

روایت بیان کی ہم سے ابومحمد الحسین بن احمد (۱) تُستری نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن الحسین بن سہل نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ بن یعقوب المفسر نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے یعقوب (۲) بن یوسف انصاری نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ہمارے والد نے، کہا: میں نے علی بن الموفق سے سنا وہ کہتے ہیں:

میں نے دیکھا گویا میں جنت میں داخل کیا گیا ہوں، وہاں کیا دیکھا کہ تین اشخاص ہیں۔ایک شخص ایک دستر خوان پر بیٹھا ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس دو فرشتے مقرر کر رکھے تھے۔ایک فرشتہ اسے کھانا کھلا رہا تھا اور ایک فرشتہ اسے پانی پلا رہا تھا۔دوسرا شخص جنت کے دروازے پر کھڑا قوم کے چہروں کی طرف دیکھتا اور انہیں جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ تیسرا شخص جنت کے درمیان کھڑا عرش کی طرف ٹکٹکی باندھ کر رب تعالیٰ کا دیدار کر رہا تھا۔

میں رضوان کے پاس آیا اور پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے نے جواب دیا:

پہلا شخص (جسے فرشتے کھانا کھلا رہے ہیں) بشر حافی ہے۔دنیا سے بھوک پیاس کی حالت میں نکلے تھے۔

وہ شخص جو جنت کے وسط میں کھڑا ہے وہ معروف کرخی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیدار کے شوق (۳) میں اس کی عبادت کی ہے، انہیں دیدار الٰہی عطا کر دیا گیا ہے۔

بہر حال تیسرا شخص جو جنت کے دروازے پر کھڑا ہے وہ احمد بن حنبل ہیں۔جبار

(۱) خطیب نے اپنی تاریخ ۸/ ۱۲ میں ان کے حالات بیان کئے ہیں۔ان کی صفت مشتری اہوازی کے ساتھ لکھی ہے۔شاید وہ ششتری اہوازی ہے، کیونکہ (تستر) ششتر کے ساتھ بھی معروف ہے۔

دیکھیں: الانساب و یاقوت، رسم (تستر)

(۲) مناقب الامام احمد بن حنبل: ۴۴۳، ابوالقاسم، عبیداللہ بن یعقوب بن یوسف الانصاری۔

(۳) نسخہ (ق) میں "شَوْقًا مِنْهُ" کی بجائے "سُوْقًا مِنْهُ" کے الفاظ ہیں۔پس دیدار الٰہی عطا ہوا۔

عزوجل نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اہل سنت کے چہروں کو دیکھے اوران کے ہاتھ پکڑ کرانہیں جنت میں داخل کردے۔ (۱)

خبردی ہمیں ابوبکرابن حبیب الصوفی نے، کہا: خبردی ہمیں علی بن ابوصادق نے، کہا: خبردی ہمیں ابن باکویہ نے، روایت بیان کی ہم سے ابوالغنائم الہاشمی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ (۲) الخزاعی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبداللہ الانصاری نے، کہا: میں نے حسن الانصاری سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کوخواب میں دیکھا۔ کہا: میں نے ابوبکرالحربی (۳) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ (٤) مغربی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن سعید (٥) الانصاری سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں نے خواب میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کوخواب میں دیکھا گویا وہ عرش کے نیچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! یہ کون ہے؟ فرشتوں نے عرض کیا: اے اللہ! توبہتر جانتا ہے یہ معروف ہیں، تیری محبت میں مدہوش ہیں، انہیں تو تیرے دیدار سے ہی افاقہ ہوگا۔ (٦)

(۱) مناقب الامام احمد بن حنبل :٤٤٣ ، صفة الصفوة ٣٢٣/٢

(۲) محمد بن عبداللہ الخزاعی، ابوالحسن الصنعانی، الخلنجی، محدث ہیں۔ امام نسائی نے ان سے روایت لی

دیکھیں: تهذيب التهذيب ٢٤٩/٩ ، الخلاصة :٢٨٣ ، التقريب ١٧٩/٢

(۳) ابوبکرالحربی، محمد بن سعید، البغدادی، المعروف بابن الضریر، زاہد، عابداوراہل حربیہ سے ہیں۔ اسی کی طرف ان کی نسبت ہے۔ سن ٣٥١ ہجری میں فوت ہوئے۔ تاريخ بغداد ٣١٢/٥

(٤) ابوعبداللہ المغربی محمد بن اسماعیل، زاہداورعابدوں سے تھے۔

دیکھیں: طبقات السلمی ٢٣٣ ، الحلية ٣٣٥/١٠ ، ابن الملقن : ١٠٨

(٥) دیکھیں: الحلية ٣٣٥/٨

(٦) اس خبر کے مراجع وہی ہیں جوگزرچکے ہیں۔

خبر دی ہمیں محمد بن ابوالقاسم نے، کہا: خبر دی ہمیں رزق اللہ بن عبدالوہاب نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعبدالرحمٰن (۱) السلمی نے، کہا: میں نے ابوبکر الرازی نے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوبکر الحربی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے سری (۲) سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا گویا وہ عرش کے نیچے کھڑے ہیں۔ اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اے رب تو خوب جانتا ہے (کہ یہ معروف کرخی ہیں)۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: انہیں میری محبت کا نشہ ہو گیا ہے انہیں تو میری ملاقات سے ہی افاقہ ہوگا۔

گویا وہ (۳) عرش کے نیچے ہیں، پس اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: (٤) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ یہ معروف کرخی (رحمہ اللہ) ہیں، انہیں تیری محبت کا نشہ ہو گیا ہے انہیں نشہ سے افاقہ تو تیری ملاقات سے ہی ہوگا۔

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر نے کہا: خبر دی ہمیں علی بن حسین بن الفضل الادمی (٥) نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبدالغفار نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوسعید محمد بن علی بن مہدی نے، کہا: میں نے محمد بن عبداللہ البجلی سے سنا......

(۱) یہ "طبقات الصوفیة" کے مؤلف ہیں۔

(۲) دیکھیں: شرح حال الاولیاء (مخطوط/ ق ٢٦) مناقب الابرار (ق/ ٣٠)

(۳) صفة الصفوة ٢/ ٣٢٣، ابن خلکان ٥/ ٢٣٢، ایک اور روایت ان کتب میں وارد ہوئی ہے۔ القشیریة ٦٢، الحلية ٨/ ٣٦٦، ابن الملقن: ٢٨٥، مرآة الجنان ١/ ٤٦١، مناقب الابرار (ق/ ٣٠) شرح حال الاولیاء (ق/ ٢٦)

(٤) دوسرے اصول میں "قَالَتْ" کی بجائے "فَقَالَتْ" ہے۔

(٥) دیکھیں: الانساب ١/ ٣٦١

خبر دی ہمیں ابو منصور القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں الخلال نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبد الواحد بن علی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبد اللہ بن سلیمان القامی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن ابو ہارون نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو العباس احمد بن یعقوب نے، کہا: حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا گیا، آپ سے پوچھا گیا: آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کو میرے لئے مباح فرمادیا۔ مگر میرے دل میں ایک حسرت ہے وہ یہ کہ میں دنیا سے اس حال میں نکلا کہ میں نے شادی نہیں کی۔ (یا فرمایا:) میری خواہش تھی کہ میں شادی کرتا۔ (۱)

خبر دی ہمیں علی بن عبد اللہ، کہا: خبر دی ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن ابو نصر نے، کہا: خبر دی ہمیں عبد العزیز بن حسن بن اسماعیل نے، کہا: خبر دی مجھے میرے والد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن مروان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے فضل بن (۲) محمد بن بشار نے، کہا: میں نے ابو جعفر السقا سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں نے حضرت بشر بن حارث اور حضرت معروف کرخی رحمہما اللہ کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا: کہاں سے (آرہے ہو)؟ دونوں نے فرمایا: جنۃ الفردوس سے، اور بے شک ہم نے رحمٰن عز وجل کے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔

(۱) تاریخ بغداد ۲۰۶/۱۳، طبقات الحنابلۃ ۳۸۷/۱، ابن الملقن: ۲۸۵

(۲) الفضل بن محمد بن بشار، ابو القاسم، ابو دجانہ اور عمر بن شبہ سے حدیث کا درس لیا۔ ابو عمر بن حیویہ نے ان سے روایت لی۔

تاریخ بغداد ۳۷۷/۱۲

چھبیسواں باب:

ان خوابوں کا ذکر جو آپ کے متعلق دیکھی گئیں

خبر دی ہمیں یحییٰ بن علی المدیر نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو بکر محمد بن علی الخیاط نے، کہا: خبر دی ہمیں الحسن بن الحسین بن حمکان نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابو بکر محمد بن الحسن النقاش نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق السراج نے، کہا: میں نے احمد بن (۱) الفتح سے سنا، وہ کہتے ہیں:

میں نے بشر حافی کو اپنی خواب میں اس حال میں دیکھا کہ وہ ایک باغ میں بیٹھے ہیں اور ان کے سامنے ایک دستر خوان ہے جس سے وہ کھا رہے ہیں۔ میں ان سے پوچھا: اے ابونصر! اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا: کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، مجھ پر رحم فرمایا، میرے لئے پوری جنت مباح فرما دی اور مجھے فرمایا: اس جنت کے تمام پھلوں سے کھا، اس کی نہروں سے پانی پی اور ان تمام چیزوں سے فائدہ اٹھا جو اس میں موجود ہیں جیسا کہ تو نے دارِ دنیا میں اپنے نفس کو شہوات سے محروم رکھا۔ میں نے انہیں (بشر حافی سے) کہا: اے ابونصر اللہ تعالیٰ آپ کو اور زیادہ عطا فرمائے۔ لیکن آپ کے بھائی احمد بن حنبل کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ جنت کے دروازے پر بیٹھے ہیں، اہل سنت میں سے ان لوگوں کی شفاعت فرما رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ: بے شک قرآن کلام اللہ غیر مخلوق (۲) ہے۔

(۱) احمد بن الفتح بن موسیٰ، ابو بکر الازرقی، الوراق، بشر حافی کے دوست، ان سے کئی حکایات روایت کی گئی ہیں۔ ان سے ابن ابی الدنیا، السراج اور محمد بن مخلد نے روایات لیں۔ تاریخ بغداد ٤/٣٤٤

(۲) مناقب الامام احمد بن حنبل: ٤٧٤

پھر میں نے ان سے پوچھا: کہ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ بشر حافی رحمہ اللہ نے اپنے سر کو حرکت دی پھر مجھے بتایا: افسوس! ہمارے اور ان کے درمیان پردے حائل ہو گئے ہیں، بے شک معروف نے جنت کے شوق میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی اور نہ اس کے جہنم کے ڈر سے بلکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی طرف شوق سے کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں رفیق اعلیٰ (١) کی طرف بلندی عطا فرمائی اور اپنے اور تریاق (٢) مجرب کے درمیان سے پردے اٹھا دیئے۔ پس جسے اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی حاجت ہو اسے چاہیے کہ وہ آپ کے مزار پر حاضر ہو اور دعا مانگے پس اس کی دعا ان شاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔ (٣)

خبر دی ہمیں محمد بن ناصر اور محمد بن عبد الباقی نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں حمد بن احمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن عبد اللہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن (٤) اسحاق نے، کہا: میں نے عبید بن محمد الوراق سے سنا، وہ کہتے ہیں: شام سے ایک شخص حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا۔ اس نے سلام کیا اور کہنے لگا (٥): بے شک میں نے ایک خواب دیکھا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ تم معروف کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کہو بے شک (٥) وہ اہل ارض میں بھی معروف ہیں اور اہل سماء میں بھی معروف ہیں۔ (٦)

---

(١) اصل میں اور صفۃ الصفوۃ میں ہے: الرفیق الاعلی ۔ اور حدیث میں حضور ﷺ کا قول ہے "...... وَ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی": الترمذی ٥/٥٢٥ ، البخاری ٦/٢٤٧ ، ٨/١١٠-٢٠٦

(٢) صفۃ الصفوۃ میں ہے: الترياق المقدس

(٣) صفۃ الصفوۃ ٢/٣٢٣-٣٢٤

(٤) محمد بن اسحاق، الثقفی

(٥-٥) نسخہ (ق) سے ساقط ہے۔

(٦) الحلية ٨/٣٦٥

مجھے ایک قدیم شخص سے یہ بات معلوم ہوئی، اس نے کہا کہ میرا بھائی فوت ہو گیا میں نے اسے ایک سال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے کہا: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے بتایا کہ اب مجھے آزاد کر دیا گیا، کیونکہ ہمارے پاس حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کو دفن کیا گیا۔ ان کے دائیں طرف سے تیس ہزار لوگ، ان کے بائیں طرف سے تیس ہزار، اسی طرح ان کے سامنے (۱) اور ان کے پیچھے (۱) سے تیس تیس ہزار لوگ آگ سے آزاد کر دیئے گئے۔

خبر دی ہمیں علی بن عبدالواحد نے، کہا: خبر دی ہمیں ہناد بن ابراہیم نسفی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عبدالواحد بن عبداللہ بن سری نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے محمد بن عباس بن احمد الطبر ی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالحسن عقیل بن سمیر نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے عیسٰی بن عبداللہ نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے جعفر بن محمد المروزی نے، کہا:

علی بن الموفق نے بتایا کہ میں رات کو اٹھ کر ایک ورد پڑھتا تھا، پس میں جمعہ کی رات کو بیدار ہوا اور پھر بستر پر لیٹ گیا۔ میں نے دیکھا گویا مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا ہے پھر میں نے تین لوگ دیکھے:

ان میں ایک شخص بیٹھا ہے، اس کے سامنے دستر خوان ہے اور پیچھے دو فرشتے کھڑے ہیں، ایک فرشتہ اس شخص کو کھانا کھلاتا ہے اور دوسرا فرشتہ اسے جنتی شراب پلاتا ہے۔

اور میں نے ایک شخص کو جنت کے درمیان اللہ عزوجل کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھا جو آنکھ نہیں جھپکتا۔

(۱۔۱) اصل میں زیادہ ہے، اور نسخہ (ق) میں ہے: يَدَيْهِ ثَلَاثُوْنَ اَلْفًا ، وَ مِنْ خَلْفِهٖ ثَلَاثُوْنَ اَلْفًا.
ان کے سامنے تیس ہزار اور ان کے پیچھے تیس ہزار۔

اور ایک شخص کو دیکھا کہ جنت سے نکلتا ہے، لوگوں کو چمٹ جاتا ہے اور انہیں جنت میں داخل کر دیتا ہے۔

پس میں نے رضوان فرشتے سے پوچھا کہ یہ تین بندے کون ہیں جنہیں جنت میں یہ سب بھلائیاں عطا ہوئیں؟ فرشتے نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اس حال میں فوت ہوئے کہ ان پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ میں نے کہا: مجھے ان کے احوال سے آگاہ فرمائیں۔

فرشتے نے جواب دیا: وہ پہلا شخص بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ جب سے انہوں نے ہوش سنبھالا ہے نہ کبھی پیٹ بھر کھانا کھایا اور نہ کبھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے سیر ہو کر پانی پیا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں، ایک فرشتہ انہیں کھلاتا ہے اور دوسرا انہیں پلاتا ہے۔

بہرحال دوسرا شخص جو عرش کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے ہے وہ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت جہنم کے خوف سے کی اور نہ جنت کے شوق میں کی، بلکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کی، تو انہوں نے نظر، اللہ تعالیٰ کی طرف جما دی ہے جیسے اس نے چاہا۔

اور بہرحال وہ تیسرا شخص، وہ اپنے قول میں سچے اور اپنے دین میں پرہیزگار، ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ جبار عزوجل نے انہیں حکم دیا ہے کہ اہل سنت کے چہرے (غور سے دیکھیں) پہچانیں اور انہیں جنت میں داخل کریں۔ (۱)

---

(۱) دیکھیں: اس کتاب کا صفحہ 235-234۔ اور یہ حکایت اپنی سند کے اختلاف کے ساتھ مکرر آئی ہے۔ اور یہ 'مناقب الامام احمد بن حنبل ص: ٤٧٥ میں ہے۔

اور یہ حکایت اصل میں ساقط ہے اس لئے میں نے نسخہ (ق) سے لی ہے۔

ستائیسواں باب:

آپ کی قبر مبارک کی زیارت اور آپ کی قبر کے پاس دعا قبول ہونے کے تجربہ کے ذکر میں

آپ کی قبر ظاہر (۱) مشہور ہے، اس کے ایک طرف آپ کے بھائی حسن (۲) اور دوسری جانب آپ کے بھتیجے محمد بن حسن کی قبر ہے۔

خبر دی ہمیں ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں اسماعیل (۳) بن احمد الحیر ی نے، کہا: خبر دی ہمیں محمد بن حسین (٤) السلمی

(۱) میں کہتا ہوں: معروف کرخی رحمہ اللہ کی قبر بغداد کے ایک کوچہ میں ظاہر ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے اور وہ جامع صغیر کے اندر ہے۔ وہ مسجد، جامع الشیخ معروف الکرخی کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ آپ کے مزار کی کئی بار تعمیر ہوئی، پرانا مزار جل گیا تھا۔ اور آپ کی جامع مسجد میں ایک منارہ عباسیہ ہے جسے ناصر لدین اللہ نے ٦١٢ ہجری میں بنایا جس کا ڈھانچہ اب تک موجود ہے جیسا کہ جامع کی کئی مرتبہ تجدید ہوئی وزیر حسن پاشا (والی بغداد) نے ١٣١٢ ہجری میں اس کی تجدید کی۔

دیکھیں: مقدمة الكتاب، النجوم الزاهرة ٢ /١٦٦، دليل الخارطة بغداد: ٩٠، معجم القبور لسيد محمد مهدى الموسوى، ١: ٨٠، ١٩٣٩ مطبعة النجاح۔ بغداد

(۲) میں نے کسی کو نہیں پایا جس نے معروف رحمہ اللہ کے حسن نامی بھائی کا ذکر کیا ہو۔ ہاں معروف کرخی کے ایک بھائی عیسیٰ بن الفیر زان ہیں جو آپ کی ایک جانب دفن ہیں اور آپ کے ایک اور بھائی ہیں جن کا نام موسیٰ ہے۔

(۳) الحیر ی، اسماعیل بن احمد، الضریر، المفسر۔ ان سے خطیب نے صحیح البخاری پڑھی۔

(٤) السلمی، وہ: ابو عبدالرحمٰن السلمی ہیں، طبقات الصوفیہ کے مؤلف۔ یہ بات الطبقات: ٨٥ میں ہے۔

نے، کہا: میں نے ابوالحارث ابن مقسم سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابوعلی(۱) الصفار سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم(۲) الحربی سے سنا، وہ کہتے ہیں: حضرت معروف رحمہ اللہ کی قبر مجرب تریاق ہے۔ (۳)

اور ہم نے گزشتہ باب میں اس شخص کا ذکر کیا جس نے بشر سے حکایت بیان کی جس میں انہوں نے خواب میں حربی کے قول جیسا قول بیان کیا۔

خبر دی ہمیں ابومنصور القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں ابن ناصر نے، کہا: خبر دی ہمیں عبدالقادر(٤) بن محمد نے، دونوں نے کہا: خبر دی ہمیں

(۱) ابوعلی الصفار: اسماعیل بن محمد، البغدادی، محدث، نحوی ہیں، ۳٤۱ ہجری میں وفات پائی اور وہ مبرد کے شاگرد ہیں۔ لمبی عمر پائی۔ ان کے حالات کے لئے دیکھیں:

انباہ الرواۃ ۲۱۱/۱ ، العبر ۲۵٦/۲ ، تاریخ بغداد ۳۰۲/٦ ، بغیۃ الوعاۃ ٤۵٤/۱

(۲) ابراہیم الحربی، ابواسحاق، ابراہیم بن اسحاق الحربی، البغدادی، چوٹی کے محدثین سے تھے، لغوی، فقیہ، مؤرخ اور امام احمد بن حنبل کے جلیل القدر اصحاب سے ہیں۔ ۲۸۵ ہجری میں بغداد میں وفات پائی اور حربیہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی تالیفات سے یہ کتب ہیں: غریب الحدیث (اس کا پانچواں جزء، موجود ہے) مخطوط ہے ظاہریہ دمشق میں۔ المناسك و طرق الحج ، اس کی تحقیق حمد الجاسر نے کی، اور اسے ۱۳۸۹ ہجری میں ریاض سے شائع کیا۔

دیکھیں: الاعلام ٢٤/١ ، معجم المؤلفین ۱۲/۱ ، مقدمة / المناسك

(۳) دیکھیں: طبقات السلمی :۸۵ ، ابن الملقن :۲۸۱ ، احکام الدلالة ۷۹/۱ ، ابن خلکان ۲۳۲/۵ ، ۲۳۹/٦ (وزیر بن ہبیرہ کے حالات)، مرآة الجنان ٤٦١/١_٤٦٢ ، طبقات الحنابلة ۳۸۲/۱ ، صفة الصفوة ۳۲٤/۲ ، الکواکب الدریة ۲٦۹/۱ ، مناقب الابرار (ق/۳۰م)

(٤) عبدالقادر بن محمد، ابوطالب الیوسفی، البغدادی، محدث ثقہ ہیں۔ ۵۱٦ ہجری میں وفات پائی۔

المنتظم ۲۳۹/۹ ، العبر ۳۸/٤

ابواسحاق ابراہیم بن(۱) عمر البرمکی نے، کہا: روایت بیان کی ہم سے ابوالفضل(۲) عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد(۳) الزہری نے، کہا: میں نے اپنے والد(٤) سے سنا، وہ کہتے ہیں: معروف کی قبر قضائے حاجات کے لئے مجرب ہے۔ اور فرمایا: جو شخص آپ کی قبر کے پاس سو بار ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾(٥) پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی مراد کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرما دیتا ہے۔ (٦)

خبر دی ہمیں ابومنصور نے، کہا: خبر دی ہمیں احمد(۷) بن علی نے، کہا: خبر دی ہمیں ابو عبداللہ محمد(۸) بن علی الصوری نے، کہا: میں نے ابوالحسین محمد بن احمد بن جُمیع سے سنا، وہ کہتے

(۱) ابراہیم بن عمر البرمکی البغدادی۔ ٤٤٥ ہجری میں وفات پائی،

تاریخ بغداد ١٣٩/٦، الانساب ١٨١/٢

(۲) اصل نسخہ میں عبداللہ ہے اور نام کی صحت وتصویب نسخہ (ق) اور الاصول سے ہوئی۔

(۳) الزہری، ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن، البغدادی، عبدالرحمٰن بن عوف کے پوتوں سے ہیں، محدثین کی اولاد سے ثقہ، مجاب الدعوۃ ہیں۔ ۲۹۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۳۸۱ میں وفات پائی۔

الانساب ٣٢٩/٦، تاریخ بغداد ٣٦٨/١٠

(٤) عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ، الزہری، ابومحمد، خطیب نے کہا: ثقہ تھے، ۲۰۷ ہجری میں وفات پائی۔

تاریخ بغداد ٢٨٩/١٠

(٥) یعنی جو سورۃ الاخلاص پڑھے۔ (٦) دیکھیں: ابن الملقن

(۷) وہ: خطیب بغدادی ہیں۔

(۸) الصوری، محمد بن علی بن عبداللہ، حافظ ثقہ، متقن، اہل صور سے ہیں۔ بغداد میں رہے، خطیب نے ان سے پڑھا۔ اور ذکر کیا کہ آپ باریک خط والے تھے۔ آپ خراسانی کاغذ کے ایک ورق پر ۸۰ سطریں لکھ لیتے تھے۔ ٤٤١ میں بغداد میں وفات پائی۔ ساٹھ سال سے زائد فضل واحسان رہا۔

تاریخ بغداد ١٠٣/٣، الانساب ١٠٦/٨۔١٠٧

ہیں: میں نے ابوعبداللہ (۱) ابن المحاملی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں معروف الکرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر ستر سال سے پہچانتا ہوں، جب بھی کسی پریشان اور مغموم شخص نے اس کا قصد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے غم کو دور فرما دیا ہے۔ (۲)

خبر دی ہمیں ابومنصور القزاز نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوبکر احمد بن علی بن ثابت نے، کہا: خبر دی ہمیں اسماعیل بن احمد بن الحیری نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعبدالرحمٰن محمد بن الحسین السلمی نے اور خبر دی ہمیں محمد بن عبدالباقی نے، کہا: خبر دی ہمیں رزق اللہ بن عبدالوہاب نے، کہا: خبر دی ہمیں ابوعبدالرحمٰن السلمی نے، کہا: میں نے ابوبکر الرازی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن موسیٰ الطلحی سے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے احمد بن عباس سے سنا،

---

(۱) ابوعبداللہ بن المحاملی، الحسین البغدادی، علم وفقہ، حدیث کے گھر اور شافعی تھے۔
۳۷۱ ہجری میں وفات پائی۔
دیکھیں: طبقات الاسنوی ۲/ ۳۸٤، طبقات العبادی: ۷۲

(۲) طبقات الحنابلة ۱/ ۳۸۸ دیکھی جائے، اس میں مؤلف کی ان کے والد سے ایک حکایت ہے۔
اور اس حکایت کی مثل امام صغانی بغدادی نے وارد کی ہے جسے انہوں نے اپنی معجم (العباب) میں لکھا۔ کہا: ابومحفوظ، معروف بن فیرزان الکرخی (قدس الله روحه) کی قبر تریاق مجرب ہے۔
اس کتاب کے مؤلف صغانی نے کہا: ٦١٥ ہجری میں ایک حاجت پیش آئی جس نے مجھے لاغر اور پریشان کر دیا۔ میں آپ کی قبر پر آیا اور آپ سے اپنی حاجت ذکر کی جیسے زندوں سے تذکرہ کیا جاتا ہے یہ اعتقاد رکھتے ہوئے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی حاجت ذکر کی اور چلا آیا پس اپنی رہائش تک پہنچنے سے پہلے ہی میری حاجت پوری ہو گئی......۔
العباب، (حرف الفاء) تحقیق شیخ محمد حسن آل یاسین، مطبوعات وزارۃ الثقافۃ والاعلام، بغداد، ۱۹۸۱م (ص: ٤۲۳)

وہ کہتے ہیں: (۱) میں حج کے ارادے سے بغداد سے نکلا، میرا استقبال ایک شخص نے کیا جس پر عبادت کا اثر تھا اس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے جواب دیا بغداد سے، جب میں نے بغداد میں فساد دیکھا تو میں وہاں سے بھاگا، میں اس بات سے ڈرا کہ بغداد اپنے باشندوں کے ساتھ زمین میں دھنس جائے گا۔ اس شخص نے مجھے کہا: تو لوٹ جا اور خوف نہ کر بے شک اس سرزمین میں اللہ عزوجل کے چار اولیاء کرام کی قبور ہیں اور وہ ان لوگوں کے لئے ان بلاؤں سے قلعہ ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ اس نے کہا: وہاں احمد بن حنبل، معروف کرخی، بشر بن حارث اور منصور بن عمار رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔ پس میں لوٹا اور ان قبور کی زیارت کی اور اس سال حج ادا نہیں کر سکا۔

خبر دی ہمیں احمد بن علی بن المجلی نے، کہا: خبر دی ہمیں ہبۃ اللہ بن علی نے، کہا: روایت بیان کی مجھ سے میرے ایک شیخ نے سیف کی ایک کتاب (۲) ''الفتوح'' کسی عالم کے پاس ودیعت رکھی اور فتنہ کے دنوں میں سن ۵۱ میں مصر کی طرف سفر کیا۔ فرمایا: پھر میں لوٹا

---

(۱) یہ حکایت انیسویں باب میں بھی گزر چکی ہے۔

(۲) سیف: وہ سیف بن عمر التمیمی ہیں جو ہارون الرشید کے زمانے میں بہترین مؤرخ تھے۔

سن ۱۸۰ ہجری میں وفات پائی۔

آپ کے آثار و تالیفات میں الفتوح الکبیرۃ، الردۃ اور الجمل ہیں۔

دیکھیں: الفہرست: ۹۴، ابن معین (رقم ۲۲۶۲)، التہذیب ۲۹۵/۴

التقریب ۳۴۴/۱، برو کلمان ۳۶/۳، مجلۃ المجمع العلمی العراقی (ج ۱،

۱۹۵۰م-۱۳۶۹ ہجری، ص: ۱۴۳ - ج ۲، ۱۹۵۲م - ص: ۱۳۵،

موارد تاریخ الطبری، ڈاکٹر: جواد علی) الانساب ۲۵۴/۱، المیزان ۲۵۵/۲

میں اس شخص کے پاس گیا، وہ آدمی کہنے لگا کہ وہ کتاب ایام فتنہ میں ضائع ہوگئی۔ میں اس آدمی کے پاس سے چلا آیا، اس کتاب کے ضائع ہونے کی وجہ سے مجھ پر امر عظیم واقع ہوا۔ اس پر دس سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔

میں نے ایک دن حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر پر حاضری کا ارادہ کیا اور میں نے اس کتاب کی حفاظت کے سلسلے میں ان سے توسل کیا۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ایک دن دروازے پر کوئی دستک دے رہا تھا۔ میں نے پوچھا: کون ہے؟ اس نے جواب دیا: فلاں کا ایلچی (بھیجا ہوا) ہوں، آپ یہ کتاب پکڑیں، اور وہ فلاں آدمی یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے آج اپنی کتابوں کی چھانٹی کی ہے تو میں نے ان کتابوں سے اس کتاب کو پالیا، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھا۔ یا اس قسم کے الفاظ تھے۔

یہ ''مَنَاقِبُ مَعْرُوْفِ الْکَرْخِی وَ اَخْبَارُہٗ'' کے جزء ثانی کا آخر ہے۔ یہی کتاب کا آخر ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

مُترجِم کی دیگر کتب

[1] نُوْرُ الْعُیُوْنِ فِیْ تَلْخِیْصِ سِیْرَۃِ الْاَمِیْنِ الْمَأْمُوْن

امام شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن محمد بن احمد بن سید الناس

تحقیق: محمد سعید عدنان الابرش...... محمد غسان نصوح عزقول

مصنف کی ایک بڑی کتاب ''عُیُوْنُ الْاَثَرِ فِیْ فُنُوْنِ الْمَغَازِیْ وَالشَّمَائِلِ وَالسِّیَرِ'' کا اختصار ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت طیبہ پر ایک مختصر، نادر معلومات پر مشتمل اور جامع کتاب۔ چند عناوین ملاحظہ فرمائیں:

نبی کریم ﷺ کا نسب شریف، ولادت باسعادت، رضاعت، نشو ونما، بعثت، غزوات، فوجی دستے، حج، حلیہ مبارک، اَسماء گرامی، پاکیزہ اخلاق، کھانا، لباس، خوش طبعی، ازواج مطہرات، اولاد پاک، چچا، پھوپھیاں، غلام، باندیاں، محافظ، عشرہ مبشرہ، سواری کے جانور، ہتھیار، کپڑے اور سامان، معجزات، وصال شریف

[2] سِهَامُ الْإِصَابَةِ فِی الدَّعَوَاتِ الْمُجَابَةِ

امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ

تحقیق: محمد شکور حاج امریر المیادینی

''مقبول دعائیں'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

نوے احادیث کا مجموعہ جس میں قبولیت دعا کے اوقات، مقامات، اسم اعظم اور مستجاب الدعوات لوگوں کا ذکر ہے۔

[3] مَعْرِفَةُ النُّسَّاكِ فِيْ مَعْرِفَةِ السِّوَاک

علامہ شیخ علی بن سلطان محمد القاری علیہ رحمۃ الباری

تحقیق: مشہور حسن سلمان

اَحْکَامُ السِّوَاک

ڈاکٹر عبداللہ بن معتق السہلی

''مسواک کی فضیلت'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

[1] مسواک کی فضیلت و اہمیت پر تینتیس احادیث کا مجموعہ جو ملا علی القاری علیہ رحمۃ الباری کی تالیف ہے۔

[2] دس ابواب پر مشتمل ایک معلوماتی مقالہ جس میں مندرجہ ذیل عنوان پر مفید مواد ہے۔

لغت اور اصطلاح کے اعتبار سے سِواک کی تعریف، مسواک کی مشروعیت اور فضیلت، مسواک کرنا خصالِ فطرت سے ایک خصلت ہے، مسواک کرنے کا حکم، مسواک کی تاکید کے اوقات، روزہ دار کے لیے مسواک کا حکم، لوگوں کے سامنے مسواک کرنا، مسواک کرنے کا آلہ، مسواک کرنے کی صفت، مسواک کرنے کے فوائد۔

[4] اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْر

ابو سعید شعبان بن محمد الاثاری الموصلی الشافعی

تحقیق: احمد سعد الدین عوّامہ

''فضائل درود وسلام'' کے نام سے چھپ چکی ہے۔

آٹھ ابواب اور چالیس احادیث پر مشتمل کتاب ہے جس میں درود وسلام پڑھنے کے اجر وثواب، فضیلت، وسیلہ، وجوب اور کیفیت وغیرہ کا ذکر ہے۔

[5] اتحاف الاذکیاء بجواز التوسل بالانبیاء والاولیاء

ابو الفضل عبداللّٰہ بن محمد بن الصدیق الحسنی

''وسیلے کا شرعی ثبوت'' کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔

وسیلے کی شرعی حیثیت اور ثبوت کے موضوع پر ایک عمدہ اور دلائل سے بھرپور کتاب۔

[6] الصیام

آدابہ ...... مطالبہ ...... فوائدہ ...... فضائلہ

امام عبداللّٰہ سراج الدین الحسینی

''فضائل رمضان'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

روزے کے آداب، مطالب، فوائد اور فضائل پر مشتمل ایک معلوماتی تحریر

[7] اَحْوَالُ الْمَيِّتِ مِنْ حِيْنِ الاِحْتِضَارِ اِلَى الْحَشْر

حافظ شهاب الدين احمد بن علی بن حجر عسقلانی

یسری عبدالغنی البشری

''احوال میت: نزع سے..... حشر تک'' کے عنوان سے چھپ چکی ہے۔

ایک سو آٹھ احادیث پر مشتمل ایک مفید کتاب جس میں نزع کا وقت، موت کی تمنا، کفن دفن، موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن، اعمال کا خاتمہ، رونا اور نوحہ کرنا، صبر کرنا جنازہ کی تعریف کرنا، عذاب قبر، اور جنازہ میں اخلاق صحابہ ﷺ، وصال نبویہ ﷺ، قبور کو پختہ کرنا، سوگ کرنا، عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت، میت کے پاس اچھی بات کرنا، اس مرنے والی عورت کی فضیلت جس کا شوہر اس سے راضی ہو، مؤمن اور کافر کی روح، اور باب جنائز کے متعلق دوسرے موضوعات ہیں۔

[8] ابوالقاص الطبری اور امام ابوالعباس المرسی کے قلم سے

حدیث ابی عمیر اور حدیث حارثہ کی جامع ترین شرح

[1] حدیث ابی عمیر سے اسی (80) سے زائد فوائد واحکام پر مشتمل ایک دلچسپ اور علمی تحریر

[2] امام ابن عطاء اللہ سکندری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''لطائف المنن'' سے حدیث حارثہ پر امام ابوالعباس المرسی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دس فوائد

[9]اربعون حديثا من الصحاح والحسان فی قواعد من الاحکام

''اربعین سیوطی'' کے نام سے مطبوعہ ہے۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اسلامی عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق کے متعلق چالیس ایمان افروز احادیث طیبہ کا رواں ترجمہ

[10] فضائل و مسند اهل بیت

یہ فضائل اہل بیت اطہار اور ان کی مرویات پر مشتمل دو عظیم کتب کا رواں ترجمہ ہے۔ پہلا رسالہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کا ''احیاء المیت فی فضائل اهل البیت'' ہے۔ (تحقیق و تخریج، السید عباس بن احمد صقر الحسینی و ڈاکٹر محمد زینہم محمد عزب)

اور دوسرا رسالہ ''جزء فیہ مسند اهل بیت'' ہے جو ۴۶ احادیث پر مشتمل ہے۔ ان احادیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ان کے بیٹے عبداللہ رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (تحقیق و تخریج، عبداللہ اللیثی الانصاری)

[11] تعظیم القرآن الکریم

الشیخ اسعد محمد سعید الصاغر جی

''تعظیم قرآن کریم اور اس کے تقاضے'' کے نام سے چھپ گئی ہے۔ یہ تعظیم قرآن کریم اور قرآن کریم کے متعلق دیگر ۳۶ موضوعات پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہے۔

[12] مناقِب معروف کرخی و اَخبارہ

ابو الفرَج عبدالرحمن بن علی بن الجوزی البغدادی

تحقیق: الدکتور عبداللہ الجبوری

''مناقب معروف کرخی'' یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ستائیس ابواب پر مشتمل، حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر ایک جامع کتاب کا پہلی بار ترجمہ۔

اس کتاب میں آپ کے نام، نسب، آپ کے اسلام قبول کرنے، اعتقاد، مسانید، زہد، تفکر، شدت خوف، بکاء، تعبد و اجتہاد، مواعظ، دعا، مناجات، کرامات، عبادت پر حرص، مرض، آپ کی خوابیں اور فضیلت زیارت قبر اور دوسرے موضوعات پر مدلل مواد موجود ہے۔

مندرجہ ذیل عربی اور فارسی سات مخطوطوں کے تراجم

انڈیا سے شائع ہو چکے ہیں۔

[1] مناقب غوثی:
[2] البدائع:
[3] مکتوبات غوثی:
[4] لباب الحدیث:
[5] حق الیقین:
[6] امواج کریمی:
[7] شرح جام جہاں نما:

[8]

اَلرَّسُوْلُ ﷺ یَسْأَلُ وَالصَّحَابِیُّ ﷜ یُجِیْبُ

اَلصَّحَابِیُّ ﷜ یَسْأَلُ وَالنَّبِیُّ ﷺ یُجِیْبُ

اس کتاب کے دو حصے ہیں:

رسول اللہ ﷺ سوال کرتے ہیں اور صحابہ کرام ﷡ جواب عرض کرتے ہیں۔

یہ حصہ 147 سوال جواب پر مشتمل ہے۔

یہ حصہ انڈیا سے شائع ہو چکا ہے۔

صحابہ کرام ﷡ سوال عرض کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ جواب ارشاد فرماتے ہیں

یہ حصہ 547 سوال جواب پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں اسلام، ایمان، علم، طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، جہاد، نکاح، طلاق، خرید و فروخت، حدود، شکار، لباس، زینت، ادب ذکر، دعا، توبہ، طب، جنائز فضائل قرآن، فضائل صحابہ، قیامت، جنت و دوزخ، تفسیر اور دیگر مختلف موضوعات کے متعلق سوال جواب ہیں۔ (اس حصہ کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے، چھپنے کے مراحل میں ہے)

مندرجہ ذیل دو کتابوں کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے، جو عنقریب چھپ جائے گا۔

[1] دَقَائِقُ الْاَخْبَارِ فِیْ ذِکْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّار

مؤلف ...... امام عبدالرحیم بن احمد القاضی رحمہ اللہ

[2] اَلدُّرَرُ الْحِسَانُ فِی الْبَعْثِ وَ نَعِیْمِ الْجِنَان

مؤلف ...... امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

فہرس

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ
کے حالات زندگی پر ایک نایاب
کتاب کا ترجمہ
مناقب معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
تالیف
ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی المعروف بابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفی سنہ ۵۹۷)
تحقیق
الدکتور عبداللہ الجبوری
ترجمہ
محمد ریاض احمد سعیدی
سابق مفتی جامعہ قادریہ رضویہ... فیصل آباد
اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم